Monthly Peshawar
AL-MOOSAVI
ماہنامہ الموسوی پشاور
محرم الحرام 1435ھ نومبر 2013ء
سید الشہداء نمبر
السلام علیک یا ابا عبداللہ الحسین
ایام عزاء کیلئے 16 نکاتی ضابطہ عزاداری کا اعلان
نواسہ رسول امام حسینؑ کی قربانی کی یاد کو ہمیشہ زندہ رکھا جائے گا
عزاداری میں کسی قسم کی رخنہ اندازی ہم نے نہ پہلے قبول کی نہ آئندہ کریں گے
موسوی جونیجو معاہدہ کے سبب میلاد النبی اور عزاداری کے جلوسوں کو تحفظ ملا
طالبان آئین کو نہیں مانتے تو بھی ان سے مذاکرات کئے جائیں
مذاکرات نہ کرنا امریکہ کو قوت پہنچانے کے مترادف ہوگا
آغا سید حامد علی شاہ موسوی النجفی

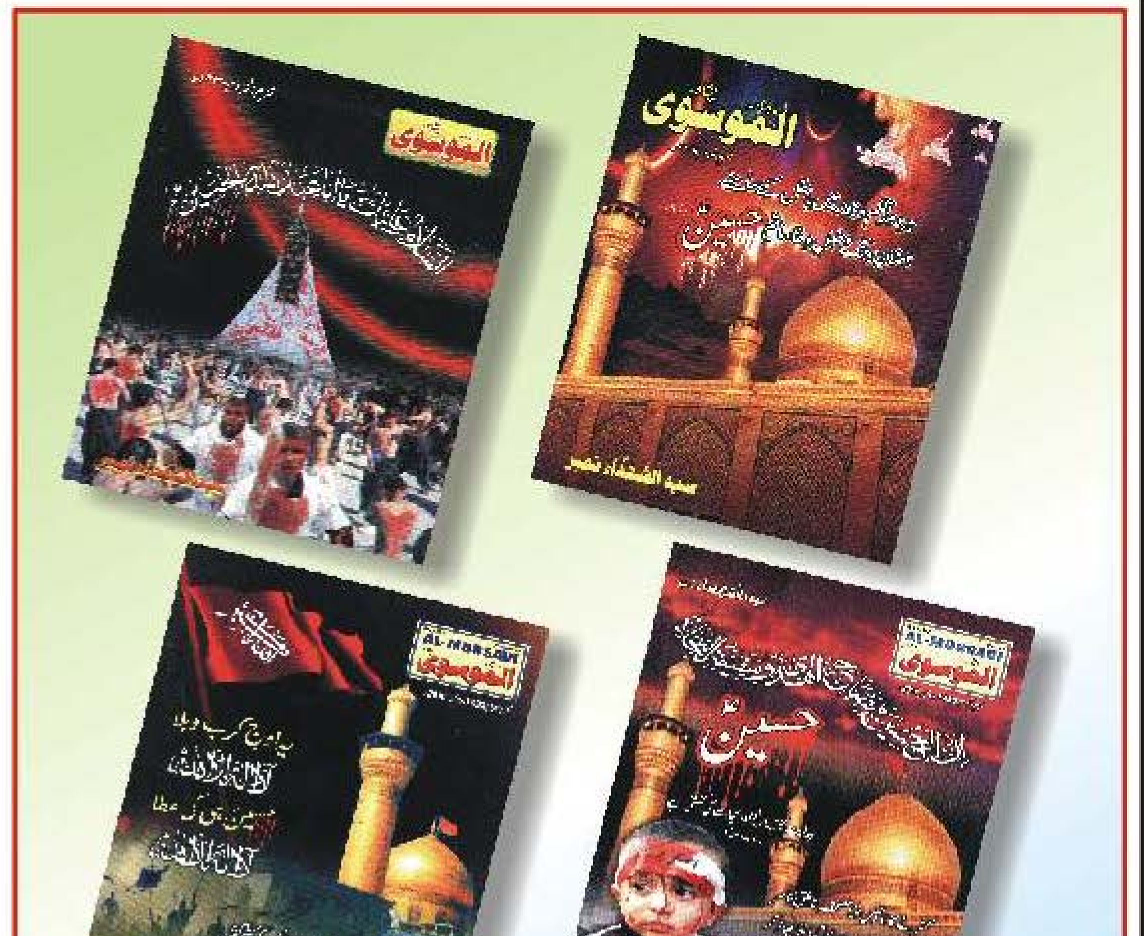

المُوسوی
AL-MOOSAVI

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى

مُحَمَّدٍ

وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

اہلبیت اطہارؑ پاکیزہ صحابہ کبارؓ اور اولیائے کرامؒ کے مزارات پر دہشتگرد حملے صرف شیعت کا مسئلہ؟

تمام اہل اسلام بین الاقوامی اداروں، سربراہان، کالم نگاروں اور ایڈیٹروں کے نام ٹی این ایف جے کا کھلا خط

السلام علیکم!

شیطانی اور ابلیسی قوتیں آغاز ہی سے شعائر دینی مشاہیر اسلام سے نبرد آما چلی آ رہی ہیں ابرہہ نے ظہور اسلام سے قبل کعبہ گرانے کی ناکام سعی کی اس وقت فرزند ہاشم حضرت عبدالمطلبؑ کی دعا نے کام کیا اور ابابیلوں نے ہاتھیوں کو بھس بنا کر رکھ دیا اس پر سورہ فیل گواہ ہے۔ 20 ویں صدی کے آغاز پر جب سامراجی پٹھوؤں کے ذریعے خلافت عثمانیہ کا خاتمہ کرایا گیا تو مسلمانوں کے اندر جنم لینے والے ایک نئے گروہ نے جنت البقیع، جنت المعلیٰ حتیٰ کہ روضہ رسول کو ختم کرنے کی ٹھان لی، جنت البقیع اور جنت المعلیٰ میں موجود مزارات اہلبیت اطہار، صحابہ کبارؓ، امہات المومنین کو تاراج کرنے میں تو یہ گروہ کامیاب ہو گیا اور ابھی اس کی نظریں روضہ رسولؐ کی جانب اٹھ ہی رہی تھیں کہ پوری اسلامی دنیا بالخصوص اسلامیان برصغیر سراپا احتجاج بن گئے، جب انگریزوں کو اپنے مفادات کا خطرہ ہوا تو اپنے ایجنٹوں کو اس کو اس مذموم ارادے سے روک دیا اور یوں روضہ رسولؐ زمین بوس ہونے سے بچ گیا جہاں رسولؐ خدا کے ساتھ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ بھی مدفون ہیں۔ انہدام جنت البقیع سے لے کر آج تک جہاں جہاں یہ گروہ پہنچا اس نے اپنے سوا ہر ایک کو غیر مسلم کہا اور جہاں جہاں انہیں موقع ملا مشاہیر اسلام، اولیاء کے مزارات کو نشانہ بنایا۔ ایک مسلم ملک کے حکمرانوں کی شہ پر یہ مٹھی بھر گروہ پوری اسلامی دنیا پر اپنا نظریہ اور عقیدہ مسلط کرنا چاہتا ہے، اس گروہ نے عراق میں خلیفہ الرسول حضرت علیؑ، نواسہ رسول امام حسینؑ امام ابو حنیفہ کے مزارات کی بے حرمتی کی جبکہ روضہ امام العسکرینؑ کو زمین بوس کر دیا گیا، افغانستان میں مزار شریف، لیبیا، بحرین، تیونس، مصر میں صحابہ کبارؓ کے مزارات کو نشانہ بنایا گیا اور پاکستان میں تابعی حضرت شاہ عبداللہ غازی، داتا دربار، بری امام، بابا فرید گنج شکر، زیارت کاکا جی سمیت اولیاء کرام کے بیسیوں مزارات کو دہشتگردی کا نشانہ بنایا گیا اور یہی گھناؤنا کھیل اب شام کی سرزمین پر کھیلا جا رہا ہے جہاں پہلے رسولؐ کے محبوب صحابی عمار یاسرؓ کے روضے کو نقصان پہنچایا گیا، پھر صحابی رسول حضرت حجر بن عدی کی قبر مبارک کو کھود کر مسلمانوں کو قلب و جگر کو چھلنی کر دیا گیا، پھر حضرت سکینہؑ کے حرم کو نشانہ بنایا گیا اور اب گزشتہ روز رسول اکرمؐ کی پیاری نواسی حضرت زینب بنت علیؑ کے مزار پر راکٹوں سے حملے کئے گئے جس سے ہر مسلمان کا سر شرم سے جھک گیا ہے لیکن افسوس ہے کہ اس عظیم سانحہ پر تمام مسلم حکمران خاموش ہیں انسانی حقوق کے اداروں کی زبانیں گنگ ہیں اور اقوام متحدہ کو جیسے اس سانحہ کی خبر ہی نہیں، اخبارات کے ایڈیٹوریل لکھنے والوں کی نظر میں بھی ان سانحات کی کوئی اہمیت نہیں، ایسے وقت میں کہ آج جب پوری دنیا میں صحابہ کبار اور آل رسولؐ کے مقابر کو نشانہ بنایا جا رہا ہے تو صرف مکتب تشیع ہی احتجاج کرتا دکھائی دیتا ہے۔ اسلام کے نام پر بننے والے ملک کی پارلیمنٹ بھی خاموش ہے اور حکمران اور سیاستدان بھی، نہ عرب لیگ کے کانوں پر جوں رینگی اور نہ اسلامی کانفرنس کو ہوش آیا، ان تنظیموں کے اجلاس صرف اس وقت بلائے جاتے ہیں جب امریکہ کی جانب سے اشارہ یا امریکہ کے کسی ہدف ملک کیخلاف کارروائی کا آغاز کرنا ہو۔ ایک بچی پر حملہ ہو تو اسے اقوام متحدہ تک پہنچا دیا گیا لیکن اتنا بڑا سانحہ رونما ہو گیا کوئی ٹس سے مس نہیں ہوا، عام سانحات پر احتجاج کرنیوالے اس سانحہ فاجعہ پر کیوں خاموش ہیں؟ ام المومنین حضرت خدیجہ الکبریٰ سلام اللہ علیہا کا دن منایا تو صرف تحریک نفاذ فقہ جعفریہ نے منایا وہ تمام مومنین کی ماں نہیں؟ میڈیا اور جرائد یہ ثابت کرنے پر تلے ہوئے ہیں کہ ان مشاہیر کا تعلق صرف ایک مسلک سے ہے، عمار یاسرؓ اور حجر بن عدیؓ جیسے جلیل القدر صحابی کیا اہلسنت کو عزیز نہیں؟ کیا رسولؐ کی نواسی پر حملے سے برادران اہلسنت میں اضطراب نہیں؟ یقیناً ہے۔ تو پھر میڈیا و جرائد کو اپنی اس روش کو توڑنا ہوگا، موقر روزناموں کو اس سانحہ فاجعہ پر بھی ایڈیٹوریل لکھنے ہونگے اسے شیعت کا نہیں اسلام کا مسئلہ سمجھ کر اجاگر کرنا ہوگا، تمام مسالک کو ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر مسلمانوں کو بدنام کرنے والے دہشتگردوں کو بے نقاب کرنا ہوگا اور واضح کرنا ہوگا کہ کیونکہ دشمن یہ چاہ رہا ہے کہ کلمہ پڑھنے والوں کو آپس میں گتھم گتھا کر دیا جائے، استعمار کا سلحہ بکتا رہے اور وہ مسلمان کے ہاتھوں مسلمان کی تباہی کا تماشہ دیکھتا رہے۔ ہم یہ واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ خودکش حملوں، مشاہیر کی نشانیوں کی تباہی جیسے اوچھے ہتھکنڈوں سے پاکیزہ صحابہ کبار، اہلبیت اطہارؑ کی محبت ہمارے دلوں سے کم نہیں کی جا سکتی ہم مر تو سکتے ہیں یہ محبت کبھی نہیں مرے گی۔ والسلام

سید مظہر علی شاہ ایڈووکیٹ

(سیکرٹری جنرل تحریک نفاذ فقہ جعفریہ)

ظالم کے دشمن اور مظلوم کے دوست بن جاؤ۔ (حضرت علیؑ)

Monthly **AL-MOOSAVI** Peshawar

ماہنامہ

ایڈیٹر: آغا عباس علی کیانی

الموسوی پشاور

رجسٹرڈ نمبر 443

جلد نمبر 14 | محرم الحرام 1435ھ نومبر 2013ء | شمارہ نمبر 11

قائد ملت جعفریہ پاکستان

آغا سید حامد علی شاہ موسوی

کی جانب سے حکومت کو پیش کردہ شیعہ مطالبات

1) شیعان پاکستان کیلئے فقہ جعفریہ کا نفاذ۔

2) تعلیمی اداروں میں شیعہ طلباء و طالبات کیلئے جداگانہ نصاب و دینیات کا اجراء۔

3) پاکستان کی تمام اسلامی یونیورسٹیوں میں شیعہ فیکلٹی کا قیام اور ادارہ تحقیقات اسلامی میں موثر نمائندگی۔

4) فیڈرل شریعت کورٹ میں شیعہ جج کا تقرر۔

5) اعلیٰ عدالتوں میں شیعوں کی موثر نمائندگی۔

6) ذرائع ابلاغ میں برابری کی سطح پر شیعہ نمائندگی۔

7) عزاداری سید الشہداء کے سلسلے میں تمام ناروا پابندیوں کا خاتمہ۔

8) جداگانہ شیعہ اوقاف بورڈ کا قیام۔

9) جنت البقیع میں مسمار شدہ مزارات مقدسہ کی تعمیر۔

10) اسلامی نظریاتی کونسل میں موثر شیعہ نمائندگی۔

11) پولیس ایکٹ 1861 کی دفعہ 30 کی شق (3) میں کی گئی ترمیم کی تنسیخ۔

چیف ایڈیٹر و پبلشر...... آغا عباس علی کیانی

معاون خصوصی...... سید علاء حیدر کاظمی

Email: almoosavi.news@gmail.com

فہرست

مضمون	صفحہ نمبر
اسلامی سربراہان / صحافیوں کے نام کھلا خط...... مظہر علی شاہ ایڈووکیٹ	2
اداریہ	4
ضابطہ عزاداری	5
اللہ ھو اللہ ھو (حمد) ...... مولانا سید حسن امداد	10
حضرت امام رضاؑ کا عالم یہود سے مناظرہ...... علامہ نجم الحسن کراروی	11
انبیاء کی عزاداری...... ضمیر اختر نقوی	13
مجرئی پیدا ہوا تھا سم حسن کے واسطے...... مرزا دبیر	16
زرد چہرہ ہے نحیف و زار ہوں...... میر انیسؒ	
شہادت امام حسینؑ پر ارض و سماء کا اظہار غم...... ماخوذ از الصواعق المحرقہ (احمد بن حجر مکی)	17
غم حسینؑ میں گریہ کی برکات...... از قلم علامہ سید قمر حیدر زیدی	18
سلام...... حماد اہلبیتؑ آغا شاعر دہلوی	21
حسینی کیلنڈر...... تحقیق و ترجمہ: سید ظفر حسین نقوی	22
ظہور امام آخر الزمانؑ...... مولف عزادار حسین نقوی	23
مجلسوں سے کچھ ملک شیشوں میں بھر کر لے گئے...... صفی لکھنویؒ	24
حضرت امام حسینؑ اور حضرت یحییٰ	25
حسینیتؑ...... شاعر اہلبیت نجم آفندی	26
ارض مقدس کربلا...... تحریر: سید قیصر عباس نقوی	27
باقر العلوم کے علمی کمال اور راہب کا مسلمان ہونا	33
مسدس در شان ذوالجناح...... استاد قمر جلالوی	34
ذکر حسینؑ...... آغا عبدالحسن سرحدی درس آل محمد	36
کربلا...... مسدس: جوش ملیح آبادی	38
تاریخ و فن تعزیہ سازی...... تحقیق و تحریر: سید شاہد علی نقوی	40
زیست جس کی باندی ہے وہ حسینؑ میرا ہے...... سبط جعفر	41
ضرورت کربلا زینبؑ (سیدہ توصیف زہراء نقوی)	42
حسینؑ ابن علیؑ کا غم دل مضطر میں رہتا ہے...... مولانا محمد مصطفیٰ جوہر اعلی اللہ مقامہ	46
نہج البلاغہ کے آئینے میں	47
اعلیٰ سطحی اجلاس (رپورٹ)	48
پریس کانفرنس ٹی این ایف جے (کے پی کے)	50
کربلا کی خاک پر کیا آدمی سجدے میں ہے...... افتخار عارف	51
ام البنین اجلاس (رپورٹ)	52
حضرت امام حسین علیہ السلام...... سید اسد رضوی	55
ضروری ہے...... ریحان اعظمی	57
محرم کمیٹی، عزاداری سیل تحریک نفاذ فقہ جعفریہ	59

اداریہ

خلاقِ دو جہاں نے اپنے حبیبؐ اور ان کی آلؑ کی محبت میں دنیا کو عدم سے وجود دیا۔ اسے رنگ و نور سے سجایا، سنوارا اور نکھارا کیونکہ قانونِ فطرت ہے کہ جسے چاہا جائے اس کے اقرباء کو عزیز رکھا جاتا ہے لہذا پروردگارِ عالم نے نہ صرف اہلبیتؑ رسولؐ کو عزیز رکھا بلکہ نظام جہاں کو اس سے آشنا کیا اور عالمِ ارواح میں انفاس پاکیزہ کو ان کی محبت ودیعت فرمائی۔ مشیتِ ایزدی ہے کہ حضرت حسینؑ کی محبت کا دم بھرنا اور امام حسینؑ کی مظلومیت پر گریا کرنا ہر معصوم کا شعار رہا ہے، اسی لئے آدمؑ سے لے کر خاتمؐ تک ہر نبی نے ظہورِ امام حسینؑ سے پہلے ان سے محبت کا اظہار کیا ہے، اور پھر معرکہ کربلا کے بعد ہر حق شناس نے راہ حسینیت کو راہ نجات قرار دے کر اپنی پاکیزگی نفس کا ثبوت دیا۔

انسان تو اشرف المخلوق ہے، شہادت حسینؑ پر سورج کو گرہن لگنے، سرخ آندھیوں کے چلنے اور پتھروں سے خون کی برآمدگی نے ثابت کیا کہ نظامِ کائنات غم حسینؑ میں گریہ کناں ہے۔

قارئین کرام!

کربلا حق و باطل اور خیر و شر کا وہ عظیم معرکہ ہے جسے بلالحاظ مذہب و ملت ہر باشعور تسلیم کرتا ہے اور راہ حسینیتؑ کو صداقت اور راہ یزیدیت کو منافقت سے تعبیر کرتا ہے۔ دراصل قانون قدرت نے خود اپنی اور اپنے حبیبؐ اور اس کی آلؑ کی محبت کو معیار کسوٹی بنا کر انفاس کی آزمائش کی لہذا روز اول سے روز آخر تک حمایت محمدؐ و آل محمدؐ پاکیزگی نفس کی اور مخالفت آل محمدؐ منافقت کی دلیل ٹھہرا۔

آج اس معرکہ عظیم کو چودہ سو سال سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے، دنیا عشق حسینؑ کو مٹانے کے لئے ہر ممکن حربہ اختیار کر چکی ہے، مگر یادِ حسینؑ نہ دلوں سے کم ہوئی اور نہ قیامت تک ہوگی، کیونکہ قاعدہ ہے کہ حق کو جس قدر مٹانے کی کوشش کی جائے وہ اتنا ہی اُبھرتا ہے۔

تاریخ شاہد ہے کہ ہر دور میں انبیاء، اولیاء، اوصیاء اور متقیان نے خوشنودی پروردگار کے لئے نفسِ مطمئنہ، راضیہ و مرضیہ اور ذبحِ عظیم کی حامل ہستی حضرت حسینؑ سے محبت کا اظہار کیا اور عصرِ حاضر میں ایسی ہی پاکیزہ نفس ہستی قائد ملت جعفریہ آقائے موسوی ہیں جو قانونِ قدرت اور شعار انبیاء پر عمل پیرا ہوتے ہوئے مشنِ حسینیتؑ کے فروغ و بقا کے لئے کوشاں ہیں۔ قائد ملت کا فرمان ہے کہ "عزاداری ہماری شہہ رگ ہے" جس کے بغیر ہمارے وجود کا امکان نہیں، لہذا حکومتِ وقت کا فرض ہے کہ دورانِ محرم الحرام قائد ملت جعفریہ کے 16 نکاتی ضابطہ عزاداری پر عمل کرتے ہوئے عزاداری امام حسینؑ کے پروگراموں کو سرکاری سطح پر تحفظ فراہم کیا جائے۔ اگر حکومت نے قائد ملت کے موسوی امن فارمولے پر عمل کیا ہوتا تو آج نتائج اس سے مختلف ہوتے۔ تحریکِ نفاذِ فقہ جعفریہ کی تاریخ گواہ ہے کہ آقائے موسوی نے جب بھی ملکی سالمیت و امن و امان کیلئے کوئی لائحہ عمل پیش کیا اسے بعد کے حالات نے درست ثابت کیا، وہ الگ بات ہے کہ حکومت اس پر عمل درآمد میں مانع رہی۔

موسوی جونیجو معاہدے سے لے کر آج تک آقائے موسوی نے ملک و ملت کی فلاح کی طرف پیش قدمی کی ہے۔ جس پر ہمیشہ ملتِ جعفریہ نے اعتماد کا اظہار کیا ہے، پروردگار ہمیں قلندرِ دوراں قائد کی قیادت میں راہِ حق پر گامزن رکھے۔

خاکپائے اہلبیتؑ

حاجی و کربلائی عباس علی کیانی

ایڈیٹر ماہنامہ الموسوی پشاور

عزاداری میں کسی قسم کی رخنہ اندازی ہم نے پہلے قبول کی نہ آئندہ کرینگے

آغا حامد علی شاہ موسوی

طالبان آئین کو نہیں مانتے تو بھی ان سے مذاکرات کئے جائیں مذاکرات نہ کرنا امریکہ کو قوت پہنچانے کے مترادف ہوگا

قائد ملت جعفریہ آغا حامد موسوی نے ایام عزاء کیلئے 16 نکاتی ضابطہ عزاداری کا اعلان کردیا

31 اکتوبر 2013ء بمطابق 25 ذی الحجہ 1434ھ کو سرپرست اعلیٰ شیعہ علماء سپریم بورڈ، قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی نے مکتب تشیع کے ہیڈ کوارٹر علی مسجد میں پرہجوم پریس کانفرنس کی جو قارئین کے استفادہ کیلئے من وعن پیش خدمت ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز صحافیان گرامی! السلام علیکم

انبیاء ومرسلین کو قرب الٰہی سے نوازا گیا اور صفات حسنہ سے آراستہ کرکے الٰہی ذمہ داری (ابلاغ) سے شرفیاب کیا گیا۔ انہیں اپنے اپنے ادوار میں آزمائشوں، امتحانوں میں مبتلا کرکے مصائب وآلام کے ذریعے البلاء للولاء کی رو سے مصائب وآلام سے آزمایا گیا۔ نزول مصیبت محبت کی وجہ سے ہوتا ہے ہر محبوب اپنے حبیب کی آزمائش کرتا ہے۔ صاحب عشق جس قدر امتحان میں کامیاب ہو اسی قدر نظر محبوب میں اس کی وقعت میں اضافہ ہوتا ہے۔ خاصان الٰہی آزمائشوں امتحانوں اور مصائب وآلام کی بنا پر قرب خداوندی سے فیضیاب ہوئے۔ ہر نبی ورسول کا امتحان لیا گیا، اولی العزم انبیاء کا قرب الٰہی کے درجہ علیا پر فائز ہونے کی وجہ سے سب سے زیادہ امتحان لیا گیا چنانچہ خداوند کریم نے حضرت ابراہیمؑ کی آزمائشوں کا قرآن مجید میں مختلف مقامات پر تذکرہ فرمایا ہے۔ نمرود اور نمرودیوں کے مقابل ان کی استقامت وپائیداری کا یہ عالم ہے کہ وہ نار نمرود میں جانے سے بھی نہیں ہچکچائے۔ بقول شاعر مشرق علامہ اقبال

بے خطر کود پڑا آتش نمرود میں عشق
عقل ہے محو تماشائے لب بام ابھی

انہیں آزمائشوں میں خداوند عالم کا ایک عجیب وغریب حکم بھی تھا جسے بجالانا اس شخص کیلئے جو حکم خدا کے سامنے مطلق بندگی وعبادت کا جذبہ رکھتا ہو بے چون وچرا سر تسلیم خم کردینے کا سب سے بڑا اور بالاتر مرحلہ ہے کہ اسے بیٹے کو ذبح کرنے کا حکم دیا جاتا ہے کہ اپنے ہاتھ سے پیشانی میں ذبح کرو۔ اسی مقام پر جہاں آج ہم حضرت ابراہیمؑ کی اس بے مثال اطاعت وبندگی اور تسلیم ورضا کی یاد میں جانور کی قربانی پیش کرتے ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ نے عالم خواب میں وحی پروردگار کے نزول کے بارے میں بیٹے کو آگاہ کیا کہ **یا ابنی انی اری فی المنام انی اذبحک فانظر ماذا تری** اے بیٹے میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ تمہیں امر الٰہی سے ذبح کر رہا ہوں سو تم بھی سوچ لو کہ تمہاری رائے کیا ہے تو بیٹے نے جواب دیا کہ **قال یا ابت افعل ما تومر ستجدنی انشاء اللہ من الصابرین** اے بابا آپ کو جو حکم دیا گیا ہے اسے (بلا تامل) بجالائیں انشاء اللہ آپ مجھے صبر کرنے والوں میں

سے پائیں گے۔ (سورہ الصٰفٰت) **فلما اسلم و تله للجبین وناديناه ان يا ابراهيم قد صدقت الرؤيا انا كذالك نجزی المحسنين ان هذا لهو البلٰوء المبين وفديناه بذبح عظيم**۔ غرض دونوں نے (خدا کے حکم کو تسلیم کر لیا اور باپ نے بیٹے کو ذبح کرنے کیلئے پشت کے بل لٹایا اور چاہتے تھے کہ گلا کاٹ ڈالیں اس وقت ہم نے انہیں آواز دی کہ اے ابراہیم (شاباش) تم نے خواب کو سچ کر دکھایا (وہ وقت بھی عجیب تھا) ہم مخلصین کو ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں۔ حقیقت میں یہ تھا بھی بڑا امتحان اور ہم نے ایک بڑا ذبیحہ اس کے عوض دے دیا ہے۔ (سورہ الصٰفٰت) ابراہیم اس آخری مرحلے پر پہنچے جہاں شاہ ابراہیم کو ذبح کرنے اور نہ ہی اسماعیل کو ذبح ہونے میں شک رہا باپ منزل اطمینان اور بیٹا منزل ایقان پر فائز تھا۔ بقول اقبال

غریب و سادہ ہے داستان حرم
نہایت اس کی حسینؑ ابتدا ہے اسماعیل

اس طرح حضرت ابراہیم نے تکمیل نفس اور قرب خداوندی کی اعلیٰ ترین مثال قائم کی جس کے لئے ذکر خدا، فضائل و مکارم اخلاق کی تربیت، اعمال خیر، اطاعت خالق، خدمت خلق، جہد و جہاد اور شہادت کا حصول شرط لازم ہے۔ پیغمبر اسلام کا فرمان گرامی ہے کہ ہر نیکی پر کوئی نہ کوئی نیکی اور نیک موجود ہوتا ہے یہاں تک کہ انسان راہ خدا میں مارا جائے تو پھر اس سے زیادہ کوئی نیکی نہیں۔ ایک اور فرمان ختمی مرتبت ہے کہ خداوند عالم شہید کو 7 چیزیں عطا کرتا ہے۔ جب پہلا قطرہ خون بہتا ہے وہ خدا اس کی بخشش فرما دیتا ہے، اسکا سر حوران بہشت کے دامن میں قرار دیتا ہے، اسے بہشت کا لباس پہناتا ہے، اسے عطر و خوشبویات سے نوازتا ہے، وہ خود کو بہشت میں پاتا ہے، اسے کہا جاتا ہے کہ جہاں تیرا دل چاہے قیام کر، وہ جمال الہیٰ کا مشاہدہ کرتا ہے، وہاں ہر پیغمبر اور شہید کو سکون ملتا ہے۔ (بحوالہ کتاب وسائل)

انبیاء و مرسلین کو امتحانوں سے گزارا گیا چنانچہ ارشاد قدرت ہے کہ ہم تمہیں خوف، بھوک، مال اور اولاد کے نقصان سے آزمائیں گے۔ ان صبر کرنے والوں کے لئے خوشخبری ہے جو مصیبت کے وقت کہتے ہیں کہ **انا لله وانا اليه راجعون** بے شک ہم اللہ کے لئے ہیں اور اسی کی طرف پلٹ کر جانے والے ہیں۔ یہ پانچوں امتحان کسی نبی یا ولی نے نہیں بلکہ نواسہ رسول حسین ابن علیؑ ہی کا کلیجہ تھا کہ انہوں نے بیک وقت یہ سب امتحان پیش کیے۔

بس اک سوال بیعت فاسق کو رد کیا
ورنہ کسی کی بات نہ ٹالی حسینؑ نے

شدت پیاس کا امتحان اس کے علاوہ تھا جو آپ نے ماہ محرم میں نہایت خندہ پیشانی، صبر و استقلال کے ساتھ مصائب و آلام کو برداشت کر کے پیش کیا۔ ذہن نشین رہے کہ کفار قریش محرم کو قابل احترام گردانتے تھے اور یہ آزادی کا مہینہ کہلاتا تھا جس میں جنگیں روک دی جاتیں، آمد و رفت معمول پر آجاتی، اسیر رہا کر دیے جاتے، لوگ عکاظ کے بازار میں جمع ہوتے یہاں تک کہ مردوں بھرا کر باپ کا قاتل بھی مل جاتا تو اس محترم مہینے کی وجہ سے اس سے بدلہ لینا درست نہیں سمجھا جاتا تھا۔ حسین ابن علی ابن ابی طالبؑ نے مال و متاع اور عزیز ترین اولاد و اصحاب اور اپنی جان کی قربانی کیوں پیش کی؟

اک فکر مستقل ہے خیالات کیلئے
سر دے دیا حسینؑ نے کس بات کیلئے

60 ہجری میں معاویہ بن ابی سفیان کی وفات کے بعد طے شدہ منصوبے کے تحت یزید نے تخت حکومت پر قابض ہو کر دین و شریعت کا مذاق اڑانا شروع کر دیا، منبر رسولؐ سے حلال محمدؐ کو حرام اور حرام محمدؐ کو حلال کہنے لگا، حکومت کے نشے اور طاقت کے خمار میں شیطانی احکامات صادر کرتے ہوئے یہاں تک کہنے لگا کہ **لعبت بنو هاشم بالملك فلا خبر جاء ولا وحي النزل** بنی ہاشم (خاندان محمدؐ نے) حکومت کیلئے نعوذ باللہ ڈھونگ رچا رکھا ہے نہ کوئی فرشتہ آیا نہ کوئی وحی نازل ہوئی۔ حسین ابن علیؑ نے جن کی رگوں میں خون علیؑ اور شیر فاطمہ (س) دوڑ رہا تھا لشکر و سپاہ کی پرواہ کیے بغیر بہتر تن ساتھ لے کر میدان کربلا میں آگئے اور عظیم ترین قربانی پیش کر کے یزید کے افکار کی کا منہ توڑ جواب دینے کیلئے

پڑھا حسینؑ نے قرآن نوک نیزہ پر
یزید سوچ رہا ہے کہ پھر کٹا کیا ہے؟

یزید نے اپنے گورنر مدینہ ولید بن عتبہ کو خط لکھا کہ جس قدر جلد ہو سکے دیگر شخصیات کے علاوہ حسین ابن علیؑ سے میری بیعت لو اگر بیعت نہ کریں تو گردنیں اڑا دی جائیں۔ امام عالی مقام کو جب دربار میں بلایا گیا تو آپ نے یزید کے گورنر کے سامنے سوال بیعت کا جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ ہم اہل بیت نبوت و رسالت کی کان، آمد و رفت فرشتگان ہیں، خدا نے ہم سے دنیا کی ابتدا کی تھی اور ہم ہی پر دنیا کا اختتام (ظہور امام مہدیؑ) فرمائے گا جبکہ یزید فاسق و فاجر

شراب خور اور قاتل نفس محترم ہے، کھلم کھلا فسق و فجور کرنے والا ہے کوئی مجھ جیسا یزید جیسے کی بیعت نہیں کر سکتا۔

نواسہ رسولؐ الثقلین حضرت امام حسینؑ نے 28 رجب کو مع خانوادہ عصمت و طہارت مدینہ ترک کر کے وارد مکہ ہوئے۔ لوگ جوق در جوق زیارت امام کیلئے آنے لگے۔ کوفہ سے سینکڑوں خطوط آپ کو موصول ہوئے جن کے جواب میں آپ نے حضرت مسلم ابن عقیلؑ کو کوفہ والوں کی طرف سفیر بنا کر بھیجا۔ جب آپ نے دیکھا کہ مکہ میں آپ کو قتل کرنے کا منصوبہ ہے تو آپ حج کو عمرے میں بدل کر سوئے کربلا روانہ ہو گئے۔ راستے میں شہادت مسلم ابن عقیلؑ کی دردناک خبر ملی۔ نواسہ رسول مختلف منازل طے کر کے 2 محرم کو وارد کربلا ہوئے

ہسات محرم کو اولاد رسولؐ اور اصحاب و انصار پر پانی بند کر دیا گیا

حاکم کا تھا یہ حکم کہ پانی بشر نہیں
گھوڑے نہیں سوار نہیں اور شتر نہیں
دشمن تلک نہیں تو منع ہی نہ کیجیو
پر فاطمہ کے لال کو پانی نہ دیجیو

ابن زیاد کی فوج نو محرم کو وقت عصر حملے کا ارادہ رکھتی تھی امام نے اس جنگ کو ایک دن کیلئے ملتوی کر دیا۔ شب عاشور آپ نے چراغ بجھا کر اپنے اصحاب سے خطاب فرمایا کہ "میں خدا کی حمد و ثنا بجا لاتا ہوں۔ اے لوگو! خداوند عالم نے ہمیں نبوت کے ذریعے عزت و حرمت بخشی، ہمیں قرآن، فقہ اور دین و شریعت کے علم سے نوازا، ہمیں سننے والے کان، دیکھنے والی آنکھیں اور آگاہ دل دیا۔ اے اللہ ہمیں اپنے شکر گزاروں میں قرار دیدے۔ میں نہیں جانتا کہ کسی کو میرے اصحاب سے زیادہ باوفا، میرے اہلبیت سے زیادہ فرمانبردار اور صلہ رحمی کے سب سے زیادہ پابند اہلبیت دستیاب ہوں۔ میری نصرت پر خدا تم سب کو جزائے خیر دے۔ میں جانتا ہوں کہ کل ہماری ان دشمنان دین و شریعت سے جنگ ہوگی، میں تم سب کو اجازت دیتا ہوں اور تم سب سے اپنی بیعت اٹھاتا ہوں تم رات کے اندھیرے میں جہاں چاہو چلے جاؤ۔ کچھ اور جملوں کے بعد فرمایا کہ یہ سب اسلئے کہہ رہا ہوں کہ خدا تمہارے لئے کشائش پیدا کرے۔ یہ لوگ صرف میرے خون کے پیاسے ہیں"۔

جب شہزادہ علی اکبرؑ نے کچھ دیر بعد چراغ دوبارہ جلایا تو تمام جاں نثاران حسینؑ نے اپنی تلواریں اپنی ہی گردنوں پر رکھی ہوئی تھیں اور یک زبان سب نے عرض کی کہ اے فرزند رسولؐ اگر اب ہمیں جانے کیلئے کہا تو ہم اپنے سر قلم کر دیں گے ہم آپ کے نانا محمدؐ، بابا علیؑ اور مادر گرامی فاطمہ زہراؑ کے سامنے شرمندہ نہیں ہونا چاہتے۔ مجاہدین حسینی نے اس عزم کا اظہار کیا کہ مولا خدا کی قسم ہم اپنے نیزوں سے سپاہ یزید کے سینے چھلنے کر دیں گے اس وقت تک اعداء سے لڑیں گے جب تک ہمارے ہاتھ تلواروں میں رہیں گے، اگر ہتھیار نہیں بھی رہے تب بھی لڑیں گے اور مریں گے مگر آپ کا ساتھ نہیں چھوڑیں گے یہاں تک کہ خدا گواہی دے کہ ہم نے آپ کے بارے میں حضور اکرمؐ کی عدم موجودگی میں ان کی ذریت کی عزت و حرمت کی حفاظت کی۔ لہذا اگر ہم مارے جائیں، مثلہ کیے جائیں، جلا دیے جائیں، ہمارے لاشے پامال کر دیے جائیں 70 مرتبہ بھی ایسا سلوک ہو تب بھی آپکا ساتھ نہیں چھوڑیں گے۔ یہاں تک کے آپ پر جانیں نچھاور نہ کر دیں، ایسا کیوں نہ کریں؟ اسی میں ہماری سرفرازی، کامیابی و کامرانی ہے۔ اس مقام پر مظلوم کربلا نے فخر کرتے ہوئے فرمایا کہ جیسے ساتھی مجھے ملے ہیں ایسے نہ کسی نبی کو ملے نہ میرے بابا علیؑ کو ملے اور نہ میرے بھائی حسن مجتبیٰؑ کو ملے۔ امام عالی مقام نے اپنے سرفروشوں کے ہمراہ رہتی دنیا تک کو یہ پیغام دیا کہ ہم حکومت کو اپنی ایک ٹھوکر پر رکھتے ہیں۔ ہمیں صرف دین عزیز ترین ہے جس کے لئے جانوں کے نذرانے پیش کر رہے ہیں۔ اسی بناء پر جب لشکر حر سے امام حسین علیہ السلام سے خطاب فرمایا تو اپنے نانا رسولؐ خدا کی حدیث نقل فرمائی کہ جب ایسا زمانہ آ جائے کہ مسلمانوں کے بیت المال کی حالت یہ ہو کہ خدا کے حلال کو حرام اور اسکے حرام کو حلال قرار دینے کی تعبیر کی جائے تو اگر باشعور مسلمان ان حالات سے واقف ہو اور خاموش رہے تو خدا کے لئے جائز ہے کہ ایسے مسلمان کو وہیں لے جائے جہاں ظالموں کو لے جاتا ہے لہذا مجھے جوابدہی کا احساس ہے ان حالات میں سب سے زیادہ ذمہ دار ہوں۔

یہ حقیقت ہے کہ آپ کے دوش مبارک پر ایک عظیم پیغام پہنچانے کی ذمہ داری تھی جو عالم انسانیت کی سعادت و آگاہی، بیداری اور ظلم و فساد کے خاتمہ کیلئے انقلاب برپا کرنا تھا۔ لوگ فساد میں مبتلا تھے جیسا کہ آپ نے اپنے قیام کا فلسفہ یوں بیان فرمایا کہ میں ظلم و زیادتی، دنگا و فساد اور برائی کے لئے قیام نہیں کر رہا بلکہ میں اپنے جد کی امت کی اصلاح چاہتا ہوں امر بالمعروف نہی عن المنکر کے فریضے کو وجود میں لانا چاہتا ہوں، اپنے نانا نامدار اور بابا بزرگوار کی سیرت پر عمل کرنا چاہتا ہوں چنانچہ آپ نے سیرت علی ابن ابی طالبؑ پر عمل کر کے دکھایا جس کا اظہار خطبہ نہج البلاغہ میں اس طرح ہوتا ہے کہ "خدایا تو بہتر جانتا

ہے کہ اس اقدام سے ہمارا مقصد حکومت و مملکت سے عشق یا دولت دنیا کی ذخیرہ اندوزی نہیں بلکہ یہ بار (حکومت وخلافت) اپنے کاندھوں پر صرف اس لئے اٹھایا ہے کہ اس کے ذریعے تیرے دین کے شعائر کو زندہ کروں تیرے شہروں میں صلح واصلاح کا ماحول سازگار کروں تاکہ تیرے مظلوم اور ستم دیدہ بندے امن وامان سے رہیں، تیرے معطل پڑے ہوئے قوانین نافذ ہو سکیں۔ پروردگارا! میں پہلا شخص ہوں جس نے سب سے پہلے تیری جانب رجوع کیا تیری پکار کو گوش دل سے سنا اس پر لبیک کہا"۔

اسی سیرت پر حسینؑ چل رہے تھے۔ وہ چاہتے تھے کہ دین خدا کا احیاء، اسکے تمام شعائر، احکام وقوانین کا معاشرے میں نفاذ، فتنہ وفساد اور جہل وجہال کے تمام عناصر کی بیخ کنی صلح پاکیزگی، محبت کا نفاذ، خدا کے محروم ومظلوم بندوں کی حمایت، ان افراد کی مدد جو آمروں کے ظلم کے پہیوں تلے روندے جا رہے تھے، ان تمام الٰہی حدود وقوانین کا اجراء جو ستمگر اور بداعتقاد حکام کی غلط پالیسیوں، بے راہ روی کی وجہ سے بھلا دیئے گئے یا معطل پڑے تھے۔ حسینؑ یہ سمجھ رہے تھے کہ یہ مقاصد اس وقت تک پورے نہیں ہو سکتے کہ جب تک وہ شہادت کو معراج وکمال عطا نہ کریں۔ اسی بنا پر پیروان نبی وعلی حسینؑ سے محبت رکھتے ہیں ان للحسین محبۃ مکنونۃ فی قلوب المومنین جب یوم عاشورہ حسینؑ ابن علی میدان کربلا میں تنہا کھڑے تھے تو یہ شعر پڑھ رہے تھے کہ "میں اس علی کا فرزند ہے جو بنی ہاشم میں حضور اکرمؐ کے بعد لوگوں کے پیشوا ہیں یہی میرے افتخار کے لئے کافی ہے۔

معزز صحافی حضرات!

محرم الحرام کا آغاز ہو رہا ہے امام حسینؑ اگرچہ ہمارے درمیان ظاہری طور پر موجود نہیں مگر جیسے ہی محرم کا چاند طلوع ہوتا ہے تو یہ آواز فضا میں آج بھی گونجتی ہے کہ اے لوگو! تم نہیں دیکھتے کہ حق پر عمل نہیں ہو رہا گمراہی کی انتہا ہے حالت اتنی ناگفتہ بہ ہے کہ مومن خدا سے ملاقات کا خواہاں ہے کیونکہ سچائی کے ذریعے عوام کے دلوں میں زندگی میں امر بالمعروف نہی عن المنکر مظلوموں کی معاونت اور مسلمانوں کے امور کی اصلاح کرنے کا نیا جذبہ اور جوش وولولہ پیدا ہو یہی عزت وحرمت ہے جسے پھیلانے اور ترویج دینے کا نام عزاداری ہے اسکے علاوہ موت ہے۔ اسی لئے مولا نے فرمایا کہ موت ذلت سے بہتر ہے۔ حسینؑ نے بتایا کہ وہ نواسہ رسولؐ اور فرزند علی وبتولؑ ہیں جن کی آغوش میں پرورش پائی، خاتون جنت جیسی ماں کا دودھ پیا وہ ذلت کو کبھی گوارا نہیں کر سکتے۔ اسی بنا پر حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ **حسین منی وانا من حسین** میرے دین کو زندہ رکھنے، اسے حیات نو سے نوازنے اور اسکی بقا واستحکام انہی سے ہے۔ آج واقعہ کربلا کو چودہ صدیاں بیتنے کو ہیں مگر سانحہ کربلا آج بھی لوگوں کے دلوں میں زندہ ہے۔ دنیا کا کوئی شہر، قصبہ، دیہات ایسا نہیں جہاں کسی نہ کسی طرح یاد حسینؑ نہ منائی جاتی ہو مجالس اور جلوسوں کا انعقاد نہ ہوتا ہو۔ عزادار ماتم، قمہ وزنجیر زنی کرکے حضور کو ان کے نواسے کا پرسہ پیش نہ کرتے ہوں۔ آج بھی سانحہ عظیم الشان اعجاز لئے ہوئے قلوب انسانی پر راج کر رہا ہے جس کی بقا قلوب انسانی سے محو نہ ہونا اسکی الاہیت کی واضح دلیل ہے جس پر قرآن کی یہ آیت مہر تصدیق ہے کہ **واما ینفع الناس فیمکث فی الارض** کہ جو چیز بنی نوع انسانی کیلئے منفعت بخش ہوتی ہے اسے قدرت زمین میں بقا ودوام عطا کرتی ہے (سورہ رعد آیت 17) گویا کربلا مدرسہ الٰہیہ ہے جس کی غرض وغایت انسانوں کو اسوہ شبیری کے سانچے میں ڈھالنا ہے۔

آج ہم محرم الحرام ایسے حالات میں منا رہے ہیں کہ وطن عزیز کا کوئی حصہ دہشت گردوں کی دست برد سے محفوظ نہیں عالمی استعمار، یہود وہنود کا حصار ہے، اندرون حملوں کی بھرمار ہے، مذاکرات کا ڈول بھی ڈالا جا چکا ہے مگر دہشتگرد اپنی بہیمانہ کارروائیاں جاری رکھے ہوئے ہیں۔ گھر گلے سے لے کر شہروں، صوبوں دارالحکومت تک دہشتگردی کی زد میں ہیں جی ایچ کیو، حساس فوجی تنصیبات اور ایئر بیس بھی نشانہ بن چکے ہیں ٹارگٹ کلنگ اور خودکش حملوں میں اعلیٰ افسران سمیت سیکورٹی اہلکاروں کو نشانہ بنایا جا چکا ہے مسجدیں، امام بارگاہیں، گرجا، مندر، بازار، سکول، درسگاہیں غرضیکہ کوئی بھی دہشتگردی سے نہیں بچ سکا، جنازے تک نہیں بخشے گئے۔ دوسری جانب بھارتی فوج کنٹرول لائن پر اشتعال انگیزیوں میں مصروف ہے۔ ملک میں گوگو کی کیفیت جاری ہے، عوام پر خوف وہراس طاری ہے جرائم پیشہ افراد، بھتہ خوروں، اغوا کاروں نے ملک کا سکون غارت کر رکھا ہے۔ ہم سب پیروان رسولؐ وآل رسولؐ و پاکیزہ صحابہ کبار ہیں، ہم نے اس پاک دھرتی پر جنم لیا ہے یہی ہمارا وطن ہے عوام اور پاکستان کی حفاظت ہم سب کی ذمہ داری ہے لہذا محرم الحرام کے دوران سیرت رسولؐ وآل رسولؐ ہمارے لئے مصباح نور ہے۔ یہ وقت آزمائش ہے مگر ہمیں راہ حسینیت پر چلتے ہوئے اتحاد ویکجہتی کا مظاہرہ اور عہد وپیمان کرنا ہے کہ دشمن کی اندرونی وبیرونی سازشوں کو ناکام کرنے کیلئے فلسفہ شہادت حسینؑ کو مشعل راہ بنا کر یکم تا 8 ربیع الاول ایام عزائے حسینی کے دوران درج ذیل ضابطہ عزاداری پر عمل پیرا ہوں گے

ضابطہ عزاداری

1435ھ

☆ جلوسہائے عزاء کی برآمدگی کے سلسلے میں حکومت 21 مئی 85ء کے جونیجو موسوی معاہدے پر عمل کرے۔

☆ محرم کے موقع پر وزارت داخلہ، وزارت مذہبی امور اور وفاقی صوبائی (بشمول آزاد کشمیر و شمالی علاقہ جات) اور ضلعی سطح پر محرم عزاداری سیل قائم کیے جائیں اور بذریعہ میڈیا ان کی تشہیر کی جائے تاکہ عزاداروں کے متعلقہ مسائل حل ہو سکیں۔ نیز مذکورہ سیل تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کی محرم کمیٹیوں (عزاداری سیل) کے ساتھ مربوط و منسلک رہیں۔ یہ سیل 8 ربیع الاول تک قائم رکھے جائیں۔

☆ شورش زدہ شہروں کو فوج کے سپرد کیا جائے، ملک بھر کی ضلعی انتظامیہ کو ہدایت کی جائے کہ وہ عزاداروں، بانیان مجالس اور جلوس ہائے عزاء کے ساتھ بھرپور تعاون کرے اور خوف و ہراس پھیلانے سے اجتناب کرے تاکہ عزاداران اطمینان و سکون کے ساتھ عزاداری بجالاسکیں اور کوئی ایسا حکم جاری نہ کیا جائے جس سے کسی کی حق تلفی ہو۔ مجالس، ماتمی جلوسوں کے دوران قبل از وقت موثر حفاظتی انتظامات کیے جائیں۔ اگر خدانخواستہ کوئی مسئلہ پیدا ہو تو جلوس کو روکا نہ جائے بلکہ اس رکاوٹ کا سد باب کر کے جلوس کو باحفاظت منزل مقصود تک پہنچایا جائے۔

☆ ملک بھر میں مجالس عزا کے مقامات اور جلوسوں کے راستوں پر صفائی اور روشنی کا خصوصی انتظام کیا جائے اور دوران عزاداری بجلی و گیس اور گاڑیوں کے لیے سی این جی کی لوڈشیڈنگ نہ کی جائے۔

☆ انسداد دہشت گردی ایکٹ پر سختی کیساتھ عملدرآمد کو یقینی بنایا جائے اور کسی کو قانون ہاتھ میں لینے کی اجازت نہ دی جائے۔ ہر قسم کی عصبیتوں کو ممنوع قرار دیا جائے۔

☆ ممنوعہ گروہوں کو شکنجے میں جکڑا جائے میڈیا پر کالعدم گروہوں کی کوریج پر پابندی عائد کی جائے اور عوام، سیاستدان اور حکمران بھی ان سے بیزاری کریں۔

☆ عزاداری کے متعلقہ مسائل خوش اسلوبی کے ساتھ مقامی سطح پر ہی حل کیے جائیں، بصورت دیگر تحریک نفاذ فقہ جعفریہ پاکستان کی مرکزی محرم کمیٹی (عزاداری سیل) سے رجوع کیا جائے۔

☆ بانیان مجالس اپنی مدد آپ کے تحت خود بھی حفاظتی انتظامات کریں، واک تھرو گیٹ سمیت دیگر ضروریات و لوازمات کا بندوبست کریں۔ عوام پوری طرح چوکنا رہیں اور مشکوک اشخاص و اشیاء پر کڑی نظر رکھیں تاکہ قوم و ملک کے بدخواہ عناصر کو ناکام بنایا جاسکے۔

☆ تمام مکاتب اپنے نظریات کا مثبت اظہار کریں اور سیرت امام عالی مقام کو اجاگر کیا جائے۔

☆ علماء، واعظین، ذاکرین دین و وطن کی بقا سلامتی و استحکام کو ترجیح دیں۔

☆ سیاسی جماعتیں ہر قسم کی سیاسی سرگرمیوں کو معطل رکھیں اور عزادار ہر شے پر عزاداری کو مقدم رکھیں۔

☆ محرم کا مقدس مہینہ سید الشہداءؑ اور ان کے جانثاروں کی لازوال قربانیوں سے منسوب ہے لہذا محرم کے دوران الیکٹرانک و پرنٹ میڈیا شہدائے کربلا کی قربانیوں کو نہ صرف موثر انداز میں پیش کریں بلکہ لہو و لعب اور منکرات کی تشہیر سے اجتناب کریں اور ریڈیو، ٹیلیویژن موسیقی، ڈرامے اور طربیہ پروگرام بند رکھیں۔

☆ مجالس اور ماتمی جلوسوں میں نظم و نسق اور پابندی وقت کا خاص خیال رکھا جائے اور ایسے امور سے اجتناب کیا جائے جو روح عزاداری کے منافی ہوں۔

☆ خواتین مخدرات عصمت و طہارت اور حضرات اہلبیت اطہارؑ، پاکیزہ صحابہ کبار کی سیرت پر عمل پیرا ہوں۔ تمام مکاتب و مسالک کی عزت و توقیر اور حرمت کو ملحوظ خاطر رکھا جائے اور منافی سرگرمیوں سے پرہیز کیا جائے۔

☆ بانیان مجالس و جلوسہائے عزا ضابطہ عزاداری پر خود بھی عمل کریں اور دوسروں کو بھی اس کا پابند بنائیں۔

☆ ارباب اقتدار ضابطہ عزاداری پر دیہہ سے لے کر اعلیٰ سطح تک عملدرآمد کو یقینی بنائیں۔ تعاونوا علی البر و التقوی کے تحت ہمارا تعاون جاری رہیگا۔

آخر میں واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ عزاداری امام عالی مقام ہماری شہ رگ حیات اور اساسی حق ہے جو ظلم و بربریت، جبر و استبداد، عالمی استعمار استکبار کیخلاف عالمگیر احتجاج ہے اور یہ ہماری زندگی ہے اطاعت خداوندی ہے۔ ہماری پہچان ایمان و ایقان بھی ہے۔ تمام قوتیں ذہن نشین رکھیں کہ عزاداری میں کسی قسم کی رخنہ اندازی ہم نے نہ پہلے قبول کی نہ آئندہ کریں گے۔

دعا ہے خداوند تبارک و تعالیٰ ہم سب کو تعلیمات رسولؐ و آل رسولؐ و پاکیزہ صحابہ کبار پر عمل کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے عالم اسلام وطن اور اہل وطن کو ہر قسم کی شرارت و سازش سے محفوظ رکھے۔

آمین بحق طہٰ و یٰسین۔ والسلام

خاکپائے عزاداران امام عالی مقام

قائد ملت جعفریہ

آغا سید حامد علی شاہ موسوی النجفی

اللہ ھو اللہ ھو

مولانا سید حسن امداد

چاند تاروں کی شان عالی میں تو
سبز چمن میں پھولوں کی لالی میں تو
خوشے خوشے میں تو بالی بالی میں تو
ٹہنی ٹہنی میں تو ڈالی ڈالی میں تو
بوٹے بوٹے میں گل گل میں بو، بو میں تو
اللہ ہو اللہ ہو اللہ ہو

سبز پوشان گلشن سر آب جو
نرگس، نسترن، یاسمن، نازبو
ملک ویران دشت، صحن چار سو
طائران چمن خوش نوا، خوش گلو
کہتے ہیں آب شبنم سے کر کے وضو
اللہ ہو اللہ ہو اللہ ہو

یوں تو ہر اک نبی تجھ سے منسوب ہے
تیرا بھیجا ہوا ہے بہت خوب ہے
ہاں مگر ان میں اک تیرا محبوب ہے
جس کی ہر اک ادا تجھ کو مرغوب ہے
تیرا محبوب وہ اس کا محبوب تو
اللہ ہو اللہ ہو اللہ ہو

دخل ممکن نہیں تیرے اسرار میں
کس کو یارا بھلا تیری سرکار میں
کس کو تاب سخن تیرے دربار میں
حسن یوسف تو بک جائے بازار میں
اور نفس نبیؐ کا خریدار تو!
اللہ ہو اللہ ہو اللہ ہو

دید کس کو میسر تری ذات کی
لاکھ موسیٰ نے تجھ سے مناجات کی
پھر بھی تو نے نہ ان سے ملاقات کی
چھپ کے پردے میں کی جب بھی بات کی
اور محمدؐ سے کی رو بہ رو گفتگو!
اللہ ہو اللہ ہو اللہ ہو

گفتگو کب خدائی کے لہجے میں تھی
کب بھلا کبریائی کے لہجے میں تھی
کب تکبر بڑائی کے لہجے میں تھی
ہاں تو ہر بات بھائی کے لہجے میں تھی
آرہی تھی نبیؐ کو اخوت کی بو
اللہ ہو اللہ ہو اللہ ہو

تھی محمدؐ کو حیرت یہ کیا راز ہے
یاں تو کوئی نہ یار اور نہ دمساز ہے
پھر یہ ہے کون یہ کس کی آواز ہے
یہ تو کچھ میرے بھائی کا انداز ہے
اے خدا کچھ بتا یہ علیؑ ہیں کہ تو
اللہ ہو اللہ ہو اللہ ہو

کیا علیؑ ہم سے پہلے یہاں آگئے
توڑ کر سب حدود مکاں آگئے
یا مرے ساتھ ہی مثل جاں آگئے
چھوڑ آئے کہاں تھے کہاں آگئے
اللہ اللہ علیؑ میں ہے اتنا علو
اللہ ہو اللہ ہو اللہ ہو

جبرئیلؑ اپنے پر دیکھتے رہ گئے
شان سیر بشر دیکھتے رہ گئے
گرد راہ سفر دیکھتے رہ گئے
تابہ حد نظر دیکھتے رہ گئے
اور محمدؐ روانہ ہوئے سوئے ہو
اللہ ہو اللہ ہو اللہ ہو

ہر فضیلت محمدؐ کے گھر بھیج دی!
تھی جو شے خوب سے خوبتر بھیج دی
ان کے بھائی کو تیغ دوسر بھیج دی
اور فلک سے پرے اس کی خبر بھیج دی!
لافتیٰ کی صدا اب بھی ہے چار سو
اللہ ہو اللہ ہو اللہ ہو

حضرت امام رضاؑ کا عالم یہود سے مناظرہ

تحریر: علامہ نجم الحسن کراروی

علمائے یہود میں سے ایک عالم جس کا نام "راس الجالوت" تھا کو اپنے علم پر بڑا فخر و غرور اور تکبر و ناز تھا وہ کسی کو بھی اپنی نظر میں نہ لاتا تھا، ایک دن اس کا مناظرہ اور مباحثہ فرزند رسول حضرت امام رضاؑ سے ہو گیا، آپ سے گفتگو کے بعد اس نے اپنے علم کی حقیقت جانی اور سمجھا کہ میں خود فریبی میں مبتلا ہوں۔ امام علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہونے کے بعد اس نے اپنے خیال کے مطابق بہت سخت سوالات کیے، جن کے تسلی بخش اور اطمینان آفرین جوابات سے بہرہ ور ہوا، جب وہ سوالات کر چکا تو امام علیہ السلام نے فرمایا کہ اے راس الجالوت! تم تورات کی اس عبارت کا کیا مطلب سمجھتے ہو کہ "آیا طور سینا سے اور روشن ہوا جبل ساعیر اور ظاہر ہوا کوہ فاران سے"۔ اس نے کہا کہ اسے ہم نے پڑھا ضرور ہے لیکن اس کی تشریح سے واقف نہیں ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ نور سے وحی مراد ہے، طور سینا سے وہ پہاڑ مراد ہے جس پر حضرت موسیٰؑ خدا سے کلام کرتے تھے جبل ساعیر سے محل و مقام عیسیٰؑ مراد ہے کوہ فاران جبل مکہ مراد ہے جو شہر سے ایک منزل کے فاصلے پر واقع ہے پھر فرمایا تم حضرت موسیٰؑ کی وصیت دیکھی ہے کہ تمہارے پاس بنی اخوان سے نبی آئیگا اس کی بات ماننا اور اس کے قول کی تصدیق کرنا۔ اس نے کہا ہاں دیکھی ہے۔ آپ نے پوچھا کہ بنی اخوان سے کون مراد ہے اس نے کہا معلوم نہیں آپ نے فرمایا کہ وہ اولاد اسماعیل ہیں کیوں کہ وہ حضرت ابراہیم کے ایک بیٹے ہیں بنی اسرائیل کے مورث اعلیٰ حضرت اسحاق بن ابراہیمؑ کے بھائی ہیں اور انہی سے حضرت محمدؐ ہیں۔ اس کے بعد جبل فاران والی بشارت کی تشریح فرما کر کہا کہ شعیا نبی کا قول توریت میں مذکور ہے کہ میں نے دو سوار دیکھے کہ جن کے پرتو سے دنیا روشن ہو گئی ان میں ایک گدھے پر سوار تھا اور ایک اونٹ پر، اے راس الجالوت تم بتلا سکتے ہو کہ اس سے کون مراد ہے؟ اس نے کہا آپ نے فرمایا کہ راکب الحمار سے حضرت عیسیٰؑ اور راکب الجمل سے حضرت محمد مصطفیٰؐ مراد ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ تم حضرت حبقوق نبی کے اس قول سے واقف ہو کہ خدا اپنا بیان جبل فاران سے لایا اور تمام آسمان حمد الہیٰ کی (آوازوں) سے بھر گئے اس کی امت اور اس کے لشکر کے سوار خشکی اور تری میں جنگ کریں گے، ان پر ایک کتاب آئے گی اور سب کچھ بیت المقدس کی خرابی کے بعد ہوگا، اس کے بعد ارشاد فرمایا یہ بتاؤ کہ تمہارے پاس حضرت موسیٰؑ کی نبوت کی کیا دلیل ہے اس نے کہا کہ ان پر وہ امور ظاہر ہوئے جو ان سے پہلے کے انبیاء پر نہیں ہوئے تھے مثلاً دریائے نیل کا شگافتہ ہونا عصا کا سانپ بن جانا۔ ایک پتھر سے بارہ چشموں کا جاری ہونا، اور ید بیضا وغیرہ آپ نے فرمایا کہ جو بھی اس قسم کے معجزات کو ظاہر کرے اور نبوت کا مدعی ہو اس کی تصدیق کرنی چاہیے۔ اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا کیوں؟ کہا اس لئے کہ موسیٰ کو جو قربت یا منزلت حق تعالیٰ کے نزدیک تھی وہ کسی کو نہیں ہوئی، لہٰذا ہم پر واجب ہے کہ جب تک کوئی شخص بعینہ وہی معجزات کرامات نہ دکھلائے

> ارشاد فرمایا کہ نور سے وحی مراد ہے، طور سینا سے وہ پہاڑ مراد ہے جس پر حضرت موسیٰ خدا سے کلام کرتے تھے

ہم اس کی نبوت کا اقرار نہ کریں۔ ارشاد فرمایا کہ تم موسیٰؑ سے پہلے انبیاء مرسلین کی نبوت کا کس طرح اقرار کرتے ہو حالانکہ انہوں نے نہ کوئی دریا شگافتہ کیا نہ کسی پتھر سے چشمے نکالے نہ ان کا ہاتھ روشن ہوا۔ اور نہ ان کا عصا اژدہا بنا۔ راس الجالوت نے کہا کہ جب ایسے امور و علامات خاص طور سے ان سے ظاہر ہوں جن کے اظہار سے عموماً تمام خلائق عاجز ہوں تو وہ اگرچہ ایسے معجزات ہوں یا نہ ہوں، ان کی تصدیق ہم پر واجب ہو جائے گی۔ حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ بھی مردوں کو زندہ کرتے، کور مادر زاد کو بینا بناتے، مبروص کو شفا دیتے، مٹی کی چڑیا بنا کر ہوا میں اڑاتے تھے وہ یہ امور ہیں جن سے عام لوگ عاجز ہیں پر تم ان کو پیغمبر کیوں نہیں مانتے؟۔ راس الجالوت نے کہا کہ لوگ ایسا کہتے ہیں مگر ہم نے ان کو ایسا کرتے دیکھا نہیں ہے فرمایا تو کیا آیات و معجزات موسیٰ کو تم نے بچشم خود دیکھا ہے آخر وہ بھی تو معتبر لوگوں کی زبانی سنا ہی ہوگا ویسا ہی اگر عیسیٰ کے معجزات ثقہ اور معتبر لوگوں سے سنو تو تم کو ان کی نبوت پر ایمان لانا چاہئے اور بالکل اسی طرح حضرت محمد مصطفیٰ کی نبوت و رسالت کا اقرار آیات و معجزات کی روشنی میں کرنا چاہئے، سنو ان کا ایک عظیم معجزہ قرآن مجید ہے جس کی فصاحت و بلاغت کا جواب قیامت تک نہیں دیا جا سکے گا، یہ سن کر وہ خاموش ہو گیا۔

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ بھی مردوں کو زندہ کرتے، کور مادر زاد کو بینا بناتے، مبروص کو شفا دیتے، مٹی کی چڑیا بنا کر ہوا میں اڑاتے تھے وہ یہ امور ہیں جن سے عام لوگ عاجز ہیں پر تم ان کو پیغمبر کیوں نہیں مانتے؟۔

حضرت امام رضاؑ اور مجلس شہداء کربلا

علامہ مجلسی بحار الانوار میں تحریر فرماتے ہیں کہ شاعر آل محمد دعبل خزاعی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ عاشورہ کے دن میں حضرت امام رضاؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ اصحاب کے حلقہ میں انتہائی غمگین و حزیں بیٹھے ہوئے ہیں، مجھے حاضر ہوتے دیکھ کر فرمایا آؤ آؤ ہم تمہارا انتظار ہی کر رہے ہیں میں قریب پہنچا تو آپ نے اپنے پہلو میں مجھے جگہ دے کر فرمایا کہ اے دعبل چونکہ آج یوم عاشورہ ہے اور یہ دن ہمارے لئے انتہائی رنج و غم کا دن ہے لہذا تم میرے جد مظلوم حضرت امام حسینؑ کے مرثیہ سے متعلق کچھ شعر پڑھو، اے دعبل جو شخص ہماری مصیبت پر روئے یا رلائے اسکا اجر خدا پر واجب ہے، اے دعبل جس شخص کی آنکھ ہمارے غم میں تر ہو وہ قیامت میں ہمارے ساتھ محشور ہوگا، اے دعبل جو شخص ہمارے جد نامدار حضرت سید الشہداء علیہ السلام کے غم میں روئے گا خدا اس کے گناہ بخش دے گا، یہ فرما کر امام علیہ السلام نے اپنی جگہ سے اٹھ کر پردہ کھینچا اور مخدرات عصمت کو بلا کر اس میں بٹھا دیا، پھر آپ میری طرف مخاطب ہو کر فرمانے لگے، ہاں دعبل! اب میرے جد امجد کا مرثیہ شروع کرو، دعبل کہتے ہیں کہ میرا دل بھر آیا اور میری آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور آل محمد میں رونے کا کہرام عظیم برپا تھا، صاحب در المصائب تحریر فرماتے ہیں کہ دعبل کا مرثیہ سن کر معصومہ قم جناب فاطمہ ہمشیرہ حضرت امام رضا اس قدر روئیں کہ آپ کو غش آ گیا، اس اجتماعی طریقہ سے ذکر حسینؑ کو مجلس کہتے ہیں اس کا سلسلہ عہد امام رضا میں مدینہ سے شروع ہو کر مرو تک جاری رہا، دوسروں کو بھی ترغیب و تحریص کی جانے لگی کہ آل محمدؑ کے مصائب کو یاد کرو اور اثرات غم کو ظاہر کرو، یہ بھی ارشاد ہونے لگا کہ جو اس مجلس میں بیٹھے جہاں ہماری باتیں زندہ کی جاتی ہیں اس کا دل مردہ نہ ہوگا، اس دن کہ جب سب کے دل مردہ ہوں گے۔

اے دعبل چونکہ آج یوم عاشورہ ہے اور یہ دن ہمارے لئے انتہائی رنج و غم کا دن ہے لہذا تم میرے جد مظلوم حضرت امام حسینؑ کے مرثیہ سے متعلق کچھ شعر پڑھو، اے دعبل جو شخص ہماری مصیبت پر روئے یا رلائے اسکا اجر خدا پر واجب ہے، اے دعبل جس شخص کی آنکھ ہمارے غم میں تر ہو وہ قیامت میں ہمارے ساتھ محشور ہوگا،

تذکرہ امام حسینؑ کیلئے جو مجمع ہو، اس کا نام اصلاحی طور پر مجلس اسی امام رضا علیہ السلام کی حدیث سے ہی ماخوذ ہے، آپ نے عملی طور پر بھی خود مجالس کرنا شروع کر دیں جن میں کبھی خود ذاکر ہوئے اور دوسرے سامعین جیسے ریان ابن شبیب کی حاضری کے موقع پر آپ نے مصائب امام حسینؑ بیان فرمائے اور کبھی عبداللہ بن ثابت یا دعبل خزاعی جیسے کسی شاعر کی حاضری کے موقع پر اس شاعر کو حکم ہوا کہ تم ذکر امام حسینؑ میں اشعار پڑھو وہ ذاکر ہوا اور حضرت سامعین میں داخل ہوئے۔

انبیاءؑ کی عزاداری

علامہ سید ضمیر اختر نقوی

یہ ثبوت ہے شہید کا ماتم شہید کے مرنے پر نہیں ہوتا شہید کا ماتم اس کی زندگی میں ہوتا ہے۔ حسینؑ وہ شہید ہے کہ جب دنیا میں پیدا نہیں ہوا تھا اس سے پہلے اس کا ماتم ہے، عالم نور میں اس کا ماتم ہے، عالم نور میں اس کی عزاداری ہے، آدم کی خلقت سے کئی ہزار برس پہلے جب اللہ نے روحوں کو بلایا تو قرآن میں یہ آیہ میثاق ہے (سورہ اعراف آیت نمبر 172) آواز دی روحوں کو بلایا عالم ذر میں قیامت تک پیدا ہونے والی روحیں اس کے دربار میں آ گئیں اور مالک کائنات نے آواز دی میں تمہارا رب ہوں۔ ہر روح نے پکار کر کہا ہاں تو ہمارا رب ہے، آواز دی اللہ نے جو کہیں گے تم مانو گے...... روحوں نے آواز دی تو ہی مالک ہے جو کہے گا وہ مانیں گے آواز دی رب نے اس نور کو دیکھو روحوں نے نور کی طرف دیکھا کہا یہ ہمارے حبیب محمدؐ کا نور ہے، روحوں نے اس نور کو دیکھا اللہ نے آواز دی کہ دنیا میں جب تم کو ہم خلق کریں گے پیکر انسانی میں پیکر خاکی میں اور اپنے نبی کو نور بنا کر بھیجیں گے تو تم اس کو نبی مانو گے تمام روحوں نے کہا، حق حق حق مانیں گے اللہ نے کہا اب دوسرا نور دیکھو یہ علیؑ کا نور ہے یہ میرے محبوب کا وصی ہے، وزیر ہے، خلیفہ ہے کیا اس کو امام مانو گے؟ سب نے کہا ہاں مانیں گے اب اللہ انوار کو دکھاتا چلا گیا یہ حسنؑ کا نور ہے یہ حسینؑ کا نور ہے، اس کو اپنے عہد میں امام مانو گے، کہا ہاں مانیں گے، علم الٰہی سے بڑھ کر کوئی علم نہیں، اس نے اپنے علم سے ہر روح کو دیکھ کر پرکھا اور جان لیا کہ کون کون سے روحیں نبی و آل نبی کو مانیں گی اور کون نہیں، کیوں پیدا کیا، فرعون کو نمرود کو، کیوں نہیں اس کی روح کو قتل کر دے نہ پیدا ہونے دے نمرود، فرعون، شداد، یزید، ابوجہل وغیرہ وغیرہ کو اس کا جواب علیؑ نے دیا۔ علیؑ کی بیعت شروع ہوئی لوگ آنے لگے بیعت ہونے لگی اتنا اژدہام ہوا کہ علیؑ کی عبا پھٹ گئی ایسی کسی خلیفہ کی بیعت ہی نہیں ہوئی، پورے عرب نے علیؑ کو اس طرح مانا ٹوٹ ٹوٹ کے کہ بس ہم علیؑ کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ دیں، علیؑ کی بیعت کر لیں، مسجد مدینہ میں منبر پر بیعت ہو رہی تھی اسی مجمع میں ابن ملجم آیا جواب دے رہے ہیں مسئلہ ہو اللہ کا علیؑ جواب دے رہے ہیں ابن ملجم آیا ہاتھ بڑھایا بیعت کی، بیعت کر کے چلا علیؑ نے آواز دی ابن ملجم ادھر آ پھر بیعت کر بیعت کی، پھر چلا، پھر آواز دی واپس آ بیعت کر، پھر اس نے بیعت کی واپس چلا تین بار بیعت کی واپس چلا تو علیؑ نے اصحاب سے کہا یہ ہے میرا قاتل، یہ ہے میرا قاتل علیؑ کا یہ کہنا تھا کہ اصحاب نے تلواریں کھینچیں کہا کہ یا علیؑ پکڑ لیں اس کو آج مار دیں، علیؑ بتا دیں اسے قتل کیجئے، جواب سنو علیؑ نے کہا خطا کی نہیں پہلے سزا کیسے، ابھی اس نے خطا کہاں کی خطا سے پہلے اسلام میں سزا نہیں دی جاتی، اب نہ پوچھنا اللہ سے کہ یزید کی روح کا گلا گھونٹ دے اللہ کہے گا کہ ابھی خطا کہاں کی پہلے سزا دے دوں تو فریاد کرے گا تیرا عدل نہ رہا، جیسا عادل اللہ ہے ویسا ہی عادل علیؑ ہے۔ نبی سے کبھی خطا ہوئی ہی نہیں وہ نبی نہیں جس سے خطا ہو جائے آدمؑ سے کبھی کوئی خطا نہیں ہوئی آدمؑ خطا کار نہیں تھے آدمؑ معصوم تھے معصوم سے خطا نہیں ہوتی، آدمؑ کیوں روئے آدمؑ اس لئے روئے کہ جب ہابیل جیسا بیٹا شہید ہو گیا تو اللہ نے کہا آدم بیٹے کے مرنے کا بہت افسوس ہے ہم تمہیں دوسرا بیٹا دے دیں گے جو تمہارا وارث بنے گا ہم شیث جیسا بیٹا دیں گے اس سے تمہاری نسل چلے گی لیکن یاد رکھنا آدم تم پہلے نبی ہو اور آخری نبی کا بیٹا جو قتل ہوگا تمہارا بیٹا زیادہ افضل ہے یا نبی آخر کا بیٹا آدمؑ نے کہا نبی آخر کا بیٹا ہمارے بیٹے سے افضل ہے، بس جب واقعہ سنا تو گریہ

آدمؑ کیوں روئے! آدمؑ اس لئے روئے کہ جب ہابیل جیسا بیٹا شہید ہو گیا تو اللہ نے کہا آدم بیٹے کے مرنے کا بہت افسوس ہے ہم تمہیں دوسرا بیٹا دے دیں گے جو تمہارا وارث بنے گا ہم شیث جیسا بیٹا دیں گے اس سے تمہاری نسل چلے گی لیکن یاد رکھنا آدم تم پہلے نبی ہو اور آخری نبی کا بیٹا جو قتل ہوگا تمہارا بیٹا زیادہ افضل ہے یا نبی آخر کا بیٹا، آدمؑ نے کہا نبی آخر کا بیٹا ہمارے بیٹے سے افضل ہے

کیا امام حسینؑ پر، آدمؑ کے ثواب میں اضافہ ہوگیا، آدمؑ کو رونا پسند آگیا، ہر نماز کے بعد رونا تنہائی میں رونا کچھ اتنا اثر تھا شہادت حسینؑ میں اثر کیوں نہ ہوتا مجلس پڑھنے والا کوئی عام ذاکر نہیں ہے اب کیا لہجہ اللہ کا جس لہجے میں انبیاء سے باتیں کرتا تھا اس لہجے میں واقعہ کربلا سنایا ہوگا تو آدمؑ پر ان کے کیا اثر ہوا ہوگا، جب تک زندہ رہے حسینؑ کو روتے رہے نوحؑ کا دور آیا اب کوئی تاریخ کنگھالے کہ نوحؑ کا نام کیا تھا نوحؑ نہیں تھا، عبدالشکور، عبدالغفار، عبدالوہاب مختلف نام لکھے ہوئے ہیں، حضرت نوحؑ کے نوحؑ نام نہیں ہے نو سو برس زندہ رہے حیات نوحؑ یہ کہتی ہے کہ نو سو برس تک روتے رہے اور نوحہ کرتے رہے کہ نام پڑ گیا نوحؑ جو آدمؑ کا گریہ تھا وہی نوحؑ کا گریہ تھا، جب حکم الٰہی ہوا کشتی بناؤ کائنات کی پہلی کشتی بنی کشتی ایجاد ہوئی، پہلی کشتی بنی جب کشتی بنانے کا وقت آیا اور کھجور کے درختوں کی لکڑی کے تختے نوحؑ نے اتارے تو نوحؑ نے کہا یہ تختے کیسے جڑیں گے اور جبرئیلؑ نے پانچ کیلیں لاکر جنت سے دیں کہا ان کیلوں کو لکڑی کے تختوں میں لگا کر جوڑ دیجئے نوحؑ نے وہ لکڑی کے تختے جوڑنا شروع کئے ان کیلوں سے پہلی کیل دوسری کیل، تیسری کیل، چوتھی کیل جیسے ہی پانچویں کیل لگائی، اس کیل سے لہو کی دھار چلی رک گئے، کہا جبرئیلؑ امین میرے معبود سے پوچھو چار کیلیں ہم نے سفینے میں لگائیں یہ پانچویں کیل لگاتے ہی لہو کی دھار چلی..... اللہ نے وحی کی انبیاءؑ پر اس زمانے میں اسی طرح وحی ہوتی تھی، واقعہ کربلا ابھی وحی کا حصہ ہے ہر عہد میں واقعہ کربلا وحی بن کر پیغمبروں پر آیا، اللہ نے کہا نوحؑ یہ کیلیں پنجتن کے نام کی ہیں انہیں سے تمہارا سفینہ چلے گا، ایک کیل محمدؐ کے نام کی ہے ایک علیؑ کے نام کی ہے ایک فاطمہؑ کے نام کی ہے ایک حسنؑ کے نام کی ہے ایک حسینؑ کے نام کی ہے یہ جو پانچویں کیل ہے حسینؑ کے نام کی اس کو جب تم نے سفینے میں لگایا تو خون بہا بہت بے دردی سے پنجتن کا یہ پانچواں شہید قتل کیا جائیگا، اب وحی ہو رہی ہے نوحؑ پر واقعہ کربلا نوحؑ سن رہے ہیں جب آدمؑ نے سنا تھا تو کائنات کی پہلی مجلس ہوئی تھی تو ایک سامع تھا جب دوسری مجلس ہوئی تو آپ نوحؑ اکیلے نہیں اہل سفینہ بھی ہیں مجلس کا مجمع بڑھ گیا تھا لیکن ذاکر نہیں بدلا، ذاکر وہی اللہ جب تک ذاکر نہ آگئے اللہ اس فریضے کو خود ادا کرتا رہا جب ذاکر آئیں گے دیکھا جائے گا، حسینؑ کے ذاکر جب تک نہیں آئے اللہ نے کہا مجلس حسینؑ کی ہم پڑھیں گے اور سننے والے جب آئیں گے دیکھا جائے گا، ابھی تو سننے والے انبیاءؑ ہیں اور ان کے اصحاب ہیں جس مجلس کو انبیاءؑ نے سنا ہو اصحاب نے سنا ہو اور اللہ نے پڑھا ہو، وہی کام تو ہم کر رہے ہیں یہ کار انبیاءؑ ہے یہ کار الٰہی ہے، یہ سنت الٰہی ہے، انبیاء ہے نوحؑ رونے لگے وحی ہوئی کہا نوحؑ کشتی چلے گی عالم ڈوب جائے گا لیکن تمہاری کشتی جس سرزمین پر جا کر رکے گی، وہاں تمہاری کشتی تمہارا سفینہ بچ جائے گا.....اب کشتی زمین پر رکی دیکھئے سفینہ چلا کائنات ڈوبی تھی ساری کائنات ڈوبی آسمان سے پانی زمین سے پانی سب ڈوب گئے، جو سفینے میں تھے بچ گئے نوحؑ کی کشتی بچی ساری دنیائیں ڈوب گئیں کہ ایک بار ایک زمین ابھری نوحؑ نے کہا یہ کونسی زمین ہے زمین نے آواز دی میں کعبے کی زمین ہوں کچھ دیر نہ گزری تھی کہ ایک اور زمین ابھری اور کعبے کی زمین سے افضل ہوگئی، نوحؑ نے کہا کون کہا میں کربلا ہوں میں کعبے کی زمین سے افضل ہوں کعبے میں صرف اللہ کا گھر ہے وہاں اللہ ہے نہیں، میں وہ ہوں جہاں نبی آخر کا لہو ہے میں افضل ہوں یہاں نبی کے جگر گوشے سوئیں گے آواز آئی نوحؑ یہاں تمہارا سفینہ ٹھہرے گا کربلا کی زمین پر نوحؑ کی کشتی رک گئی نوحؑ سفینے سے اترے کشتی میں بھی مجلس ہوئی کربلا میں اترے تو پھر مجلس ہوئی اب پتہ چلا کہ نوحؑ جب تک زندہ رہے کیوں روتے رہے قوم کے نوحے نہیں پڑھے جب تک زندہ رہے حسینؑ کے مرثیے اور نوحے پڑھے۔ ابراہیمؑ کا دور آیا اور جب خواب میں دیکھا کہ بیٹے کو ذبح کرو تفصیل کی ضرورت نہیں ہے سب آپ کا سنا ہوا ہے جب اسماعیلؑ کو لٹا دیا اور آنکھ پر پٹی باندھ لی اور چھری گلے پر رکھ دی اور جب پٹی کھولی تو بیٹا مسکرا رہا تھا اور ایک دنبہ ذبح ہو گیا تو کہا پروردگار کیا قربانی کو تو نے

کوہ طور پر جا کر موسیٰ نے پروردگار تو نے جنت تو بنائی ہے اچھے لوگوں کیلئے لیکن جہنم کیوں بنائی ہے تو اللہ نے کہا وہ کوہ طور کی اس وادی میں دیکھو موسیٰ نے نگاہ اٹھائی تو کئی ہزار کا لشکر نظر آیا اور ایک طرف چند خیام نظر آئے کہا تم نے دیکھا یہ لشکر یزید ہے اور یہ خیام حسینؑ ہیں اس خیمے میں وہ ہیں جو انکو مانیں گے ان کیلئے جنت جو یزید کو مانیں گے ان کیلئے جہنم ہے

قبول نہیں کیا۔ اللہ نے کہا ابراہیم قربانی تو قبول ہو گئی لیکن ذبح عظیم کیلئے اس قربانی کو روک لیا، ابراہیم نے کہا ذبح عظیم کون ہے کہا اسماعیل تمہارا بیٹا ہے ذبح عظیم محمدؐ کا بیٹا ہے حسینؑ کو عظیم بھی کہتے ہیں اور حسینؑ کے علاوہ لفظ عظیم کسی پر جچتا ہی نہیں، شہید اعظم ہیں حسین عظیم ہیں حسینؑ، واقعہ کربلا سے تین ہزار برس پہلے ہوئی یہ قربانی اب ایک بار پھر واقعہ کربلا ابراہیم اور اسماعیل کو سنایا، اللہ نے تاریخ انبیاء کی تیسری مجلس سے سامع بڑھ گئے اب دو نبی سن رہے تھے اور اللہ مجلس پڑھ رہا تھا کہاں کہاں مجلس ہو رہی ہے غور کر رہے ہیں آپ جدہ میں مجلس ہوئی کربلا میں آدم آئے تو مجلس ہوئی کشتی نوح پر مجلس ہوئی کوہ جودی پر مجلس ہوئی کوفے سے کشتی چلی تو مجلس ہوئی اور اب منیٰ پر مجلس ہوئی پڑھنے والا اللہ سننے والے ابراہیم اور اسماعیل یہ تاریخ انبیاء کی تیسری مجلس اور چوتھی مجلس اس وقت ہوئی جب حضرت موسیٰ کا دور آیا اور ایک سال کہا کوہ طور پر جا کر موسیٰ نے پروردگار تو نے جنت تو بنائی ہے اچھے لوگوں کیلئے لیکن جہنم کیوں بنائی ہے تو اللہ نے کہا وہ کوہ طور کی اس وادی میں دیکھو موسیٰ نے نگاہ اٹھائی تو کئی ہزار کا لشکر نظر آیا اور ایک طرف چند خیام نظر آئے کہا تم نے دیکھا یہ لشکر یزید ہے اور یہ خیام حسینؑ ہیں اس خیمے میں وہ ہیں جو انکو مانیں گے ان کیلئے جنت جو یزید کو مانیں گے ان کیلئے جہنم ہے، یہ موسیٰ کے منشور میں درج ہے، موسیٰ پر جو اصول دین اترے تھے ان میں ایک عاشورہ بھی ہے، موسیٰ نے اپنی قوم کو حکم دیا تھا عاشور پہ رویا کرو، شریعت موسیٰ میں رونے کا حکم ہے توحید سے بات شروع ہوتی ہے، موسیٰ کی شریعت میں عاشورہ کو رویا کرو غم پر ختم ہوتی ہے محرم کی دسویں کو رویا کرو موسیٰ روئے واقعہ کربلا سنا اصحاب موسیٰ نے بھی سنا یہ تاریخ انبیاءؑ کی چوتھی مجلس تھی اور پانچویں مجلس کا حال سنیئے اپنے ساتھیوں کو لئے ہوئے حواریین کو عیسیٰؑ چلے اور جب عراق کی سرزمین پر پہنچے تو سامنے سے

جب اسماعیل کو لٹا دیا اور آنکھ پر پٹی
باندھ لی اور چھری گلے پر رکھ دی اور
جب پٹی کھولی تو بیٹا مسکرا رہا تھا اور ایک
دنبہ ذبح ہو گیا تو کہا پروردگار کیا قربانی کو
تو نے قبول نہیں کیا۔ اللہ نے کہا ابراہیم
قربانی تو قبول ہو گئی لیکن ذبح عظیم کیلئے
اس قربانی کو روک لیا، ابراہیم نے کہا
ذبح عظیم کون ہے کہا اسماعیل تمہارا بیٹا
ہے ذبح عظیم محمدؐ کا بیٹا ہے

شاہ است حسینؑ بادشاہ است حسینؑ
دین است حسینؑ دین پناہ است حسینؑ
سر داد نداد دست در دستِ یزید
حقا کہ بناء لا الہٰ است حسینؑ

ایک شیر آیا ناسخ التواریخ سے مسلسل پڑھے جا رہا ہوں مشہور تاریخ کی کتاب ہے اور کئی جلدوں میں ہے متعدد ایڈیشن ایران میں چھپے شیر نے راستہ روکا کہا پروردگار یہ شیر نے میرا راستہ کیوں روکا کہا اس صحرا میں یہ رہتا ہے اور اس کی شرط یہ ہے کہ ادھر سے کوئی نبی گزرے یا ولی جب تک حسینؑ کے قاتل پر لعنت نہیں کرتا یہ شیر اس کو جانے نہیں دیتا دیکھیے مجلس سے اللہ دھیرے دھیرے شعور بلند کر رہا ہے پہلے واقعہ سنایا پھر مصائب بتائے۔ پھر گریہ کا ثواب بتایا اب عیسیٰؑ کے دور تک آتے آتے بتایا کہ قاتل پر لعنت بھی ہوگی عیسیٰؑ نے یزید پر لعنت کی شیر راستے سے ہٹ گیا عیسیٰؑ گزر گئے واقعہ کربلا سنا اپنے ساتھیوں کو سنایا یہ ہے تاریخ انبیاء کی پانچویں مجلس اور اب عیسیٰؑ گئے تو آخری نبی محمدؐ آ گئے اور تاریخ انبیاء کی آخری مجلس بتانی تھی لیکن قبل از شہادت حسینؑ اس وقت ہوئی جب نواسہ گود میں آیا گلا چوما اور ایک بار رونے لگے بیٹی نے پوچھا گلا چوم کر کیوں روئے کہا کچھ یاد آ گیا اور جبرائیلؑ کا سنایا ہوا واقعہ دہرایا کہ حسینؑ کو کربلا میں پیاسا شہید کیا جائے گا سیدہ سن کر اشکبار ہوئیں اب ذاکر محمد مصطفیٰ اور سامع سیدۃ النساء ہوئیں جس حسینؑ کا ذاکر اللہ اور عزادار انبیاء ہوں اس پر ہم کیوں نہ گریہ کریں کہ مجالس سنت انبیاء ہیں۔

مجرئی پیدا ہوا تھا سم حسنؑ کے واسطے

مرزا دبیرؒ

مجرئی پیدا ہوا تھا سم حسنؑ کے واسطے
اور بنا خنجر شہ تشنہ دہن کے واسطے

اے فلک زینبؑ کو تو نے کیوں پھرایا در بہ در
ماتم شبیرؑ کیا کم تھا بہن کے واسطے

بولے عابدؑ اکبرؑ و اصغرؑ تو ہوں شہؑ پر نثار
اور ہم جیتے رہیں رنج و محن کے واسطے

اے فلک انصاف سے تجویز تیری دور ہے
گردن سجادؑ ہو طوق و رسن کے واسطے

شمر سے کہتی تھی زینبؑ چھین مت میری ردا
یہ ردا رہنے دے بھائی کے کفن کے واسطے

زرد چہرہ ہے نحیف و زار ہوں

میر انیسؒ

زرد چہرہ ہے نحیف و زار ہوں
ماتم سجادؑ میں بیمار ہوں

کہتی تھی زینبؑ دوہائی یا علیؑ
سر برہنہ میں سر بازار ہوں

کہتے تھے عابدؑ اٹھے کیوں کر قدم
اے ستم گارو، نحیف و زار ہوں

دم بہ دم کھنچو نہ میرے ہاتھ کو
پاؤں بڑھ سکتے نہیں ناچار ہوں

میں پیادہ تم ہو گھوڑوں پر سوار
کس طرح دوڑوں بہت بیمار ہوں

کھیعص کے متعلق امام عصر کی وضاحت

حضرت امام مہدیؑ سے پوچھا گیا کہ کھیعص کا کیا مطلب ہے تو فرمایا کہ اس میں (ک) سے مراد کربلا (ہ) سے ہلاکت عترت، (ی) سے یزید ملعون (ع) سے عطش حسینی، (ص) سے صبر آل محمدؐ ہے، آپؑ نے فرمایا کہ اس آیت میں جناب زکریا کا ذکر کیا گیا ہے جب زکریا کو واقعہ کربلا کی اطلاع ہوئی تو وہ تین روز تک مسلسل روتے رہے۔ (انتخاب از چودہ ستارے)

شہادت امام حسینؑ پر ارض و سماء کا اظہار غم

ماخوذ از الصواعق المحرقہ (احمد بن حجر مکی)

ترمذی نے حضرت ام سلمہ سے بیان کیا ہے کہ حضرت ام سلمہ نے حضرت نبی کریم کو روتے ہوئے دیکھا اور آپ کے سر اور داڑھی میں مٹی پڑی ہوئی تھی آپ نے حضور علیہ السلام سے پوچھا تو آپ نے فرمایا ابھی حسینؑ کو قتل کیا گیا ہے، اسی طرح حضرت ابن عباس نے نصف النہار کے وقت آپ کو پراگندہ مو غبار آلود صورت میں دیکھا آپ ہاتھ میں ایک خون کی بوتل اٹھائے ہوئے تھے، حضرت ابن عباس نے آپ سے پوچھا تو فرمایا یہ حسین اور اس کے ساتھیوں کا خون ہے، میں اس دن سے ہمیشہ اس کی جستجو میں رہا یہاں تک حضرت حسینؑ کے فرمان کے مطابق ارض عراق میں نواح کوفہ میں کربلا میں شہید ہو گئے، یہ جگہ طف کے نام سے بھی معروف ہے اسی اثناء میں ایک ہاتھ دیوار سے باہر آیا جس کے ساتھ ایک لوہے کا قلم تھا اس نے خون سے ایک سطر لکھی ''کیا وہ امت جس نے حسینؑ کو قتل کیا ہے یوم حساب کو اس کے نانا کی شفاعت کی امید رکھتی ہے'' پس وہ سر کو چھوڑ کر بھاگ گئے، اس شعر کو مصور بن عمار نے بیان کیا ہے اور دوسرے لوگوں نے بھی ذکر کیا ہے کہ یہ شعر رسول کریم کی بعثت سے تین سو سال قبل ایک پتھر پر پایا گیا اور وہ ارض روم کے ایک گرجا میں بھی لکھا ہوا تھا، یہ معلوم نہیں کہ اسے کس نے لکھا۔ حافظ ابونعیم نے کتاب دلائل النبوۃ میں ازدیہ کی نصرت کے متعلق لکھا ہے کہ اس نے کہا کہ جب حضرت حسین بن علی قتل ہوئے تو آسمان سے خون کی بارش ہوئی، صبح ہوئی تو ہمارے کنوئیں اور مٹکے خون سے بھرے ہوئے تھے اس کے علاوہ بھی احادیث میں یہ بات بیان کی گئی ہے آپ کے قتل کے روز جو نشانات ظاہر ہوئے ان میں سے ایک یہ ہے کہ آسمان اس قدر بجھنگ ہو گیا کہ دن کے وقت ستارے نظر آنے لگے، جو پتھر اٹھایا جاتا اس کے نیچے تازہ خون پایا جاتا۔ ابوالشیخ نے بیان کیا ہے کہ ان کے لشکر میں جو گھاس تھی وہ راکھ میں تبدیل ہو گئی اس وقت وہ ایک قافلہ میں تھے جو یمن سے عراق جانا چاہتا تھا وہ انہیں ان کے قتل کے وقت ملا تھا۔ ابن عینیہ نے اپنی دادی سے بیان کیا ہے کہ ایک اونٹ والے کی گھاس راکھ میں تبدیل ہوئی اور اس نے اس کی خبر اسے دی، انہوں نے اپنے لشکر میں ایک اونٹنی ذبح کی تو اس کے گوشت سے انہیں چوہوں کی طرح کی چیز نظر آئی، انہوں نے اسے پکایا تو وہ مصبر کی طرح کڑوا ہو گیا، آپ کے قتل کی وجہ سے آسمان سرخ ہو گیا اور سورج کو گرہن لگ گیا یہاں تک کہ نصف النہار کو ستارے نظر آنے لگے، لوگ خیال کرنے لگے کہ قیامت برپا ہو گئی ہے اور شام میں جو پتھر اٹھایا جاتا اس کے نیچے تازہ خون نظر آتا۔ عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا ہے کہ آپ کے قتل کے بعد آسمان سات روز تک ٹھہرا رہا، دیواریں سرخی کی شدت سے سرخ چادروں کی طرح نظر آتی تھیں اور ستارے ایک دوسرے سے ٹکرانے لگے۔ ابن جوزی نے ابن سیرین سے نقل کیا ہے کہ تمام دنیا تین روز تک تاریک رہی پھر آسمان پر سرخی ظاہر ہوئی۔ ابوسعید کہتے ہیں کہ دنیا میں جو بھی پتھر اٹھایا گیا اس کے نیچے تازہ خون ملا اور آسمان سے خون کی بارش ہوئی، جس کا اثر مدت تک کپڑوں پر رہا، یہاں تک کہ کپڑے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے، ایک روایت میں ہے کہ خراسان، شام اور کوفہ میں در و دیوار پر خون کی طرح بارش ہوئی اور جب سر حسینؑ کو زیاد کے گھر لایا گیا تو اس کی دیواریں خون بن کر بہہ گئیں۔

غم حسینؑ میں گریہ کی برکات

از قلم علامہ سید قمر حیدر زیدی

شاعر انقلاب حضرت شبیر حسن خاں جوش ملیح آبادی نے کہا تھا کہ

دنیا یہ نہ ہوگی مگر اسلام رہے گا
شبیرؑ بہر حال ترا نام رہے گا

عزاداری مظلوم کربلا حضرت امام حسین علیہ السلام کے بارے میں قائد ملت جعفریہ قلندر دوراں آغا سید حامد علی شاہ موسوی کا یہ فرمان ہر باشعور عزادار کے عقیدے کی پختگی کیلئے کافی ہے کہ "عزاداری تمام عبادتوں کی روح اور محمد و آل محمد کی روح عزاداری ہے"۔ عزاداری امام عالی مقام کے بارے میں عام طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ عزاداری قرون وسطیٰ میں شروع ہوئی ہے لیکن ایسا کہنے والے مخالفین کے پاس اس امر کا کوئی تاریخی ثبوت نہیں ہے کہ جس کی روشنی میں ان کے نظریے کو تقویت مل سکے کیونکہ دعویٰ دلیل کے بغیر قابل پذیرائی نہیں ہوتا اور عاقل حضرات کی توجہ اپنی طرف مائل نہیں کر سکتا لہذا اس نظریے کو مخالف عزا ہونے کے علاوہ کچھ اور تصور نہیں کیا جا سکتا۔ اسلام کی تاریخ گواہ ہے کہ وہ عزائے حسینؑ اور مولائے مظلوم پر گریہ کی تاریخ مقرر کرنے سے قاصر ہے بلکہ انسان بھی عاجز ہے کہ وہ کونسا وقت فرض کیا جا سکتا ہے کہ جب حضرت امام حسین علیہ السلام پر گریہ نہ ہوا تھا یا نہ ہوتا تھا۔ عزاداری غریب کربلا کو شہادت عظمیٰ سے وہی نسبت ہے جو کسی لازم و ملزوم شے میں ہوتی ہے جب سے ذکر شہادت امام حسین علیہ السلام ہے اسی وقت سے عزاداری جاری ہے۔ قرآن مجید میں واقعہ کربلا کے سلسلے میں مختلف افراد کی نشاندہی بڑی تفصیل سے پائی جاتی ہے۔ کم و بیش 75 آیات ایسی ہیں جن میں واقعہ کربلا، ولادت پرنور امام حسین علیہ السلام، جہاد حسینی، آپؑ کی شہادت عظمیٰ، صبر و استقامت، آپؑ کی نماز و عبادت، ماہ محرم میں حرمت قتال، آپؑ کی قربانی کا ذبح عظیم ہونا اور عزاداری امام عالی مقام کے شعائر اللہ ہونے کی نشاندہی موجود ہے۔ یہاں اس ضمن میں صرف ایک آیہ مبارکہ رقم کرنا کافی ہے تاکہ مخالفین عزا کا یہ اعتراض کہ قرآن پاک میں واقعہ کربلا کا ذکر نہیں رفع ہو جائے اور اہل ایمان کیلئے حرز جاں مرتب ہو جائے۔ آیہ ابتلا میں خداوند عالم کا ارشاد گرامی ہے و لنبلونکم بشی من الخوف والجوع و نقص من الاموال والانفس و الثمرات و بشر الصابرین الذین اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ و انا الیہ راجعون ہم تمہیں کچھ خوف اور بھوک سے اور مالوں اور جانوں اور پھلوں کے نقصانات سے ضرور آزمائیں گے اور (اے رسول) ایسے صبر کرنے والوں کو کہ جب ان پر کوئی مصیبت آ جائے تو بے ساختہ بول اٹھے (وقت مصیبت) ہم تو خدا ہی کیلئے ہیں اور ہم اسکی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ اس آیہ ابتلا میں خداوند عالم نے ابتلا کی پانچ اقسام کا ذکر کیا ہے خوف، بھوک، اموال کی کمی، جانوں کی کمی، ثمرات کی کمی۔ بظاہر یہ آیت بتا رہی ہے کہ ہر ایک کا امتحان ہوگا۔ اس امر سے ہمیں اتفاق ہے کہ خالق حقیقی اپنی مخلوق میں سے جس کا چاہے امتحان لے لیکن پوری طرح کل اجزاء میں ابتلا کے مطابق کیا کسی کا امتحان لیا گیا یا نہیں؟ تو بلا خوف تردید یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ آیت کلی طور پر امام حسین علیہ السلام کے متعلق ہے اور واقعہ کربلا کی پوری طرح نشاندہی کر رہی ہے۔

دنیا کا ہر باشعور فرد اس حقیقت سے آگاہ ہے کہ سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام ایک انسان کامل اور عظیم شخصیت کے حامل ہیں جو اپنے مقام امامت کی وجہ سے سرچشمہ خیرات و برکات ہیں جو اس قدر زیادہ ہیں کہ انہیں رقم کرنے کیلئے عظیم کتابیں مرتب کی جا سکتی ہیں۔ آپؑ ایک عظیم انقلاب کے بانی ہیں اور آپؑ نے تا قیامت جور و استبداد کا خاتمہ کیا۔ شاعر مشرق نے خوب کہا کہ

تا قیامت قطع استبداد کرد
موج خون او چمن ایجاد کرد

> دنیا کا ہر باشعور فرد اس حقیقت سے آگاہ ہے کہ سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام ایک انسان کامل اور عظیم شخصیت کے حامل ہیں جو اپنے مقام امامت کی وجہ سے سرچشمہ خیرات و برکات ہیں

حضرت حسینؑ ابن علیؑ کے پاکیزہ لہو کی سرخی سے اسلام کا اجڑا ہوا چمن اس طرح لالہ زار بنا کہ آج بھی اگر کوئی یزیدی اسے خزاں رسیدہ کرنا چاہے تو حسینیتؑ سر بکف جوشِ ایمانی کے ساتھ میدان میں آ جاتی ہے اور حالات یہ کہتے نظر آتے ہیں کہ

حسینؑ لوک سناں پہ چڑھ کر بتا گئے تھے یزیدیوں کو
جہاں جہاں تم ستم کرو گے وہاں وہاں کربلا بنے گی

سید الشہداء امام حسین علیہ السلام کی شہادتِ عظمیٰ کو اجاگر کرنے کا سب سے موثر ترین ذریعہ عزاداری ہے جس میں گریہ وزاری اور رونا انسانی احساس کا بہترین مظہر ہے۔ جیسا کہ رونے کی مختلف وجوہات ہیں اور ہر وجہ ایک نشانی ہوتی ہے۔ اس لیے بعض روایات میں رونے کو اچھا عمل کہا گیا ہے اور خدا کے نیک بندوں کی علامت قرار دیا گیا ہے۔ غم حسینؑ میں گریہ کی برکات کا جائزہ لینے سے پہلے گریہ کی اقسام کو سامنے رکھنا ضروری ہے جو حسب ذیل ہیں۔

1۔ گریہ طفولیت: انسان کا آغاز ہی گریہ سے ہوتا ہے یہ گریہ ہی نومولود کی زندگی و تندرستی کی علامت ہوتا ہے اور عالم طفلی میں بھی گریہ بچے کی زبان ہوتا ہے۔ اسی لیے کہتے ہیں کہ بچہ نہ روئے تو ماں دودھ نہیں دیتی۔ کسی شاعر نے کیا خوب تخیل پیش کیا ہے کہ:

"اے انسان اس دن کو یاد کر جب تو عریاں حالت میں اس دنیا میں آیا تھا اس وقت تو رو رہا تھا اور تیرے گرد لوگ ہنس رہے تھے۔ اے دوست ایسا عمل کر کے جا کہ دنیا سے رخصت ہوتے وقت تو مسکرا رہا ہو اور لوگ تیری جدائی کی وجہ سے رو رہے ہوں۔"

2۔ گریہ شوق: کسی ماں کا بچہ گم ہو جائے تو وہ اس کے اشتیاق میں روتی ہے اور وہی بچہ مل جائے تو بھی ماں بچے کو گلے لگا کر روتی ہے۔ ماں کا یہ گریہ شوق کی وجہ سے ہے۔

3۔ گریہ محبت: انسان کسی کی محبت میں ڈوب کر روئے مثلاً خداوند عالم سے حقیقی محبت رکھنے والا مومن ہر وقت اشکبار رہتا ہے اور اسکے قرب کی تمنا میں ہر وقت روتا ہے۔

4۔ گریہ معرفت و خشیت: جو شخص خداوند عالم کی عظمت و کبریائی کے متعلق گہری فکر کرے تو معرفتِ الٰہی کی وجہ سے اس میں ایک خوف پیدا ہوگا جو تہذیب نفس کا مظہر ہوتا ہے اور اسے خشیت سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے۔ اس مرحلے سے کوئی بچتا گزرے گا اتنا ہی خوف خدا سے وہ گریہ کرتا جائیگا تو یہ گریہ معرفت و خشیت کا ثمرہ شمار ہوگا جسکا قرآن نے یوں ذکر کیا ہے یبکون و یزیدھم خشوعا وہ روتے ہیں اور ان کے خشوع میں اضافہ ہوتا ہے۔

5۔ گریہ ندامت: خود احتسابی کرنے والا انسان اپنی غلطیوں کو محسوس کرتا ہے اور انکی تلافی کی صورت بھی اسے نظر نہیں آتی تو وہ حسرت و ندامت کی وجہ سے رونے پر مجبور ہو جاتا ہے جوانکے توبہ واستغفار میں مدد دیتا ہے۔ اس وقت انسان بے ساختہ کہہ اٹھتا ہے ارحم من راس ماله الرجاء و سلاحه البکاء پروردگار اس پر رحم کرے جس کا سرمایہ صرف امید ہے اور جس کا ہتھیار رونا ہے (دعائے کمیل سے اقتباس)

6۔ گریہ ذلت و شکست: ہدف کو پانے میں ناکام افراد اپنی ناکامی کا اظہار رونے سے کیا کرتے ہیں۔ اس قسم کا رونا درحقیقت ذلت و شکست کو تسلیم کرنے کا واضح اعلان ہوتا ہے۔

7۔ ہدف کے ساتھ وابستہ گریہ: کبھی انسان کسی ہدف کے حصول اور وابستگی کیلئے گریہ کرتا ہے۔ شہید پر جو گریہ کیا جاتا ہے وہ بھی اسی قسم میں شامل ہے۔ سید الشہداء امام حسین علیہ السلام پر گریہ کرنے سے انسان میں جرات و حمیت کی روح بیدار ہوتی ہے۔ حسینیت کا درس یہ ہے کہ کسی پر ظلم نہ کرو اور نہ ہی ظلم برداشت کرو بلکہ ظلم کے مقابلے میں سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جاؤ۔ ظلم کے سامنے سر کٹتا ہے تو بیشک کٹ جائے مگر جھکنے نہ پائے جو شخص واقعات کربلا کو پڑھ کر یا سن کر روتا ہے تو وہ درحقیقت حسینی قندیل سے کسب نور کر رہا ہے۔ گریہ کی اقسام کی وضاحت کے بعد یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ حضرت امام حسینؑ پر جو گریہ کیا جاتا ہے وہ گریہ محبت ہے۔ عاشقان حسینؑ اس گریہ کے ذریعہ سے اپنی محبت کا اظہار کرتے ہیں یہ گریہ شوق ہے۔ حسینؑ کی فدا کاری، شجاعت اور آپ کے موثر و بلیغ خطابات اور اسیران کربلا کے قافلہ سالار حضرت زینبؑ و زین العابدینؑ کے شام و کوفہ کے بازاروں اور یزید و ابن زیاد کے درباروں میں دل ہلا دینے والے آتشیں خطبات کی طرف جب انسان متوجہ ہوتا ہے تو بے ساختہ آنسو بہنے لگتے ہیں۔ مصائب حسینؑ پر رونا

حسینؑ کی فدا کاری، شجاعت اور آپ کے موثر و بلیغ خطابات اور اسیران کربلا کے قافلہ سالار حضرت زینبؑ و زین العابدینؑ کے شام و کوفہ کے بازاروں اور یزید و ابن زیاد کے درباروں میں دل ہلا دینے والے آتشیں خطبات کی طرف جب انسان متوجہ ہوتا ہے تو بے ساختہ آنسو بہنے لگتے ہیں۔ مصائب حسینؑ پر رونا گریہ معرفت ہے جو حمیت و حرمت کے حسینی مقاصد سے وابستہ ہے۔

گریہ معرفت ہے جو حمیت وحریت کے حسین مقاصد سے وابستہ ہے۔ عزاداری امام مظلوم کی زندہ ترین برکت قیام حسینؑ کے مقصد کی حفاظت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ظالم بادشاہوں اور منحوس سلاطین نے ہر دور میں عزاداری کی مخالفت کی ہے جس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ظالم حکام کو بخوبی علم ہے کہ مجالس عزا میں ظالم حکمرانوں کے مظالم کو کھل کر بیان کیا جاتا ہے جس کے مقابلے کیلئے اسوہ شبیری سے عوام کو روشناس کرایا جاتا ہے جو بہترین درسگاہ کا کام دیتی ہے۔ موجودہ دور کی اصلاحات کے تحت یہ کہنا بالکل بجا ہے کہ مجلس حسینؑ ایک طرح کی اوپن یونیورسٹی ہے جس میں ہر عمر اور ذہنی سطح کا فرد شامل ہے جس میں داخلے کیلئے سن و سال مذہب و مکتب، قوم قبیلہ زبان وعلاقہ کی کوئی قید نہیں۔ اس کا میرٹ باضمیر ہونا ہے۔ ہر قوم یزیدیت سے نفرت کرتی ہے یہی وجہ ہے کہ آج یزید کے پیروکار بھی محبت کے

یہی وجہ ہے کہ ظالم بادشاہوں اور منحوس سلاطین نے ہر دور میں عزاداری کی مخالفت کی ہے جس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ظالم حکام کو بخوبی علم ہے کہ مجالس عزا میں ظالم حکمرانوں کے مظالم کو کھل کر بیان کیا جاتا ہے جس کے مقابلے کیلئے اسوہ شبیری سے عوام کو روشناس کرایا جاتا ہے جو بہترین درسگاہ کا کام دیتی ہے۔

راگ الاپتے ہیں اور لوگوں کو اپنے قریب لانے کیلئے اسلام کا مصنوعی نقاب چہروں پر ڈال کر لمبے دار بیانات اخبارات میں شائع کرواتے ہیں مگر حسینؑ نے انسانوں میں شعور بیدار کر دیا ہے کہ وہ جھوٹ، سچ، حق و باطل، مومن، منافق کو پہچان سکیں۔ عزاداری کی برکت سے انہیں پرکھنے میں مشکل نہیں ہوتی کہ جو لوگ یوم منانے کو بدعت کہتے تھے وہ آج خود عشرے منانے پر کیوں اتر آئے ہیں جو میلاد النبیؐ اور عزاداری کو جائز نہیں سمجھتے تھے وہ آج خود مختلف عنوانات سے کیوں ایام منانے لگے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ سب کو اپنے ایام منانے کا حق ہے دین میں جبر نہیں لیکن مخالفین میلاد و عزا کی جانب سے ایام منانے کے اعلانات درحقیقت میلاد النبیؐ اور عزاداری کی برکات ہیں۔ یہ جذبہ محبت کا اظہار کربلا کی شہادت گاہ کا مرہون منت ہے۔ اسی لیے شاعر مشرق نے کہا کرتا کہ

یہ شہادت گاہ الفت میں قدم رکھنا ہے
لوگ آساں سمجھتے ہیں مسلماں ہونا

ضلع خیر پور میرس سندھ کی تحصیل ٹھری میرواہ کے ایک بزرگ شاعر حکیم سید انصار حسین مظفر زیدی یہ کہتے ہوئے بارگاہ حسینیت میں پہنچ گئے کہ

یہ بات حق ہے زباں سے کہیں نہ کہیں
یہ غم رہے گا سدا ہم رہیں رہیں نہ رہیں
غم حسینؑ کو ہے اشک تک بقاء مظفر
مخالفین کی مرضی کہیں کہیں نہ کہیں

آخر میں عزاداری کی بے شمار برکتوں میں سے چند ایک کا ذکر کرنا ضروری ہے۔ عزائے مظلوم کربلا سے جہاں مقصد حسینؑ کی محافظت ہے وہاں یہ امام عالی مقام سے محبت اور ان کے دشمنوں سے نفرت کا اظہار بھی ہے۔ یہ حقیقت دین سے آشنائی اور اس کی نشر واشاعت کا ذریعہ بھی ہے۔

ہے درس گاہ علم و عمل مجلس حسینؑ
آ اس کی روشنی میں مقدر بنا کے دیکھ
گر چاہیے بہشت بریں کی سند تجھے
تو بھی غم حسینؑ میں آنسو بہا کے دیکھ

گویا عزاداری گناہوں کی مغفرت، جنت میں سکونت، امراض سے شفایابی، دنیا کے غم سے نجات، سکرات موت اور آتش دوزخ سے نجات سمیت بہت سی برکات اور سب سے بڑھ کر سکون قلب کا وہ سامان ہے جو کسی خوش نصیب ہی کے حصے میں آتا ہے۔ جدید سائنسی ترقی کو معجزات قرار دیا جاتا ہے، ایسے میں حسینؑ کے عزاداروں کا یہ عزم صمیم بھی قابل دید ہے کہ

اہل زمیں کی آج ستاروں پہ ہے نظر
ممکن ہے کامیاب رہے چاند کا سفر
ہے اپنی اپنی فکر میں ہر قوم کا بشر
ہم اہل حق پرست کا جانا ہوا اگر
عباسؑ نامور کا علم لے کے جائیں گے
ہم چاند پر حسینؑ کا غم لے کے جائیں گے

سلام

حماد اہلبیتؑ آغا شاعر دہلوی

بزم شراب اور نبیؐ کا جگر کہاں
یارب! سر حسین کہاں طشت زر کہاں

فتراک میں، قبور فرس میں، تنور میں
غربت میں آہ شام کہاں ہے سحر کہاں

راہب کا دیر اور سر سلطان کربلا
شاخ سناں نے پایا تھا ایسا ثمر کہاں

آیا تھا وہ مدینے کی بستی کو چھوڑ کر
صحرائے نینوا میں مسافر کو گھر کہاں

شہزادیوں کے بارہ گلے اور اک رسن
اتنا عناد اے فلک کینہ ور کہاں

چھبیس بچے بھوک سے بیتاب تشنہ لب
لے جائیں ان کو زینبؑ خستہ جگر کہاں

ہمشکل مصطفیٰؐ کے قریں تھا سر حسین
ایسے جوان مرگ کو بھولے پدر کہاں

کڑیل جوان لال کا دیدار آخری
کیوں کر کریں امام نظر؟ ہے نظر کہاں

زخمی ادھر یہ، دید سے معذور وہ غریب
بیٹھا ہے جا کے ناوک بیداد گر کہاں

شاعر کسے خبر ہے بارض تموت کی
ملتا ہے مجھ غریب کو دنیا میں گھر کہاں

حسینی کیلنڈر

تحقیق و ترجمہ سید ظفر حسین نقوی

حضرت امام حسینؑ کے قیام کی مدت یعنی یزید کی بیعت سے انکار اور مدینہ سے حرکت سے لے کر عاشورہ تک 175 دن گزرے، 12 دن مدینہ میں، 4 ماہ اور 10 روز مکہ میں، 23 روز مکہ تا کربلا اور 8 دن کربلا میں۔

مکہ سے کوفہ تک امام نے 18 مقامات پر ٹھہرے اور ہر پڑاؤ کا ایک دوسرے کا درمیانی فاصلہ 5 فرسخ تھے کے۔

کوفہ اور شام کے درمیان 14 مقامات سے قیدیوں کو گزارا گیا۔ مرحوم شیخ مفیدؒ کے قول کے مطابق خطوط کی تعداد 18 ہزار تھی۔

کوفہ میں مسلم بن عقیل سے بیعت کرنے والوں کی تعداد 18 ہزار تھی، 25 ہزار اور 40 ہزار بھی نقل ہوئی ہے۔

72 شہداء کے نام زیارت ناحیہ میں ذکر ہوئے ہیں، کل شہداء کی تعداد 138 افراد ہے۔

حضرت امام حسینؑ کی عمر 57 سال تھی۔

حضرت امام حسینؑ کے جسم مبارک پر 77 زخم تھے۔ 33 زخم نیزہ کے اور 34 زخم شمشیر کے اور اس کے علاوہ تیر کے زخم بھی شامل تھے۔

حضرت امام حسینؑ کے بدن پر 10 افراد نے گھوڑے دوڑائے تھے۔

کوفیوں کے فوجیوں کی تعداد 30 ہزار سے زیادہ تھی، عمر سعد 6000 ہزار سپاہیوں کے ساتھ، سنان 4000 سپاہیوں کے ساتھ، عروہ بن قیس 4000 ہزار سپاہیوں کے ساتھ، شمر 4000 ہزار سپاہیوں کے ساتھ، شبث بن ربعی، 4000 سپاہیوں کے ساتھ، یزید بن رکاب کلبی 2000 سپاہیوں کے ساتھ، حصین بن نمیر 2000 سپاہیوں کے ساتھ، مازنی 3000 سپاہیوں کے ساتھ، نصر مازنی 2000 سپاہیوں کے ساتھ۔

5 افراد اصحاب پیغمبر اسلامؐ شہید ہوئے، انس بن حرث کاہلی، حبیب بن مظاہر، مسلم بن عوسجہ، ہانی بن عروہ، عبداللہ بن بقطر عمیری۔

امام حسینؑ کے ساتھ 15 غلام شہید ہوئے۔

دو اصحاب کو عاشورہ کے دن دشمن نے اسیر کیا اور پھر شہید کر دیا، سوار بن منعم اور موقع بن ثمامہ صیداوی۔

آپؑ کے 14 اصحاب آپ کی شہادت کے بعد شہید ہوئے۔ 17 افراد اپنے باپ کے ساتھ شہید ہوئے۔

پانچ عورتوں نے خیام سے دشمن پر حملہ کیا۔

کربلا میں شہید ہونے والی عورت وہب کی ماں تھی۔

اصحاب حضرت امام حسینؑ: عبداللہ بن عمیر، حر بن یزید، مسلم بن عوسجہ، عمرو بن قرظہ انصاری، ابو ثمامہ صائدی، سعید بن عبداللہ حنفی، حبیب بن مظاہر، زہیر بن قین، نافع بن ہلال، یزید بن زیاد، جون، غلام ابی ذر، غفاری، عبداللہ و عبدالرحمٰن، غفاری جابری، سیف بن حارث بن سریع و مالک بن عبداللہ بن سریع، عابس بن ابی شبیب، شوذب، حنظلہ بن اسعد، عمر بن خالد صیداوی، بریر بن حضیر، اسلم بن عمر، جنادہ بن حارث، عمرو بن جنادہ، قیس بن مسہر صیداوی۔

18 افراد بنی ہاشم سے شہید ہوئے: حضرت امام حسینؑ، حضرت ابوالفضل العباس، عبداللہ، جعفر، عثمان، (4 فرزند ام البنین)، عبداللہ و ابوبکر، (دو فرزند امیر المومنین، اسماء لیلیٰ بنت مسعود الثقفیہ)، قاسم، ابوبکر، عبداللہ (فرزند حضرت امام حسنؑ) محمد و عون (دو فرزند حضرت زینبؑ) عبداللہ، جعفر، عبدالرحمٰن، (فرزندان عقیل بن ابی طالبؑ) عقیل، محمد بن سعید بن عقیل۔

حضرت امام حسینؑ نے کئی دشمنوں کو واصل جہنم کیا، حر بن یزید نے 18 افراد کو قتل کیا، زہیر بن قین نے 19 افراد کو، حبیب ابن مظاہر نے 31 افراد کو قتل کیا، عبداللہ بن ابی عروہ نے 20 افراد کو، ہلال بن حجاج نے 13 افراد کو، قاسم بن الحسن نے 3 افراد کو، مالک بن انس نے 30 افراد کو، حضرت قمر بنی ہاشم نے 80 افراد کو، زیاد بن مہاصر کندی نے 9 دشمنوں کو قتل کیا۔ وہب بن وہب نے 7 یا 8 افراد کو قتل کیا۔ وہب کا سر ماں کی طرف پھینکا گیا تو ماں نے خیمہ کی عمود لے کر حملہ کیا اور 2 افراد کو قتل کیا۔ امام نے فرمایا بیٹھ جاؤ خدا نے عورتوں پر جہاد واجب نہیں کیا۔

ظہور امام آخر الزمانؑ

مؤلف: محمد زوار حسین نقوی

امتیازی خصوصیات

روایت ہے کہ امام آخر الزمانؑ کیلئے ایک مکان ہے جسے بیت الحمد کہتے ہیں اور اس میں ایک چراغ ہے جو آپ کی ولادت کے دن سے لے کر تلوار کے ساتھ خروج کرنے کے دن تک روشن رہے گا اور بجھتا نہیں ہے۔

☆ روز ولایت سے پردہ غیب میں رہنا اور روح القدس کے سپرد ہونا اور عالم قدس میں آپ کی تربیت ہونا اور آپؑ کے اجزاء میں سے کوئی جز بھی غلاظت و کثافت اور بنی آدم شیاطین کے معاصی اور نافرمانیوں سے ملوث نہیں ہے۔

☆ آپؑ کی پشت مبارک پر اس قسم کی علامت کا ہونا کہ جیسی جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت مبارک پر تھی (اور شاید یہاں ارشاد مہر امامت و ختم وصایت کی طرف ہو)۔

☆ سفید بادل کا آپ کے سر پر سایہ کرنا اور اس میں منادی کا ندا کرنا اس طرح کہ اسے مشرق و مغرب والے سنیں گے کہ یہ ہیں مہدی آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو زمین کو عدل و انصاف سے پر کر دینگے جس طرح کہ وہ ظلم و جور سے پر ہے۔

☆ ملائکہ اور جنات کا آپ کے لشکر میں ہونا اور آپؑ کے انصار کے سامنے ان کا ظاہر ہونا۔ گردش آفتاب و ماہتاب اور دن رات کی تبدیلی کا آپ کے مزاج، اعضاء، جوارح اور صورت و ہیت پر اثر انداز نہ ہونا کہ آپ کو اس دنیا میں تشریف لائے گیارہ سو سال سے زیادہ کا عرصہ گزر چکا ہے اور خدا ہی جانتا ہے کہ وہ کس سن میں ظہور فرمائینگے اور جب ظہور فرمائینگے تو چالیس سال کے مرد کی صورت میں ہونگے۔

☆ جانوروں کے درمیان ایک دوسرے اور جانوروں اور انسانوں میں وحشت اور نفرت کا ختم ہو جانا اور ان کے درمیان سے عداوت کا اٹھ جانا۔ جس طرح کہ ہابیل کے قتل ہونے سے پہلے ان کی کیفیت تھی۔ امیر المومنین حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اگر ہمارا قائم خروج کرے تو جانوروں اور درندوں کے درمیان صلح ہو جائے یہاں تک کہ ایک عورت عراق و شام کے درمیان سفر کرے گی تو اس کا پاؤں سبزہ پر ہی پڑیگا اور اس کے اوپر اس کی مکمل زینت کا سامان ہوگا کوئی درندہ اسے ہیجان میں نہ لائے گا اور نہ وہ اسے ڈرائے گا۔

☆ زمین کا ان کیلئے ان ذخیروں اور خزانوں کو باہر نکالنا جو اس میں چھپے ہوئے ہیں اور ان کے سپرد کیے گئے ہیں۔

☆ وفات پا جانے والوں میں سے ایک جماعت کا آپ کے ہم رکاب ہونا۔ شیخ مفیدؒ نے نقل کیا ہے کہ ستائیس افراد قوم موسیٰ میں سے اور سات اصحاب کہف اور یوشع بن نونؑ و سلمانؓ و ابوذرؓ آپ کے انصار میں ہوں گے اور یہ لوگ مختلف شہروں میں حاکم ہوں گے۔

☆ حضرت کے اعوان و انصار میں سے ہر ایک کو چالیس مردوں کے برابر طاقت حاصل ہوگی اور ان کے دلوں کا لوہے کے ٹکڑے کی طرح ہو جانا کہ اگر وہ اس قوت سے پہاڑ کو اکھاڑنا چاہیں تو اکھاڑ سکیں گے۔ امام آخر الزمانؑ کیلئے مخصوص بادل کا ہونا جو کہ خداوند عالم نے آپ ہی کیلئے ذخیرہ کر رکھا ہے جس میں رعد و برق ہوگی اور آپ اس پر سوار ہونگے تو وہ آپ کو سات آسمانوں اور سات زمینوں کے راستوں میں لے جائے گا۔

☆ آپؑ کیلئے پانی اور دودھ کی دو نہروں کا کوفہ کی پشت سے جو کہ آپ کا دار السلطنت ہوگا، سنگ موسیٰ سے نکلنا جو کہ آپ کے پاس ہوگا چنانچہ کتاب خرائج میں امام محمد باقرؑ سے مروی ہے آپؑ نے فرمایا "جب قائم خروج کرینگے اور مکہ کا ارادہ فرمائیں گے تو کوفہ کا رخ کریں گے اور آپ کا منادی ندا دے گا کہ آگاہ رہو کوئی شخص کھانا پینا ساتھ نہ لے اور آپؑ سنگ موسیٰ ساتھ لیں گے جس سے موسیٰ (کی قوم) کیلئے بارہ چشمے جاری ہوئے تھے۔ پس جس منزل پر بھی آپ اتریں گے تو اس پتھر کو نصب کر دینگے تو اس سے چشمے جاری ہو جائیں گے پس جو بھوکا ہوگا وہ اس سے سیر ہوگا اور جو پیاسا ہوگا وہ سیراب ہوگا اور وہ ان کا زاد و توشہ ہوگا۔ یہاں تک کہ نجف میں وارد ہوں گے جو کہ کوفہ کی پشت پر ہے اور جس وقت آپ پشت کوفہ میں اتریں گے تو ہمیشہ کیلئے اس پتھر سے پانی اور دودھ جاری ہو جائے گا پس جو بھوکا ہوگا وہ سیر ہوگا اور جو پیاسا ہوگا وہ سیراب ہوگا۔

مجلسوں سے کچھ ملک شیشوں میں بھر کر لے گئے

محسن نقوی

مجلسوں سے کچھ ملک شیشوں میں بھر کر لے گئے
لے گئے آنسو خدا جانے کہ گوہر لے گئے

ہم اسی در کے گدا ہیں ہم اسی در کے فقیر
بھیک جس در سے فرشتے آ کے اکثر لے گئے

دیر سے پہنچے در شاہؑ نجف پر ہم فقیر
ایک عہدہ تھا غلامی وہ بھی قنبرؓ لے گئے

جو نہ لے جانا تھا وہ بھی سب ستمگر لے گئے
شہؑ کا ملبوس کہن زینبؑ کی چادر لے گئے

دوپہر میں ایک تن پر زخم کھائے سینکڑوں
ایک دل پر داغ،شاہؑ دیں بہتر لے گئے

بغض کیا تھا اشقیاء کو فاطمہؑ کے لال سے
کچھ نہیں تو جھولیوں میں بھر کے پتھر لے گئے

سنگ دل تھے کیا انہیں درد یتیمی کا قلق
کان سے بالی سکینہؑ کے جو گوہر لے گئے

صفحہ قرطاس پر چلتے لرزتا ہے قلم
عابدؑ بیمار کو تا شام کیوں کر لے گئے

حضرت امام حسینؑ اور حضرت یحییٰؑ

1) پروردگار کی بشارت ہیں:

قرآن کریم میں آیا ہے کہ خداوند تعالیٰ نے حضرت زکریاؑ کے بیٹے کی درخواست کے جواب میں فرمایا: (سورہ مریم)۔ ترجمہ: اے زکریا! ہم تجھے ایک لڑکے کی بشارت دیتے ہیں کہ جس کا نام یحییٰ ہے۔ سورہ آل عمران میں فرمایا۔ ترجمہ: خدا تجھے یحییٰ کی بشارت دیتا ہے وہ خدا کے کلمہ مسیح کی تصدیق کریگا رہبر و رہنما ہوگا ہوا وہوس سے دور ہوگا پیغمبر ہوگا اور صالحین سے ہوگا۔ ایک اور روایت میں رسول خداؐ حضرت امام حسینؑ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ خدا فرماتا ہے: اے پیغمبرؐ اسے بشارت دے کہ وہ پرچم ہدایت ہے۔

2) دونوں کی ولادت چھ ماہ میں ہوئی:

ایک اور روایت میں حضرت امام زمان (عج) سے نقل ہوا ہے: حضرت یحییٰؑ ماں کے شکم میں چھ ماہ سے زیادہ نہ رہے، بالکل حضرت امام حسینؑ کی مانند

3) دونوں کے نام اس سے پہلے کسی کے نام نہیں تھے۔

سورہ مریم میں ارشاد ہوا۔ ترجمہ: اے زکریا ہم تجھے ایک لڑکے کی بشارت دیتے ہیں کہ جس کا نام یحییٰ ہے ہم نے اس سے پہلے کوئی لڑکا اس کا ہمنام قرار نہیں دیا۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت امام صادقؑ نے فرمایا: حسین بن علیؑ سے پہلے کسی کا نام نہیں تھا۔

4) دونوں کے غم میں آسمان رویا:

کامل الزیارات میں ہے۔ آسمان نے صرف دو افراد کیلئے گریہ کیا، حضرت امام حسینؑ و یحییٰ بن زکریاؑ

5) دونوں امر بالمعروف کی راہ میں شہید ہوئے:

کامل الزیارات میں بیان ہوا ہے۔ دوزخ میں ایک جگہ ہے اور اس میں قاتل حضرت امام حسینؑ اور قاتل حضرت یحییٰ کا ٹھکانہ ہوگا

(ماخوذ از امام حسینؑ وارث انبیاء)

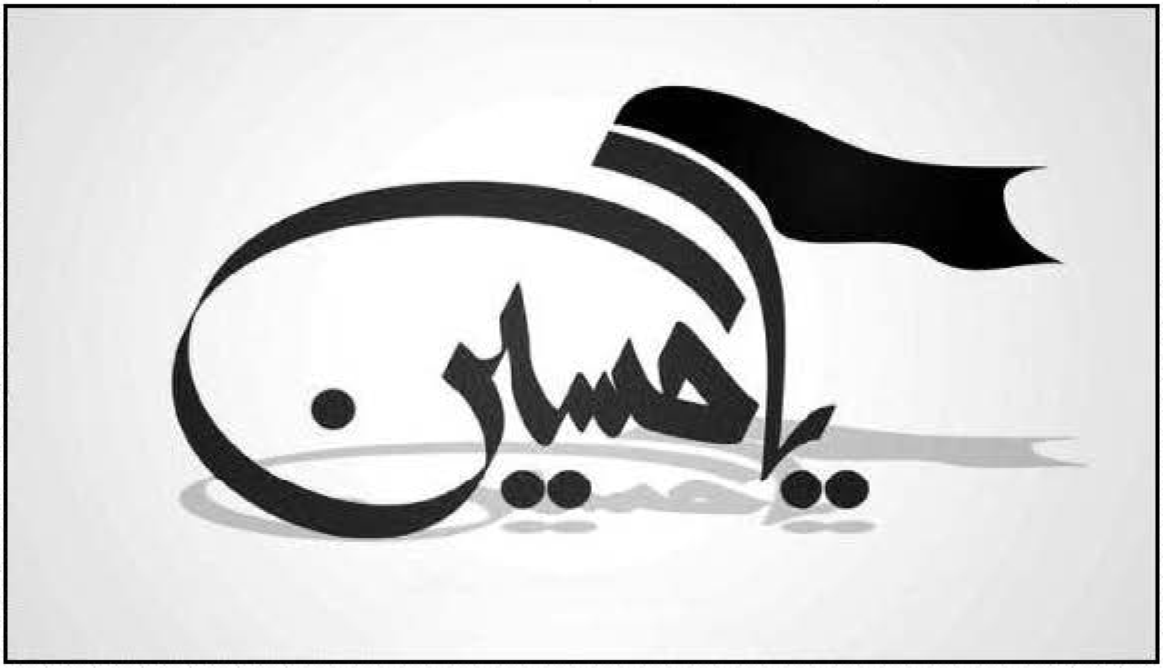

حسینیتؑ

شاعر اہلبیت نجم آفندی

سب کچھ لٹا کے دین کی ہستی بچائی ہے ۔۔۔ اے قوم تو حسینؑ کی گاڑھی کمائی ہے
گھر بھر نے اپنی جان کی بازی لگائی ہے ۔۔۔ یہ قومیت کا درد یہ مشکل کشائی ہے
چھینٹے دیئے ہیں خون کے اور اپنے خون کے ۔۔۔ جب کربلا میں آنچ صداقت پہ آئی ہے
عاشورہ کا وہ دن وہ شفیق کا معجزہ ۔۔۔ کیسے جوان شیر کی میت اٹھائی ہے
میدان میں حسینؑ کی آنکھوں کے سامنے ۔۔۔ اصغرؑ کی پیاس تیر ستم سے بجھائی ہے
کیسا گلوئے خشک سے دریا ابل پڑا ۔۔۔ کیسی لہو میں چاند سی صورت نہائی ہے
اس دست حق پرست پہ دونو جہاں نثار ۔۔۔ بچے کی اپنے ہاتھ سے تربت بنائی ہے
بچوں کی تشنگی کوئی سقہ سے پوچھتا ۔۔۔ دریا پہ جس نے خون کی ندی بہائی ہے
برچھی اٹھی تھی جو دل اسلام کیلئے ۔۔۔ بانو کے لاڈلے نے کلیجے پہ کھائی ہے
ہر یادگار سیدہ کائنات نے ۔۔۔ مردانہ وار گود کی دولت لٹائی ہے
بھیجا ہے قتل گاہ میں گیسو سنوار کر ۔۔۔ چہروں کی تابشوں سے زمیں جگمگائی ہے
آئے ہیں جان دینے کو دولہا بنے ہوئے ۔۔۔ اک اک حسینؑ نے موت سے شادی رچائی ہے
ہر لاش پر گرے ہیں محبت کے اشک غم ۔۔۔ بالیں پہ ہر جری کے وفا مسکرائی
سر رکھ دیا ہے جب تہ خنجر حسینؑ نے ۔۔۔ کانپا ہے آسمان زمین تھرتھرائی ہے
چہرے اتر گئے ہیں غریبوں کے وقت عصر ۔۔۔ خیمے کی خامشی میں اک آواز آئی ہے
ڈنکے بجا دیئے ہیں صداقت کے خلق میں ۔۔۔ شبیرؑ کا ہے نام خدا کی خدائی ہے
آبادیوں کے عالم حیوانیت سے دور ۔۔۔ انسانیت کے نام کی بستی بسائی ہے
یہ حریت کا نور مساوات کی جھلک ۔۔۔ سب کربلا کے چاند کی جلوہ نمائی ہے
ٹھکرا دیا آپ ہی اس کجکلاہ نے ۔۔۔ کچھ بات یہ نہیں ہے کہ دنیا پرائی ہے
نجمی حسینیتؑ کی طرف جھک رہے ہیں دل ۔۔۔ مصروف غور و فکر میں ساری خدائی ہے
سب کچھ لٹا کے دین کی ہستی بچائی ہے ۔۔۔ اے قوم تو حسینؑ کی گاڑھی کمائی ہے

زیر سرپرستی
سرکار قائم آلِ محمد

یا اللہ · یا محمد · یا علی · یا فاطمہ · یا حسن · یا حسین

یا علی مدد

حسب فرمان قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی النجفی مدظلہ عالی

عزاداری ہماری شہ رگ حیات ہے

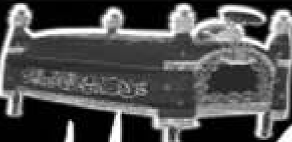

سالانہ
مجلس عزا
تابوت علم
و ذوالجناح

عالمی عشرہ بیمار کربلا علیہ السلام

ناظم ممبر
سید مداح حسین شاہ
قاضی مظہر حسین لاہوتی

مجلس عزا ٹھیک صبح 9 بجے شروع ہوگی

لنگر حسینی کا خصوصی انتظام ہوگا

23 محرم الحرام 1435

جلوس اپنے مقررہ راستے PMO روڈ سے ہوتا ہوا
امام بارگاہ قصر زہرا شاہ پور میں اختتام پذیر ہوگا

جناب علامہ سید حسین مقدسی

مولانا مفتی سید باسم عباس زاہری

علامہ محمد منتظر مہدی
جھنگ

مولانا محسن رضا بلالی
راولپنڈی

ذاکر سید غضنفر عباس صابر بہل

مولانا شیخ اعجاز حسین مدرس
پشاور

چوہدری مشتاق حسین
راولپنڈی

مولانا سید اسد عباس نقوی
ٹیکسلا

مولانا شہزاد حسین سندی
راولپنڈی

شاہ پور	ڈھوک وجن	خرم پراچہ
واہ کینٹ	توفکیاں	سموٹ سیداں
غریب آباد	گاڑی گھیاں	سنڈے مار
خرم گجر	دعائے زہرا	انجمن معصومیہ
سپاہ حسینی ٹیکسلا	بھابڑہ	چک گھیاں

نظم و نسق — سیکورٹی کے فرائض — سبیل حسینی

امام بارگاہ خیمہ سادات شاہ پور
PMO روڈ نزد میوزیم ٹیکسلا

تمام سادات و مومنین سے گذارش ہے کہ اجر رسالت
ادا کرنے کیلئے بروقت تشریف لائیں شکریہ

گدائے در زہرا

آغا سید افتخار حسین مشہدی، آغا سید عون علی مشہدی، سید ظہور حسین شاہ نقوی، سید اختر حسین شاہ نقوی

0333-5146685/0331-8000014

ماہنامہ آئینہ اسکاؤٹ پاکستان
چیف ایڈیٹر: سید علی اکبر جعفری
IBRAHIM SCOUTS Open Group

ابراہیم اسکاؤٹس اوپن گروپ رجسٹرڈ میں شمولیت کے لئے درج ذیل شخصیات سے رابطہ کیا جاسکتا ہے

راجہ توقیر مرکزی رابطہ سیکریٹری 03445141261

صوبہ پنجاب	صوبہ سندھ	صوبہ خیبر پختونخواہ	صوبہ بلوچستان
راجہ ثاقب مہدی	عمار یاسر	احسن اقبال	سردار طارق
03215123792	03009245379	03038391272	03002141272

اسلام آباد	راولپنڈی ریجن	راولپنڈی کینٹ	لاڑکانہ
سرمد نقوی	راجہ اویس عباس	رضوان اشرف	جنید احمد
0308-5004548	03365167114	03325277910	03361273167

خیرپور	کراچی	جھنگ	جہلم
سید ترماہ زیدی	سید مظہر ترمذی	عصر عباس	سید ابوالحسن
03113651356	03452418270	03004227552	03145457506

آزاد کشمیر	ٹیکسلا	پشاور	پشاور
اُسامہ خان	سردار علی مختار	گل شیر بنگش	فیضان علی
03115151272	03129059501	03155000592	03018807458

قائم شدہ...... 1936ء

یا علیؑ مدد

عزائے حسینؑ اور ولائے علیؑ ہمارا مقصد حیات

انجمن ذوالفقار حیدری پشاور

آفس...... امامبارگاہ آغا بہادر علی کیانی محلہ جٹاں پشاور شہر

حکومت پاکستان اور عالمی ادارہ صحت سے سند یافتہ

AL-AZIZ OPTICS

العزیز آپٹکس

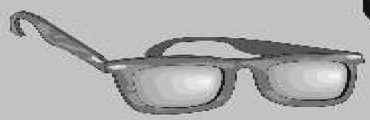

ہر قسم کے نظر دھوپ کے چشمے کنٹیکٹ لینز اور سلوشن دستیاب ہیں۔

آنکھوں کا معائنہ بذریعہ Retinascopy مفت کیا جاتا ہے۔

:2650505

بالمقابل شیل پمپ مین گلبہار نمبر 1 پشاور شہر

Gohar & Company

Superior Science College Road, Dir Colony Peshawar.

گوہر کی ٹھیک ٹھاک اصلی
نام لے کر طلب کریں

گوہر اینڈ کمپنی

پروپرائیٹر:
اختر حسین

سپیریئر سائنس کالج روڈ، دیر کالونی پشاور فون: 2573540, 213540

الماس ہوٹل

کشادہ ہوادار کمرے، فیملی روم، اٹیچ باتھ اور جدید سہولتوں سے آراستہ

پروپرائیٹر: ولایت حسین

میونسپل کارپوریشن پلازہ نزد کابلی گیٹ قصہ خوانی بازار پشاور۔ فون: 2568979

Ansari Custom Agency

CUSTOMS CLEARING FORWARDING & SHIPPING AGENTS

Room # 5, 1st Floor Naz Medicine Market,
Namak Mandi, Peshawar.
Ph: 2550773, 2581280, Fax: 218840
Res: 261425, Mobile: 0300-5930293
Email: ansari_customs@hotmail.com

Prop: Ayaz Hussain Mir

Branches
Air Port
Dry Port
Transit
Torkham

علیز چائے ہمیشہ استعمال کریں

اعلیٰ معیار کے ضامن

پشاور میں چائے کی پرانی دکان

Ali's Tea

علیز چائے

کینیا اور بنگلہ دیش کی اعلیٰ چائے بازار سے بارعایت دستیاب ہے

پروپرائیٹر: علی افضال

علی سنز تاجران چائے

قصہ خوانی بازار، نزد دبئی ہوٹل پشاور شہر۔
موبائل: 0301-8872145 فون: 091-2565110

ارض مقدس کربلا

تحریر: سید قیصر عباس نقوی

کوفہ سے چند میل دور دریائے فرات کے کنارے ایک غیر آباد ریگستان ہے جسے کربلا کہتے ہیں اس ریگستان سے ملحق چند بستیاں آباد تھیں جن میں مختلف عرب قبائل بستے تھے ان میں زیادہ تر قوم بنی اسد رہتی تھی، ان بستیوں کے نام نینویٰ، غاضریہ، ماریہ ہیں، ان میں سب سے بڑی بستی غاضریہ تھی، ارض کربلا کے بھی مختلف نام تھے، ارض الطف، شط الفرات

اے خاک کربلا تو اس احسان کو نہ بھول

تڑپی ہے تجھ پہ لاش جگر گوشہ بتولؑ

اے زمین کربلا! تیرے شرف میں کوئی قطعہ زمین شریک نہیں، تیری آغوش میں بنت سید الانبیاء کی گود کے پالے آرام فرما ہیں، تیری خاک میں اولاد بتولؑ کا خون شامل ہے، تیری ریت پر ذریت رسولؐ چند روز مہمان رہی۔ اے زمین کربلا! کیسے شریف مہمان تجھ پر آ کر اترے کن مقدس ہستیوں نے تجھ پر ڈیرہ ڈالا لیکن تو نے مہمان نوازی نہیں کی، ذریت رسولؐ تیری خاک پر بھوکی پیاسی تڑپتی رہی لیکن تیری گود میں نہر علقمہ بہتی رہی اور معصوم بچے بوند پانی کیلئے ترستے رہے۔ تو کس جگر کے ساتھ زہراؑ کی بیٹیوں کو اجڑتا دیکھتی رہی۔ تیری گرم خاک پر اٹھارہ بنی ہاشم کی لاشیں بے گور و کفن تڑپتی رہیں۔ اے خاک کربلا تو نے ان کی کوئی مہمانی نہیں کی لیکن بتولؑ کے لال نے تیری قدر بڑھا دی، تو ایک چٹیل میدان تھی غیر آباد ریگستان تھی لیکن فرزند رسول نے اپنے اور اپنے اقرباء کے خون کی تجھ میں آمیزش کی، تیرا اتنا شرف بڑھایا کہ ملائکہ، انبیاء اور مرسلین تجھ پر نزول فرماتے ہیں، تجھ سے کسی کا گزرنے کا جی نہ چاہتا تھا، آنے والے آتے تھے اور گھبرا کر چلے جاتے تھے لیکن بتولؑ کے لال نے تیری مٹی کو تربت مقدسہ اور خاک شفا بنا دیا، تیرے دہشت ناک خطہ کو بقعہ نور بنا دیا اور تیرے ٹیلوں کو رشک طور بنا دیا۔

> اے خاک کربلا! تو نے ان کی کوئی مہمانی نہیں کی لیکن بتولؑ کے لال نے تیری قدر بڑھا دی، تو ایک چٹیل میدان تھی غیر آباد ریگستان تھی لیکن فرزند رسول نے اپنے اور اپنے اقرباء کے خون کی تجھ میں آمیزش کی، تیرا اتنا شرف بڑھایا کہ ملائکہ، انبیاء اور مرسلین تجھ پر نزول فرماتے ہیں

ارض کربلا ایک پر ہول اور درد خیز خطہ ہے اس سرزمین سے کئی انبیاء و اوصیاء گزرے مگر کوئی آرام اور سکون سے نہیں گزرا، ہر ایک کو کچھ نہ کچھ صدمہ لاحق ہوا کسی کو چوٹ لگی اور کسی کا دل غمناک ہوا، ہر ایک ذبح عظیم کے مصداق جناب سید الشہداء کی عظیم الشان قربانی اور دردناک شہادت سے مطلع ہو کر فرزند رسول کی مصیبت میں بہ چشم گریاں اور ان کے قاتلین پر لعنت کرتے ہوئے رخصت ہوا۔ واقعہ شہادت سے سالہا سال قبل زمین کربلا پر شہید ہونے والوں کی جگر پاش داستان اولیں کو رلاتی رہی اور واقعہ کے بعد یوم قیامت تک برسنے والا آنسو بہاتا رہے گا، اس واسطے کربلا کی خونچکاں کہانی نے اولین و آخرین کو اشکبار کیا۔

جنگ صفین کے سفر کے دوران جناب امیر المومنینؑ اپنے ہمراہیوں کے ساتھ کوفہ کی پل عبور فرما کر مسجد ابو بہرہ میں داخل ہوئے، وہاں نماز پڑھی اور ایک تسبیح پڑھ کر آگے روانہ ہوئے اور منزلیں طے کرنے کے بعد بابل کی زمین میں داخل ہوئے تو راہوار کو تیز کیا اور لشکر کو بھی تیز چلنے کا حکم دیا کہ بہت تیزی کے ساتھ اس زمین سے گزر جائیں کیونکہ خطرہ ہے کہ زندہ آدمی اس منحوس زمین میں دھنس نہ جائے، اہل لشکر بسرعت تمام اس مقام سے گزر گئے جب آپ خطہ کربلا میں پہنچے تو دریائے فرات کے کنارے جہاں کھجور کے درخت تھے تشریف لے گئے اور عبداللہ بن عباس سے فرمایا! تم واقف ہو کہ یہ کونسا مقام ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ وہ اس جگہ کو نہیں جانتے۔ جناب امیرؑ نے فرمایا اے عبداللہ اگر تم کو معلوم ہو جائے کہ یہ کونسی اور کیسی سرزمین ہے تو بے اختیار رونے لگ جاؤ یہ فرما کر جناب امیر اتنا روئے کہ روتے روتے ریش مبارک آنسوؤں سے تر ہو گئی اور فرمایا کہ میرے ساتھ آل ابوسفیان نے کیسی عداوت اختیار کی، اس کے بعد جناب امام

حسینؑ کو طلب فرمایا اور ارشاد کیا کہ اے فرزند صبر اختیار کرو اور دیکھو کہ تمہارا باپ آج کے دن آل ابوسفیان کے ہاتھوں کیسے کیسے رنج اٹھا رہا ہے، کل تمہیں بھی ان ظالموں کے ہاتھوں سخت مصائب اور ظلم برداشت کرنے ہونگے۔

حسینؑ صرف مسلمانوں کیلئے لائق احترام نہیں بلکہ دنیا بھر کے مظلوموں کا رہنما بن چکا، جہاں ظلم ہے وہاں ظلم سے ٹکرانے والوں کی سب سے بڑی درسگاہ ہے۔

اس گفتگو کے بعد جناب امیرؑ نے نماز پڑھی اور نماز پڑھنے کے بعد سو رہے جب بیدار ہوئے تو حضرت عبداللہ بن عباس کو طلب فرما کے کہا کہ اے ابن عباس میں نے ایک عجیب خواب دیکھا ہے کیا دیکھتا ہوں کہ ایک گروہ مردان نورانی چہرہ کا نزول ہوا جن میں سب لوگ شمشیریں حمائل کیے ہوئے سفید علم ہاتھوں میں لئے ہوئے ہیں، انہوں نے اس سرزمین کے اردگرد خط کھینچا اس وقت ان خرما کے درختوں کی یہ حالت دیکھی کہ اپنی شاخیں زمین پر ٹیک رہے ہیں اور ایک تازہ خون کی نہر بھری ہوئی ہے۔ حسینؑ فریاد کر رہے ہیں لیکن کوئی ان کی فریاد کو نہیں پہنچتا اور وہ مردان سفید ندا کر رہے ہیں کہ اے آل رسول صبر اختیار کرو

اور آگاہ رہو کہ تم بدترین خلائق کے ہاتھوں سے قتل ہو رہے ہو اور اے حسینؑ تم کو بشارت ہو کہ بہشت تمہارے قدموں کی مشتاق ہے، وہ سب میرے پاس آئے اور تعزیت بجالائے، یہاں تک کہ خواب دیکھ کر میں بیدار ہو گیا، اے عبداللہ! خدا کی قسم بخدائے کریم کہ حضرت رسول پاک نے مجھے مطلع فرمایا تھا کہ میں ہنگام سفر زمین کربلا پر یہ خواب دیکھونگا۔

سید ضیا جعفری کا ایک شعر

اے شہسوار کربلا اے جادہ پیمائے حیات
تیری موج خون سے ہے رنگین جبین کائنات

ایشیاء میں ڈیڑھ سو سال پہلے انگریزوں کے خلاف مسلمانوں کی نفرت قصہ پارینہ بن چکی ہے، سلطنت عثمانیہ کے آثار طاق نسیاں کی زینت بن چکے ہیں، بابل ونینوا کی داستانیں ختم ہو چکی ہیں مگر کربلا آج بھی اپنی پوری آب وتاب کے ساتھ ذہنوں میں سوز اور سینوں میں آباد ہے، حسینؑ صرف مسلمانوں کیلئے لائق احترام نہیں بلکہ دنیا بھر کے مظلوموں کا رہنما بن چکا، جہاں ظلم ہے وہاں ظلم سے ٹکرانے والوں کی سب سے بڑی درسگاہ ہے۔

کربلا: استعارہ ہے ظلم کے خلاف صبر کی جدوجہد کا۔

کربلا: علامت ہے حق کا تحفظ کرنے والوں کی۔

کربلا: زمین پر تنہا معلی علاقہ ہے۔

کربلا: صدق وصداقت کی دلیل ہے۔

کربلا: مظلومیت کی آواز ہے۔

کربلا: آسمانوں کی پیشانی کو احتراما جھکتا دیکھ رہی ہے۔

کربلا: اسلام کی واحد فصیل ہے۔

کربلا کی اس سرزمین پر اسلام کی ڈوبتی ہوئی کشتی کو بچانے کیلئے حسینؑ جیسا ناخدا بمعہ اہل وعیال کے تہ تیغ ہو گیا لیکن اسلام کی کشتی کو پار لگا دیا۔ بقول علامہ اقبال

بر زمین کربلا بارید و رفت
لالہ در ویرانہ ہا کارید و رفت
بہر حق در خاک وخوں غلطیدہ است
پس بنائے لا الہ گردیدہ است

باقر العلومؑ کے علمی کمال اور راہب کا مسلمان ہونا

روایت ہے کہ آپؑ قید خانہ دمشق سے رہا ہو کر مدینہ منورہ تشریف لے جا رہے تھے کہ ناگاہ ایک جگہ مجمع کثیر نظر آیا۔ آپؑ نے وجہ دریافت کی تو معلوم ہوا کہ نصاریٰ کا ایک راہب ہے جو سال میں صرف ایک بار اپنے معبد سے نکلتا ہے اور آج اس کے نکلنے کا دن ہے۔ آپؑ بھی اس مجمع میں عوام کے ساتھ جا کر بیٹھ گئے، راہب جو انتہائی ضعیف آدمی تھا مقررہ وقت پر برآمد ہوا اور اس نے چاروں طرف نظر دوڑانے کے بعد حضرت امام محمد باقرؑ کی طرف مخاطب ہو کر بولا "کیا آپؑ ہم میں سے ہیں؟" فرمایا "میں امت محمدیہ سے ہوں" اس نے کہا "آپؑ علماء سے ہیں یا جہلاء سے؟" فرمایا "میں جاہل نہیں ہوں" اس نے کہا "آپ مجھ سے کچھ دریافت کرنے کیلئے آئے ہیں؟" حضرت امام محمد باقرؑ نے فرمایا "نہیں" اس نے کہا کہ "جبکہ آپؑ عالموں میں سے ہیں کیا میں آپؑ سے کچھ پوچھ سکتا ہوں؟" آپؑ نے فرمایا "ضرور پوچھیئے۔" یہ سن کر راہب نے سوال کیا۔ "شب و روز میں وہ کون سا وقت ہے جس کا شمار نہ دن میں ہوتا ہے نہ رات میں؟" امام حضرت محمد باقرؑ نے جواب میں فرمایا "وہ سورج کے طلوع کا وقت ہے جس کا شمار دن اور رات دونوں میں نہیں ہے وہ وقت جنت کے اوقات میں سے ہے اور ایسا متبرک ہے کہ اس میں بیماروں کو ہوش آ جاتا ہے۔ درد کو سکون ملتا ہے جو رات بھر نہ سو سکے اسے نیند آ جاتی ہے۔ یہ وقت آخرت کی طرف رغبت رکھنے والوں کیلئے خاص الخاص ہے" اس نے کہا "آپؑ کا عقیدہ ہے کہ جنت میں پیشاب و پاخانہ کی ضرورت نہ ہوگی؟ کیا دنیا میں اس کی کوئی مثال ہے؟" امام حضرت محمد باقرؑ نے فرمایا "بطن مادر میں جو بچے پرورش پاتے ہیں ان کا فضلہ خارج نہیں ہوتا" اس نے کہا "مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ کھانے سے بہشت کا پھل کم نہ ہوگا اس کی یہاں کوئی مثال ہے؟" امام حضرت محمد باقرؑ نے فرمایا "ہاں ایک چراغ سے لاکھوں چراغ جلا دیئے جائیں تب بھی پہلے چراغ کی روشنی میں کمی نہ ہوگی" اس نے کہا "وہ کون سے دو بھائی ہیں جو ایک ساتھ پیدا ہوئے اور ایک ساتھ فوت ہوئے لیکن ایک کی عمر پچاس سال اور دوسرے کی عمر ڈیڑھ سو سال ہوئی؟" آپؑ نے فرمایا "یہ عزیرؑ اور عزیر پیغمبر ہیں۔ یہ دونوں دنیا میں ایک ہی روز پیدا ہوئے اور ایک ہی روز فوت ہوئے۔ پیدائش کے بعد تیس برس تک ساتھ رہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت عزیرؑ کو موت دے دی (جس کا ذکر قرآن پاک میں موجود ہے) اور سو برس کے بعد پھر زندہ فرمایا۔ اس کے بعد وہ اپنے بھائی کے ساتھ اور زندہ رہے اور پھر ایک ہی روز دونوں نے انتقال کیا" یہ جوابات سن کر وہ راہب اپنے پیروکاروں کی طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا کہ جب تک یہ شخص شام کی حدود میں موجود ہے میں کسی کے سوال کا جواب نہ دوں گا سب کو چاہیے کہ اسی عالم زمانہ سے سوال کرے۔ اس کے بعد وہ مسلمان ہو گیا۔ (انتخاب از قصص الانبیاء اردو آئمہ)

> امام حضرت محمد باقرؑ نے فرمایا "ہاں ایک چراغ سے لاکھوں چراغ جلا دیئے جائیں تب بھی پہلے چراغ کی روشنی میں کمی نہ ہوگی"

مسدس در شان ذوالجناح

استاد قمر جلالوی

رہوار کو بڑھا کے چلے یوں امام کل
جیسے لچکتی شاخ کے اوپر ہو کوئی گل
نور نظر علیؑ کا دل خاتم الرسلؐ
ہے شور لافتیٰ کا توسل علیؑ کا غل
جاتا ہے کس شکوہ سے بیٹا بتولؑ کا
حیدرؑ کی ذوالفقار ہے گھوڑا رسولؐ کا

ہے اسپ خوش خرام پہ یہ حسن کا اثر
کوہ گشت ہے یا کہ طلو عروس بہار پر
حوروں کی طرح چلتا ہے سینہ ابھار کر
قربان ہوتی جاتی ہے جبریلؑ کی نظر
نازاں براق سے بھی سوار راہوار ہے
جو دوش مصطفیٰؐ پہ چڑھا وہ سوار ہے

امداد حق کے دل میں سہارے بھرے ہوئے
اسوار کے نظر میں اشارے بھرے ہوئے
رگ رگ میں بجلیوں کے شرارے بھرے ہوئے
وہ جوڑ بند جن میں طرارے بھرے ہوئے
چالوں پہ بن گئی یہ جدھر کو بھی مڑ گیا
سایہ نظر پڑا تو پری بن کے اڑ گیا

کچھ اس ادا سے چلتا ہے رہوار تیز گام
ہر ہر قدم پہ کبک دری کرتی ہے سلام
اڑتا ہے مثل تخت سلیماں جو خوش خرام
پریاں کمال دیکھ کے کرتی ہیں یہ کلام
پتلی کے نقش سم میں جو مانند صید ہیں
جنات دبکے ہوئے زنداں میں قید ہیں

کل جسم پر پسینہ کے قطروں کا ہے یہ حال
آراستہ ہے موتیوں سے جیسے بال بال
گردن کے خم کو دیکھ کے ہوتا ہے یہ خیال
نکلا ہے جیسے تیری شعبان کا ہلال
انداز کچھ عجیب کنوتی نے پائے ہیں
مومن نے جیسے ہاتھ دعا کو اٹھائے ہیں

بجلی کی طرح پھرتا ہے رہوار خوش سیر
میدان میں پڑ رہی ہے وہ گرمی کہ الحذر
گردن کے لانبے بال پسینہ میں تر بہ تر
ہوتے ہیں جب دراز ہواؤں کے دوش پر
قطرے عرق کے بہتے ہیں اس احتیاط پر
گزرے ہے جیسے فوج حسینؑ صراط پر

کلغی کا ہے کنوتی سے رشتہ جڑا ہوا
کلیوں میں جیسے پھول ہو کوئی کھلا ہوا
گردن کا طول یال سے ہے کل بھرا ہوا
دیوار گلستان پہ ہے سبزہ اگا ہوا
تشبیہ دم کی اس سے نہ بہتر کوئی ہوئی
چوٹی کسی حسیں کی ہے بے گندھی ہوئی

گردن صراحی دار تو آنکھیں مثال جام
جس پر نثار حیدری میخوار ہیں تمام
باگوں کو یوں سنبھالے ہوئے ہیں شہ نام
ہاتھوں میں جیسے گلشن جنت کا انتظام

طول لجام اسپ دہن تک جو پاتے ہیں
دو سیدھے راستے ہیں جو کوثر کو جاتے ہیں

رکتا ہے دیکھ دیکھ کے پاؤں جو راہوار
مطلب یہ ہے کہ اپنی جگہ ہو نہ رہگذار
خون نجس سے پاک زمیں ہو نہ بے وقار
ہوں حد کربلا سے ادھر قتل بدشعار
کہتا ہے شہ کے حق میں قبالہ لکھا ہوا
قدموں سے جا رہا ہے زمیں ناپتا ہوا

پہونچا جو اس جگہ پہ شہ دیں کا راہوار
تھی مورچے جمائے جہاں فوج بدشعار
کہنے لگے یہ شامیوں سے شاہ نامدار
آل نبیؐ پہ تم نے کئے ظلم بے شمار
رہنے دیا نہ مجھ کو مدینے میں چین سے
مہمان بلا کے تم نے دغا کی حسینؑ سے

باتیں یہ کر رہے تھے ابھی شاہ بے نظیر
اعدا سنبھالنے لگے تیغ و سنان و تیر
کہنے لگے یہ سرور کونین سے شریر
کہتا ہے سر تمہارا طلب شام کا امیر
یہ گفتگو جو کی شہ عالی مقام سے
حیدرؑ کی تیغ تھی نکل آئی نیام سے

معروف جنگ ہوگئے سلطان بحر و بر
چاروں طرف ہے اسب وفادار کی نظر
گرتے ہیں جتنے تیغ سے کٹ کٹ کے اہل شر
ٹاپوں سے توڑتا ہے یہ ان سرکشوں کے سر
کیا کم یہ کام اس کیلئے بہر داد ہے
مظلومؑ کربلا کا شریک جہاد ہے

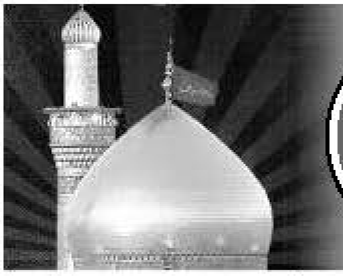

ذکر حسین علیہ السلام

آغا سید عبدالحسن سرحدی درس آل محمد

بموجب من احب شیئا فقد اکثر ذکرہ

محبوب چیز کا ذکر اکثر کیا جاتا ہے چونکہ حسینؑ ہمارے محبوب ہیں اس لئے ہم اکثر ان کا ذکر کرتے ہیں اور کسی سے محبت کے کئی اسباب ہوتے ہیں۔ اول تو کسی سے محبت بوجہ کمال ہوتی ہے یا جمال، چونکہ ہمارے محبوب ان دونوں خوبیوں کا مجسمہ تھے اس لئے ہم ان سے محبت کرتے ہیں۔ دوم محبوب کا محبوب، محبوب ہوتا ہے۔ چونکہ خدا اور رسولؐ ہمارے محبوب اور حسینؑ ان کے محبوب ہیں لہٰذا اس جہت سے بھی حسینؑ سزاوار محبت ہیں۔ سوم محبوب کی شبیہ محبوب ہوتی ہے کیونکہ اسے دیکھ کر محبوب یاد آتا ہے چنانچہ حسینؑ بھی شبیہ رسولؐ، رفتار میں، گفتار اور کردار میں تصویر رسول تھے لہٰذا ہم ان سے محبت کرتے ہیں۔ اسباب بالا کے علاوہ آیہ مودۃ میں فرمان ایزدی کا منشاء بھی یہی ہے کہ ان سے محبت کی جائے، حاشیہ ترمذی ص 164 میں لکھا ہے۔

انهما کالشئ الواحد فی وجوب المحبه

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حسینؑ دونوں وجوب محبت میں ایک ہیں۔

امام احمد اور طبرانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جب

قل لا اسئلکم علیه اجرا الا المودة فی القربی۔ (پ 25 شوریٰ)

کی آیت نازل ہوئی تو حضورؐ سے پوچھا گیا من قرابتک هولاء الذین وجبت علینا مودتهم قال علیؑ و فاطمة و ابناهما۔ کہ حضورؐ آپ کے وہ قرابتدار کون سے ہیں جن کی محبت ہم پر واجب کی گئی ہے؟ آنحضرت نے فرمایا علیؑ، فاطمہ اور ان کے دو بیٹے، دیکھو تفسیر شیخ اکبر ص 432 ج 2 مطبوعہ بیروت، تفسیر مظہری ص 318 ج 8، صواعق محرقہ ص 14

چونکہ محبت مستلزم ذکر ہے پس دونوں کا ذکر بھی ایک ہوگا۔

ذکر حسینؑ اصل میں ذکر رسولؐ ہے

کیونکہ حسینؑ نائب و نسل رسولؐ ہے

مزید لکھا ہے۔ احب اللہ من احب حسینا لان محبة الرسول و محبة الرسول محبة اللہ۔ کہ اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے جو حسینؑ سے محبت کرتا ہے کیونکہ درحقیقت حسینؑ کی محبت رسولؐ کی محبت ہے اور رسولؐ کی محبت خدا کی محبت ہے۔ ذرا ہمارے محبوب کی شان اور عظمت ملاحظہ ہو کہ خدا نے اپنی محبت کو ان کی محبت میں منحصر فرمایا۔ حضورؐ پرنور کے فرمان مذکور سے ثابت ہوا کہ خدا کا پسندیدہ ہوگا وہی جو محب حسینؑ ہوگا، پس جو حسینؑ کو محبوب سمجھے گا، بمقتضائے محبت اس کا ذکر بھی کرے گا۔ رہا ہمارا ذکر حسینؑ کرنا سو اس سے مراد محض ذکر ہی نہیں بلکہ اس سے مقصد ان کی تعلیمات اور اسوہ حیات سے ایک عالم کو باخبر کرنا اور اس کی ترویج کرنا ہے کہ انہوں نے اسلامی قدروں کی احیاء اور بقاء کیلئے کیسے جان کی بازی لگائی اور بے سروسامانی کے باوجود سرفروشی اور جانثاری کی کیسی انمٹ مثالیں قائم کیں۔ اس سلسلے میں ہر انسان دوست کا یہ فرض بنتا ہے کہ محسن انسانیت کا ذکر زندہ اور فکر کو تابندہ کرے تاکہ ظلم و جہل کی ستائی ہوئی دنیا ان کے اسوۂ حسنہ کو اپنا کر اپنی بگڑی سنوار اور سدھار سکے، کسی دینی رہبر اور ہیرو کا تذکرہ آئندہ نسلوں کیلئے نشان راہ اور سنگ میل سے کم نہیں ہوتا۔ جس میں نصیحتیں بھی ہوتی ہیں اور عبرتیں بھی پس ہم ذکر حسینؑ کوئی اندھی عقیدت کی وجہ سے نہیں بلکہ ان کی عظمت کردار کی وجہ سے کرتے ہیں جو ہمارے لئے سامان ہدایت بھی ہے اور نشان راہ بھی، کیوں نہ ہو جبکہ ہمارا ممدوح نمائندہ حق بھی ہے اور حق پناہ بھی۔ تاریخ بتاتی ہے کہ خاندان بنی امیہ کی لڑی کی ایک کڑی یزید پلید جب کفر و الحاد کی مجسم تصویر بن کر ابھرا اور اپنے اسلام دشمن رویے سے کفر پروری کرتے ہوئے مضحکہ اسلام اڑانے لگا تو بھلا ایسے حالات میں صاحب مزاج نبوت حسینؑ کیسے خاموش رہ سکتے تھے چنانچہ انہوں نے وہی کچھ کیا جو

ہر انسان دوست کا یہ فرض بنتا ہے کہ محسن انسانیت کا ذکر زندہ اور فکر کو تابندہ کرے تاکہ ظلم و جہل کی ستائی ہوئی دنیا ان کے اسوۂ حسنہ کو اپنا کر اپنی بگڑی سنوار اور سدھار سکے

تقاضائے وقت کے مطابق ناگزیر اوران کی ذات یزداں صفات سے شایاں اور زیبا تھا۔ جب نقیب طاغوت فرعون نے شمع اسلام کو بجھانے اور شعائر اسلام کی بیخ و بن سے اکھاڑنے کی ٹھانی اور طرہ یہ کہ پروردہ آغوش رسول کو بھی اپنی خواہشات کا ہمنوا بنانا چاہا تو اس وقت وارث ضمیر رسالتؐ نے حق پروری کو جان بخشتے ہوئے فرمایا دیکھو ابوسفیان کے پوتے یزید!''میرا تعلق اہلبیت نبوت سے ہے، میں فرزند علیؑ ہی نہیں بلکہ فرزند رسولؐ بھی ہوں، میری رگوں میں انہی کا مبارک خون ہے، جیسے وہ کسی فرعون وقت کے سامنے نہیں جھکے ویسے میں بھی سرنگوں نہیں سربلند رہوں گا''۔ عزت کی موت کو بہتر سمجھنے والے حسینؑ نے اپنا مقدس خون دے کر حق پرستی کی وہ مثال قائم کی جس کی آدمؑ تا خاتمؐ کوئی نظیر نہیں ملتی، انہوں نے اپنی دینی قربانی سے شمع اسلام کو بجھانے سے بچانا تو ایک طرف رہا اسے تا ابد فروزاں کر دیا۔ یریدالجاہدون لیطفوہ ویابی اللہ الا ان یتمہ۔ ترجمہ کافر چاہتے ہیں کہ اسے بجھا دیں لیکن وہ شمع کیا بجھے جسے روشن خدا کرے۔ کچھ دریدہ ذہن خارجی محافظ اسلام کے تن من دھن سے گزر جانے کے دین پرور اقدام کو معاذ اللہ حصول جاہ و سلطنت کیلئے گردانتے ہیں حالانکہ ''مدعائش سلطنت بودے گر خودنکردے باچنیں

سامان سفر۔ ان ننگ اسلام اور نام نہاد دریدہ ذہنوں سے تو ڈاکٹر شیلڈرک ایسے مستشرق بھلے جو یہ کہہ گئے ہیں Hussain marched with his little company not to glory, not to power or wealth but to a supreme sacrifice. الشہیدؑ ص202۔ ترجمہ: امام حسینؑ اپنی چھوٹی سی جماعت کے ساتھ روانہ ہوئے، آپ کا مقصد شان وشوکت اور طاقت ودولت حاصل کرنا نہ تھا بلکہ آپ کا ایک بلند اور عدیم المثال قربانی پیش کرنا چاہتے تھے۔ یہی مقصد امام عالی مقامؑ کے اس جواب سے بھی واضح ہے جو آپ نے عبداللہ بن جعفر کے خط کے جواب میں لکھا کہ دیکھو میں کوئی بھول کر (عراق) میں نہیں جا رہا بلکہ رایت رسول اللہ فی المنام (ص) امرنی بامر وانا ماض لہ۔ (دیکھو البدایہ و النہایہ ص163 ج8 مطبوعہ بیروت) سرکار رسالت مآب نے حین حیات تلقین نصرت بہ صحابہ کرتے ہوئے فرمایا'' کہ میرا یہ فرزند حسینؑ زمین کربلا میں شہید کیا جائیگا پس تم میں سے جو موجودہ ہو وہ حسینؑ کی مدد کرے (ینابیع المودۃ ص 318 ج2 مطبوعہ قم، تاریخ ابن کثیر ص99 ج8 مطبوعہ بیروت ماثبت بالسنتہ ص219 طبع کراچی)۔ اب فرمایئے کہ کیا حضور تلقین نصرت برائے دین فرما رہے تھے یا ملک گیری، اگر برائے دین فرما رہے تھے تو ماننا پڑے گا کہ الزام تراش محض حسینؑ پر ہی معاذ اللہ الزام نہیں لگا رہے بلکہ خود رسولؐ اللہ پر الزام لگا رہے ہیں۔ کربلا میں متعدد مقامات پر امام عالی مقام کے فرامین سے بھی یہ واضح ہے کہ آپ نے سردھڑ کی بازی صرف اور صرف دین کی خاطر لگائی جیسا کہ آپ فرماتے ہیں''اگر دین محمدؐ میری قربانی کے بغیر نہیں رہ سکتا تو اے تلوارو آ ؤ مجھ حسینؑ کی جان حاضر ہے۔ خواجہ اجمیریؒ نے جب آپ کے اس دینی اقدام کی معراج کو دیکھا تو بے اختیار کہہ اٹھا

دین است حسینؑ دین پناہ است حسینؑ۔

''دنیا سے حجاب کرتے وقت ریگ زار کربلا کے خون آشام لمحوں میں آپ نے فرمایا۔ ترکت الخلق طرافی ہواک۔ بارالہا! میں نے دنیا چھوڑی صرف تیرے لئے''وایتمت العیال لکئی اراک اور بچوں کو یتیم کیا صرف تیری خاطر حقائق مذکورہ سے ثابت ہوا کہ حسینؑ کی قربانی دنیا کی حشمت کیلئے نہیں جاہ وسلطنت کیلئے بلکہ حق کی سربلندی اور رفعت کیلئے تھی۔

بہر حق در خاک و خون غلطیدہ است
پس بنائے لا الہ اگردیدہ است۔

کربلا

مسدس: جوش ملیح آبادی

کربلا اب بھی ہے اک ہوش ربا انگارہ
اپنے پانی میں لئے آگ کا جولاں آرا
برق و آتش کا ابلتا ہوا اک فوارہ
ایک مرتا ہوا خون شہداء کا دھارہ
رنگ اڑتا نظر آتا ہے جہاں داروں کا
مینھ برستا ہے یہاں آج بھی تلواروں کا

کربلا آج بھی ہے ایک لگاتار پکار
ہے کوئی پیروی ابن علیؑ پہ طیار
عصر حاضر میں یزیدوں کا نہیں کوئی شمار
تم مصلوں پہ دوزانو ہو مسلح اشرار
شور ماتم میں کہیں تیغ کی جھنکار نہیں
لب پہ نالے ہیں مگر ہاتھ میں تلوار نہیں

کربلا میں اثر بانگ جناں آج بھی ہے
بوئے انفاس مسیحا نفساں آج بھی ہے
حسن رنگینی خونین کفناں آج بھی ہے
صبح عاشور کی گل بانگ اذاں آج بھی ہے

اک پراسرار خموشی ہے پر افشاں اب تک
صبح کے دوش پہ ہے شام غریباں اب تک
اب بھی گو دھوپ کی شدت سے زمیں جلتی ہے
سوزن خاک شراروں کی ردا بنتی ہے
پھر بھی ذروں سے ہوا لعل و گہر چنتی ہے
زندگی سیرت شبیرؑ پہ سر دھنتی ہے
رنگ رخسارہ تاریخ نکھر جاتا ہے
لب پہ جب نام حسینؑ ابن علیؑ آتا ہے

کربلا اب بھی سر وقت پہ لہراتی ہے
زلف کی طرح خیالات پہ بل کھاتی ہے
خامشی رات کو جس وقت کہ چھا جاتی ہے
دل زینبؑ کے دھڑکنے کی صدا آتی ہے
کبھی ظلمت میں جو کوندا لپک جاتا ہے
ایک قرآن بلندی پہ نظر آتا ہے
اب بھی اک سمت سے اٹھتا نظر آتا ہے دھواں
بیبیاں چند کھلے سر نظر آتی ہیں یہاں

ایک گوشے میں ہے گونجی ہوئی آواز اذاں
اک پھریرا ہے سر پوش فضا پر غلطاں
چند سائے نظر آتے ہیں خراماں اب بھی
ایک زنجیر کی جھنکار ہے لرزاں اب بھی
کربلا کے رخ رنگیں پہ دمک آج بھی ہے
اس کے در کے ہوئے شیشوں میں کھنک آج بھی ہے
کل کی برسی ہوئی بدلی کی دھنک آج بھی ہے
ایک نوشاہ کے سہرے کی مہک آج بھی ہے
کچھ گریباں نظر آتے ہیں فضا پر اب بھی
ایک جھولا متحریک ہے ہوا پر اب بھی
کربلا سر سے کفن باندھ کے جب آتی ہے
وسعت ارض وسماوات پہ چھا جاتی ہے
تند انفاس سے فولاد کو برماتی ہے
تیغ وتیر کو خطرے میں نہیں لاتی ہے
چڑھ کے نیزے پہ دو عالم کو ہلا دیتی ہے
کربلا موت کو دیوانہ بنا دیتی ہے
کربلا اب بھی حکومت کو نگل سکتی ہے
کربلا تخت کو تلووں سے مسل سکتی ہے
کربلا خار تو کیا آگ پہ چل سکتی ہے
کربلا وقت کے دھارے کو بدل سکتی ہے
کربلا قلعہ فولاد ہے جراروں کا
کربلا نام ہے چلتی ہوئی تلواروں کا
کربلا ایک تزلزل ہے محیط دوراں
کربلا خرمن سرمایہ پہ ہے برق تپاں
کربلا طبل پہ ہے ضربت آواز اذاں
کربلا جرات انکار ہے پیش سلطاں
فکر حق سوز یہاں کاشت نہیں کر سکتی
کربلا تاج کو برداشت نہیں کر سکتی
جب تک اس خاک پہ باقی ہے وجود اشرار
دوش انساں پہ ہے جب تک چشم تخت کا بار
جب تک اقدار سے اغراض ہیں گرم پیکار
کربلا ہاتھ سے پھینکے گی نہ ہرگز تلوار
کوئی کہہ دے یہ حکومت کے نگہبانوں سے
کربلا اک ابدی جنگ ہے سلطانوں سے
کہہ رہا ہے یہ ارے کون بہ انداز سروش
کہ بس امروز ہے امروز نہ فردا ہے نہ دوش
کس کی یارب یہ صدا ہے کہ فضا ہے خاموش
میں حسین ابن علیؑ بول رہا ہوں اے جوش
بخش دے آگ مرے سرد عزاداروں کو
ہاں! جگا ذاب میں سوئی ہوئی تلواروں کو

تاریخ وفن تعزیہ سازی

تحقیق و تحریر: سید شاہد علی نقوی

عموی سطح پر تعزیہ بھی امام حسینؑ کی نسبت کا مظہر بنتا رہا ہے، یہ تعزیے مختلف مقامات پر مختلف اشیاء سے مختلف شکلوں میں بنایا گیا لیکن وہ روضہ امامؑ کی نقل ہی تصور کیا گیا کیونکہ روضے کی ساخت شروع میں کچھ تھی پھر اس میں ترامیم ہوتی رہیں اور بحالت موجودہ گنبد اور میناروں کی شکل میں ہمارے سامنے ہیں لہذا کوئی جس طرح کا تعزیہ بھی بنائے وہ اپنی نسبت سے یکساں طور پر اہم ہوتا ہے اور اس کو بارگاہ سید کونینؑ سے شرف قبولیت عطا کیا جاتا ہے، اودھ کے حکمرانوں کی سرپرستی میں فن تعزیہ سازی کو بہت فروغ ملا، شاہی سرپرستی و اعانت کی وجہ سے چھوٹے چھوٹے دستکاروں کی بڑی حوصلہ افزائی ہوئی اور اودھ چونکہ علمی و فنی میدان میں ہمیشہ سے بہتر سے بہتر کی تلاش میں رہے لہذا تعزیہ سازی کے شعبے میں بھی فنی کمالات و تخلیقی عمدگیوں کو بڑا دخل رہا، علم، تعزیہ، ضریح، پٹکا، تابوت، گہوارہ، شامیانہ، براق، ذوالجناح کی آرائش کے اہتمام نے فنی مہارتوں کے مظاہرے کا بہت موقع فراہم کیا، اس تقابل میں ان صحت مند روایتوں کو فروغ ملا، جن سے تخلیقی عمل کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے ایسے ایسے کمالات سامنے آئے جن میں ہنرمندوں کی صلاحیتوں پر لوگ عش عش کر اٹھے، لکھنؤ میں عہد قدیم میں جو تعزیے مروج تھے ان کا اوپری حصہ یعنی قبہ کچھ مقامی تعمیر سے مشابہ ہوتا اور نیچے کی منزل میں تربت کی شکل کا ایک نمونہ الگ سے بنا کر رکھ دیا جاتا تھا چونکہ اہل شہر خود بھی تعزیہ دار تھے لہذا تعزیوں کی ساخت میں مقامی کلچر کی جھلک قدرے نمایاں تھی، اودھ کے حکمرانوں کے زمانے میں اس قسم کے تعزیوں کا عام رواج تھا، اس دور میں مختلف حیثیت کے لوگ مختلف چیزوں کے تعزیے بنواتے تھے تعزیہ سازی کا کام بڑے اہتمام سے ہوتا تھا بعض اوقات تو پورا سال کاریگر اس کی تراش خراش اور سنوار نکھار میں مصروف رہتے تھے، نکھرتے تجربے جو تعزیہ سازی میں ہو رہے تھے انہوں نے بھی مسابقت کے عمل کو بڑھاوا دیا، کاغذ کے علاوہ تعزیے موم، اناج، لکڑی، پتھر، دھات وغیرہ سے بنائے جانے لگے اور ماہرین نے تعزیہ سازی میں وہ وہ کمالات دکھائے کہ بیرونی ممالک سے آنے والے سیاح و دیگر مہمانان نے ان ماہرین کے کام پر داد و تحسین پیش کی۔ مختلف دھاتوں، لکڑی، کاغذ وغیرہ کے استعمال نے اس میں نئی نئی تبدیلیاں پیدا کیں، ہاتھی دانت، صندل، و صنوبر کی لکڑی کے تعزیے بھی بننا شروع ہو گئے تھے، اقسام اناج، کپڑا، موم، روئی اور مختلف چیزوں سے تعزیہ سازی کا فن عروج پر پہنچ گیا، فن تعزیہ سازی کے کمالات صرف اودھ یا دکن تک ہی محدود نہ رہے بلکہ جہاں جہاں حسینؑ کے غم میں مجالس کا انعقاد ہوتا تھا وہاں وہاں دستکاروں نے تعزیہ سازی کے کمالات دکھائے، برصغیر میں اودھ، بیجاپور، گولکنڈہ، بہار، بنگال، پنجاب خصوصاً ملتان، لاہور، سندھ و دیگر علاقوں میں اس فن نے تیزی سے ترقی کی منزلیں طے کیں، اودھ میں تعزیہ سازی کے جو مظاہر سامنے آئے ان میں کچھ تعزیے بہت مشہور ہو گئے مثلاً

موم کا تعزیہ: کاریگر یہ تعزیہ اس مہارت سے بناتے تھے کہ سنگ مرمر کا معلوم ہوتا تھا اور جب اس پر مختلف رنگوں کا عکس پڑتا تو یہ عجیب و دلنشین منظر پیش کرتا۔

چوب صندل کا تعزیہ یہ صندل کی خوشبودار لکڑی کا تعزیہ اپنے تناسب، نقش و نگار، اعلیٰ فنکاری، برجوں، کنگروں اور گنبد کی صناعی کا منہ بولتا ثبوت ہوتا تھا۔

جو اور چاول کا تعزیہ یہ بڑی عرق ریزی سے تیار کیا جاتا تھا اور دستکاروں کا بہت وقت اس پر صرف ہوتا تھا، یہ پہلے مٹی سے تیار کیا جاتا تھا اور جو کی تخم ریزی کر کے جو اگائے جاتے، اگنے کے بعد ماہرانہ انداز میں ان کی تراش خراش کی جاتی، جو کے بجائے بعض دستکاروں نے چاول پر بھی طبع آزمائی کر کے تعزیہ تیار کیا۔

مور کے پروں کا تعزیہ یہ مور کے پروں سے بنایا جاتا تھا اور یہ پر اس حسن اور خوبصورتی سے جڑے جاتے تھے جن سے روضہ کی شبیہ بن جاتی تھی اور ان پروں پر جب روشنی کا عکس پڑتا تو ان کی تابانیاں بڑا پرکشش منظر پیش کرتیں، یہ تعزیہ تمام ملک کی مناسبت سے سب سے سادہ مگر صناعی و مہارت میں منفرد ہوتا تھا۔

سنگ مرمر کا تعزیہ یہ سنگ تراشی کا اعلیٰ ترین نمونہ ہوتا تھا اور ایسا معلوم ہوتا جیسے ہم اصل روضہ پر حاضر ہیں کیونکہ مشہد مقدس یا کربلائے معلیٰ میں امام علیہ السلام کے روضے کی بالکل حقیقی شبیہ ہوتی تھی۔

کاغذ، ابرق اور کپڑوں کا تعزیہ رنگین کاغذ سے تعزیے بنتے تھے جس پر ابرق وغیرہ سے چمک پیدا کی جاتی تھی، کپڑے کے تعزیے مختلف قسموں سے تیار ہوتے تھے مثلاً مخمل والے الگ تعزیہ بناتے تھے، نہایت مہارت سے بانس کی تیلیوں اور کھپچیوں پر مخمل لپیٹ کر تعزیہ کی شکل بناتے تھے، عام طور پر درج بالا تمام اقسام کے تعزیے نفاست، مہک، بین، فنی کمالات، تخلیقی صلاحیتوں، نقش و نگار، متانت و برتری کے جیتے جاگتے مظاہر ہوتے، عام طور پر تعزیوں کے رواج پانے کا عہد زمانہ تیمور سے منسوب کیا جاتا ہے۔

باون ڈنڈوں کا تعزیہ مغلیہ عہد میں اودھ کا شہر خیرآباد باون محلوں پر مشتمل تھا لہذا ہر محلے سے ایک ڈنڈا منگوا کر ایک تعزیہ بنایا گیا تھا جو آج بھی باون ڈنڈوں کے تعزیے کے نام سے مشہور ہے، ساخت کے اعتبار سے اس تعزیے کے چار ستون ہوتے ہیں مگر جس طرف سے بھی دیکھیے تین ہی ستون نظر آئیں گے یہی گویا فنی کمال ہے۔

زیست جس کی باندی ہے وہ حسینؑ میرا ہے

سید جعفر

زیست جس کی باندی ہے وہ حسینؑ میرا ہے
موت جس پہ مرتی ہے وہ حسینؑ میرا ہے
جس کی سب خدائی ہے وہ حسینؑ میرا ہے

کبریا بھی اس کا ہے انبیاءؑ بھی اس کے ہیں
اوصیاء بھی اس کے ہیں اولیا بھی اس کے ہیں
خلق ساری جس کی ہے وہ حسین میرا ہے

ایسی نانی کس کی ہے ایسا کس کا نانا ہے
اک کا صدقہ کون و مکاں اک عرب کی ملکہ ہے
جو وقار ہستی ہے وہ حسینؑ میرا ہے

دادی جس کی بنت اسدؑ اور جد ابو طالبؑ
ماں ہے فاطمہؑ زہرا باپ کا لقب غالب
جو عروج نسلی ہے وہ حسینؑ میرا ہے

جس کے در پہ آئیں ملک اپنی جھولیاں پھیلائے
جسکے در سے فطرس بھی آ کے بال و پر لے جائے
رضواں جس کا درزی ہے وہ حسینؑ میرا ہے

جس کے دست قدرت میں باگ ہے نبوت کی
دین کا تو کہنا کیا جبکہ خود مشیت بھی
کلمہ جس کا پڑھتی ہے وہ حسین میرا ہے

وارث علیؑ مرداں عزم و حوصلہ کی حد
سید شباب جناں، جس نے لی قیادت کی سند
مصطفیٰؐ سے پائی ہے وہ حسینؑ میرا ہے

جس کے واسطے ناقہ بن گئے ہوں خود سرورؐ
طول دے دیں سجدے کو حکم رب سے پیغمبرؐ
جو خدا کی مرضی ہے وہ حسینؑ میرا ہے

سات بیٹے راہب کو بخشے اپنی طفلی میں
اک حبیبؓ ہی کو کیا دین کو ضعیفی میں
جس نے زندگی دی ہے وہ حسینؑ میرا ہے

دی اماں سر مقتل جس نے دشمن جاں کو
سر بلند جس نے کیا سر کٹا کے یزداں کو
جس کی گھٹی ہی ہے وہ حسینؑ میرا ہے

فکر امت جد کی جس کو تھی تہہ خنجر
کی تلاوت قرآں جس نے نوک نیزہ پر
دین جس سے باقی ہے وہ حسینؑ میرا ہے

ہاتھ کٹ گئے پھر بھی بحر و بر پہ قبضہ ہے
قبضہ کر کے دریا پر آج بھی جو پیاسا ہے
جس کا ایسا بھائی ہے وہ حسینؑ میرا ہے

کفر اوڑھ کر آیا جو ملوکیت کی نقاب
جس نے اپنے خطبوں سے اس کو کر دیا بے آب
جس کی خواہر ایسی ہے وہ حسینؑ میرا ہے

رنگ و نسل و مذہب کا فرق یاں نہیں کوئی
ایک سب کا مسلک ہے ایک قومیت سب کی
بزم یہ حسینی ہے وہ حسینؑ میرا ہے

سید جعفر اک شاعر سوز خوان آلؑ نبیؐ
اس کو عزت و شہرت پنجتنؑ کے در سے ملی
جس کا فیض جاری ہے وہ حسینؑ میرا ہے

ضرورت کربلا زینبؑ

(سیدہ یوسف زہرا نقوی)

پوری کائنات میں جو خاندان سب سے عالی قدر سب سے عظیم المرتبہ اور سب سے ممتاز ہے وہ حضرت زینب کبریٰ کا خاندان ہے، جس کی گواہی قرآن مجید فرقان الحمید نے بھی پیش کی ہے، تفاسیر نے بھی اور احادیث مبارکہ نے بھی اور ارباب تاریخ نے بھی اس خاندان کی عظمت و صداقت کی گواہی دی ہے حد یہ ہے کہ اپنوں نے بھی اور غیروں نے بھی گواہی دی ہے ہم چند آیات بابرکات کو آپ کے تعارف کے طور پر پیش کر سکتے ہیں یا چند آیات جو بی بی کے تعارف کے طور پہ ذکر کی جا سکتی ہیں۔

ارشاد رب العزت ہے سورہ ال عمران 33،34 "یقیناً اللہ تعالیٰ نے آدم، نوح، خاندان ابراہیمؑ اور آل عمران کو سارے جہانوں سے برگزیدہ قرار دیا ہے بعض کی اولاد کو بعض سے، اور اللہ تعالیٰ خوب سننے والا ہے اور جاننے والا ہے"۔ مفسرین کرام اس آیہ مبارکہ کی تفسیر اس طرح بیان کرتے ہیں کہ حضرت آدمؑ اور حضرت نوحؑ کے تذکرے میں تو صرف ان دونوں بزرگوں کا نام لیا گیا مگر حضرت ابراہیمؑ کے خاندان اور حضرت عمرانؑ کے خاندان کا ذکر آل ابراہیمؑ اور آل عمرانؑ کہہ کے کیا گیا۔ چنانچہ تمام مفسرین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حضرت رسول اللہ ختمی مرتبت آل ابراہیمؑ سے ہیں اور محمدؐ اور آل محمدؐ آل ابراہیمؑ سے ہیں بلکہ حضرت ابراہیمؑ کے اہلبیت ہیں اور چونکہ پروردگار عالم نے آل ابراہیمؑ کو تمام جہانوں میں برگزیدہ قرار دیا ہے اور حضرات اہلبیت طاہرینؑ حضرت ابراہیمؑ کی اولاد اور ان کا خاندان ہیں، پس ثابت ہوا کہ یہ تمام خاندانوں اور تمام جہانوں سے افضل عظیم اور برگزیدہ ہیں اور سورہ احزاب میں یوں فرمایا آیت نمبر 6۔ "نبی اکرمؐ تو مومنین پر خود ان کی جانوں سے زیادہ اور بڑھ کر حق رکھتے ہیں اور ان کی بیویاں لوگوں کی مائیں ہیں اور "اولوالارحام" کتاب اللہ کی رو سے غیروں کی بہ نسبت ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں"۔ قابل غور بات یہ ہے کہ قرآن مجید میں خالق دو جہاں نے اولوالارحام" میں سے بعض کو بعض سے افضل اور برتر قرار دیا ہے۔ "اولوالارحام" یعنی خاندانی قرابت دار اب ہر مسلمان کے سوچنے اور سمجھنے کی بات ہے کہ سرکار ختمی مرتبت احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰؐ کے خاندانی قرابت دار کون ہیں وہ یہ بات واضح ہے اپنے پرائے سب ہی جانتے ہیں کہ آپ کی دختر نیک اختر خاتون قیامت مخدومہ دو عالم بنت الرسول نور چشم خدیجۃ الکبریٰ مادر حسنین بانوئے حیدر کرار حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا سے بڑھ کر خاندانی قرابت دار کوئی نہیں، اس کا واضح مطلب یہ ہوا کہ اولاد فاطمۃ الزہرا سے بڑھ کر کوئی ایسا نہیں ہے جو رسول اکرمؐ کیلئے "اولالارحام" قرار دیا جا سکے اور جناب سیدہ طاہرہ کی ذات والا صفات کو رب العالمین نے اپنے حبیبؐ کے کیلئے اپنا خصوصی عطیہ قرار دیا ہے، "یقیناً ہم نے آپ کو کوثر عطا کیا تو آپؐ اپنے پروردگار کیلئے نماز پڑھیں اور قربانی دیں بے شک آپ کے دشمن ہی ابتر ہونگے ان کی نسل منقطع ہوگی، سورہ نمبر 108 (سورہ کوثر) تفاسیر یہ بتاتی ہیں کہ شہزادی کونین کے ناموں میں سے ایک نام کوثر بھی ہے اور عربی لغت میں "کوثر" کثرت کے معنی میں آتا ہے، گویا محبوب نے اپنے حبیب کو یہ خوشخبری سنائی کہ ہم نے آپ کو کثرت اولاد عطا کی ہے اور حضور اکرمؐ کا یہ فرمان کہ دنیا کے ہر شخص کی اولاد اس کے بیٹے کی نسل سے چلتی ہے جبکہ میری نسل میری بیٹی کی اولاد کے ذریعہ سے چلے گی اور سیدہ طاہرہ میں سیدہ ہیں اسی لئے ان کی اولاد کو سادات کہا جاتا ہے اور یہی وہ خاندان ہے کہ جس کے حقوق ادا کرنے کا خالق دو جہاں نے خصوصی طور پر حکم دیا ہے یہی ارشاد فرمایا "وآت ذالقربیٰ حقہ" "تو اے رسولؐ (اپنے) قرابت دار کا حق ان کو دے دیجئے (سورہ مبارکہ آیت نمبر 38)۔ جس کے نتیجے میں فتح خیبر کے بعد کے ملنے والے تمام باغات اور زمینیں جو یہودیوں سے حاصل ہوئیں جنہیں جاگیر فدک کہا جاتا ہے وہ تمام جاگیر سیدہ کو عطا ہوگئی۔ یہی خاندان ہی شجرہ طاہرہ کہ جس شجرہ مبارکہ کو شجرہ طیبہ کہا گیا، کتاب الہیٰ کے وارثان خانوادہ ابراہیمؑ کے وارث کہ جن کے گھر کا ادب کا احترام رب العزت نے قرآن کریم میں واضح کر دیا، کچھ ایسے گھر ہیں کچھ ایسے گھروں میں جن کیلئے اللہ نے اجازت دی ہے کہ ان کو بلند کیا جائے اور اس کا نام لیا جائے۔ صبح و شام ان میں اللہ کی تسبیح کرتے ہیں ایسے لوگ ہیں کہ جن کو اللہ کے ذکر سے اور نماز پڑھنے سے اور زکوٰۃ ادا کرنے سے نہ تو کاروبار ہی غافل کر سکتا ہے اور نہ ہی خرید و فروخت کا معاملہ، وہ لوگ اس دن سے ڈرتے

ہیں جب خوف سے دل اور آنکھیں الٹ جائیں گی وہ لوگ ذکر الٰہی کرتے ہیں تا کہ اللہ ان کے اعمال کی بہتر جزا عطا فرمائے اور اپنے فضل سے کچھ زیادہ مرحمت فرمائے اور اللہ جسے چاہے بے حساب رزق دیتا ہے" سورہ مبارکہ النور"۔ جب ایک بزرگ صحابی نے پوچھا آقا کیا یہ گھر بھی ان ہی گھروں میں ہے اشارہ علیؑ اور سیدہ طاہرہ سلام اللہ علیہا کے گھر کی طرف تھا یہ سن کر ختمی مرتبت نے ارشاد فرمایا، ہاں ان گھروں میں بہتر اور ان سے افضل گھروں میں سے ہے سیدہ زینبؑ کے گھر کے رہنے والے وہ ہیں جو اہل تفسیر کے مطابق اللہ کے نور کی تمثیل ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ سورہ النور آیت 35۔" اللہ تعالیٰ سارے آسمان و زمین کا نور ہے ، اس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے کہ ایک طاق جس میں ایک چراغ روشن ہو۔ چراغ ایک شیشے کی قندیل میں ہو اور شیشہ کی قندیل اپنی روشنی تابندگی و درخشندگی میں گویا ایک جگمگاتا ہوا روشن ستارہ ہے، وہ چراغ زیتون کے ایسے بابرکت درخت کے تیل سے روشن کیا جائے جو شرقی ہو نہ غربی اس کا تیل ایسا شفاف ہو کہ اگر چہ آگ نے اسے چھوا بھی نہ ہو تاہم ایسا معلوم ہو کہ خود بخود روشن ہو جائے گا، نور بالائے نور اللہ جسے چاہے اپنے نور کی طرف ہدایت کرتا ہے اور اللہ لوگوں کو سمجھانے کیلئے مثالیں پیش کرتا ہے اور اللہ ہر چیز سے خوب واقف ہے۔ حسن بصری اور ابوالحسن مغازلی شافعی سے روایت ہے کہ مشکوٰۃ سے مراد جناب سیدہ طاہرہ مصباح سے مراد حسنینؑ شجرہ مبارکہ سے حضرت ابراہیمؑ مراد ہیں اور شرقی اور غربی نہ ہونے سے مراد ہے ان کا یہودی و نصرانی نہ ہونا، یکاد زیتھا سے مراد ان کی علم کی فراوانی ہے۔ نور علیٰ نور سے مراد ایک امام کے بعد دوسرا امام اور یھدی اللہ لنورہ سے ان کی اولاد محبت مراد ہے۔ اور وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے نور کی تمثیل بن کر آئے وہی جناب سیدہ زینب سلام اللہ علیہا کے اہل خاندان اور اقربا ہیں یہی وہ گھرانہ ہے کہ جس کے فضائل و کمالات اور کرامات و معجزات اور علمی بلند مراتب کو اللہ نے سورہ مبارکہ نساء میں بیان فرمایا ہے کہ اللہ نے ان کو ان لوگوں کو جو اپنے فضل و کرم سے عطا کیا ہے کیا لوگ اس پر ان سے حسد کرتے ہیں؟ تو ہم نے ابراہیمؑ کی اولاد کو کتاب و حکمت بھی دی اور ان کو عظیم سلطنت بھی عطا کی اور ابوالحسن مغازلی نے امام پنجم امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ اس آیت سے عام لوگ مراد نہیں ہیں بلکہ مخصوص طور پر ہم اہل بیت پیغمبرؐ مراد ہیں جن سے لوگ رشک و حسد کرتے ہیں اور یہی وہ ہستیاں ہیں کہ جن کے اسمائے مبارکہ کو مالک کائنات نے اپنی بارگاہ میں قرب کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ پھر آدم نے اپنے رب سے کچھ کلمات سیکھے تو اس نے ان کی توبہ قبول کی بے شک وہ توبہ قبول کرنے والا ہے اور مہربان ہے (سورہ مبارکہ البقرہ آیت 37)۔ مفسرین کا یہ لکھنا کہنا ہے کہ جن کلمات کے تصدق آدمؑ کی توبہ قبول ہوئی وہ اسمائے پنجتنؑ پاک ہیں یعنی یہی وہ پنجتن پاک ہیں کہ جو اس بی

بی جناب سیدہ طاہرہ زینب بنت علیؑ کے اقربا ہیں اور یہی وہ ہستیاں ہیں کہ جن ہستیوں نے بی بی کی ولادت باسعادت کے وقت بی بی کا استقبال کیا۔ یکم شعبان المعظم سن 5 ہجری کو مدینہ منورہ میں رحمت دو عالم کی صاحبزادی کی آغوش بابرکت میں جناب زینبؑ سلام اللہ علیہا کا نور روشن ہوا سن 3 ہجری میں امام حسن مجتبیٰ اور سن 4 ہجری میں عقیلہ بنی ہاشم جناب زینب کبریٰ اس دنیا میں تشریف لائیں، اہل صورت کیا حسین منظر ہوگا کہ جب سرور کائنات اس دنیا میں تشریف لائے تو سید بطحا حضرت عبدالمطلبؑ اور امین کعبہ حضرت ابوطالبؑ جیسی بزرگ مرتبہ شخصیات نے ان کی دنیا میں تشریف آوری کی خوشی منائی، امیر المومنین مشکل کشائے دو جہاں کی ولادت باسعادت ہوئی تو حضرت ابوطالبؑ اور جناب فاطمہ بنت اسد کے ساتھ ختمی مرتبت بھی جشن ولادت منانے کیلئے خانہ کعبہ کے دروازے پر کھڑے ہو کر اپنے بھائی وصی اور ولی وزیر کا استقبال کر رہے تھے، جب جناب سیدہ طاہرہ آسمانی تحفہ بن کر نازل ہوگئیں تو سرور کائنات خدیجۃ الکبریٰ اور خاندان کی باعصمت ہستیاں موجود تھیں پھر سن 3 ہجری کو جب اللہ نے اپنے حبیبؐ کو پہلا نواسہ عطا کیا تو امام حسین مجتبیٰ کی ولادت باسعادت کی خوشی میں رسول اللہ کے ساتھ جناب امیر کائنات اور جناب سیدہ بھی موجود تھیں اور پھر جب سن 4 ہجری میں چھوٹا نواسہ دنیا میں آیا تو آپ کی ولادت کی مبارکباد ہدیہ تہنیت و تبریک پیش کرنے کیلئے جبرائیل امین ملائکہ کے ساتھ حاضر ہوئے، پنجتن پاک مکمل ہو گئے لیکن 5 ہجری میں جناب سیدہ زینبؑ اس دنیا میں تشریف لائیں گویا علیؑ و فاطمہؑ کے گھر میں دو نعمتوں کے بعد پہلی رحمت کا نزول ہوا یہ وہ مولودہ ہے جس کی آمد کا جشن منانے کیلئے پنجتن پاک موجود ہیں چنانچہ اس گھر میں رحمت الٰہی کے نزول سے سب ہی مسرور تھے اور ہر طرف سے تہنیت و تبریک کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں، جناب زینب کہ جن کا نام بابا علی المرتضیٰ نے زینبؑ "زین اب" آپ باپ کی زینت رکھا آپ کے متعدد القابات تاریخ میں ملتے ہیں ہر لقب آپ کی صفات عالیہ اور آپ کے فضائل عالیہ کی ترجمانی کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ عقیلہ: یعنی صاحب فہم و دانش لیکن یہ لقب عام طور پر ہر صاحب فہم و دانش کیلئے استعمال نہیں ہوتا بلکہ جو اپنی فہم و دانش و بصیرت میں نمایاں حیثیت کا مالک ہو اسے کہا جاتا ہے۔ جناب زینبؑ کی زندگی کا ایک وہ دور ہے جبکہ امیر المومنین نے 25 سال تک مدینہ منورہ میں خاموش زندگی گزاری اس کے بعد کے پانچ سال جب آپ نے ظاہری خلافت قبول کی، آقا زادی شہزادی اپنے بابا کے دوش بدوش کار ہدایت انجام دینے میں مصروف رہیں۔ پھر جب امام حسن مجتبیٰ نے تخت خلافت کو ٹھکرا کر مدینہ منورہ میں گوشہ نشینی اختیار کی تو جناب زینبؑ عالیہ نے مدینہ منورہ کی خواتین کی تعلیم و تربیت کے ساتھ امامت کے بارے اور اقدام امامؑ کے بارے میں پیدا ہونے

والے شکوک وشبہات کو بھی ذہنوں سے دور کرتیں رہیں اور امام حسینؑ کے مدینہ روانہ ہوئے کہ بعد وقت شہادت تک اور عصر عاشور کے بعد قافلہ کی قیادت کے دوران جناب زینبؑ سلام اللہ علیہا نے ایسی فہم وبصیرت سے کام لیا جسے دنیائے انسانیت کل ارباب انصاف قیامت تک فراموش نہیں کرسکیں گی اور خراج عقیدت پیش کرتے رہنگے، آپ کو عقیلہ بن ہاشم اور عقیلہ آلؑ طاہین بھی کہا جاتا ہے یعنی خاندان ابوطالبؑ کی عظیم المرتبت صاحب فہم وفراست رکھنے والی عظیم بی بی۔عالمہ: آپئے القابات میں العالمہ بھی بیان کیا جاتا ہے جو آپ کے علمی مرتبے کے اظہار کرتا ہے اور اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ مدینہ منورہ اور کوفہ جہاں جہاں شہزادی کا قیام رہا صاحب ایمان خواتین اور اہل مودت بیبیاں اپ کے وعظ و نصیحت سے علم وآگہی حاصل کرتی رہیں، آپکی ذات طبقہ نسواں کیلئے رشد وہدایت کا منبع اور سرچشمہ تھی۔العارفہ: معرفت ذات باری تعالیٰ کی اصل دین ہے اور مولائے کائنات نے بھی معرفت حاصل کرنے کی تاکید کی ہے، اللہ کی معرفت رسول کی معرفت اور اس کی معرفت اور جناب زینبؑ معرفت کے عظیم درجے پر فائز تھیں۔موثقہ: یعنی وہ بی بی جس کے کلام، جس کے بیان جس کے قول وفعل میں کوئی شک وشبہ نہ کیا جاسکے وہ جو کہے وہ برحق ہو اور سننے والے پر اس کا اعتبار اور عمل واجب ہو جائے۔فقہی احکام: حدیث آیت سب قابل اعتبار ہوں یعنی ہم حدیث بیان کرنے والے کو علم رجال اور اعتبار کی کسوٹی پر پرکھتے ہیں اور فقہی احکامات پر عمل کرنے کیلئے وثاقت ہی ایک باب اور کسوٹی ہے لیکن آقازادی کا ایک لقب موثقہ ہے کہ ہر قول وفعل و ثاقت کا درجہ رکھتا ہے۔آپ کے فرامین، فرامین معصوم ہیں، ذرہ برابر تضاد نہیں ہے۔عابدہ: اولاد علی وفاطمہ سب ہی عابد وزاہد ہیں لیکن کل اولاد میں مخصوص عابدہ زاہدہ بی بی کہ قید وبند کی صعوبتیں بھی آپ کو سجدے سے اور عبادت سے روک نہ سکیں اور مظلوم کربلا کی دم آکر آخری رخصت قیام گاہ سے جو ہوئی تو آپؑ نے اپنی بہن سے یہ فرمایا کہ اے بہن مجھے نماز شب نماز تہجد کی دعاؤں میں یاد رکھنا مظلوم کربلا یہ جانتے تھے کہ میری یہ بہن عابدہ ہے قید وبند میں بھی نماز شب ختم نہیں کریگی اس لئے التماس کیا بی بی کا تعلق اس خاندان سے ہے یہ بی بی اس خاندان کی باعث شرف بی بی ہے جو عبادت اور زہد وتقویٰ میں اپنی مثال آپ اور والدین عبادت گزار ہیں وجود عبادت میں۔کاملہ: ایک لقب الکاملہ بھی ہے یعنی صاحب کمال خاتون ایسی بی بی جو عبادت میں ذہن میں علم وعمل میں بے نظیر اور بے مثال ہو جس نے دربار یزید میں اس طرح کلمہ حق بلند کیا ہو کہ اموی کی چولیں ہلا دیں ہوں جس کے عزم واستقلال کے آگے ظلم کی شمشیریں یزید کی تدبیریں خاک میں مل گئی ہو۔جس کے عظمت وجلال نے یزید کو منہ کے بل گرایا ہو اور حسینیتؑ کا لوہا منوایا ہو۔فاضلہ: صاحب فصیلت بی بی جس سے اس کی فضیلت کی نشاندہی ہوتی ہے کہ اور کسی خاتون کو وہ فضیلت حاصل نہیں جو کہ اس پاکباز پاک سرشت بی بی کو حاصل ہے جیسا خانوادہ اس بی بی کا ہے جیسے والدین اس شہزادی کے ہیں جیسے بہن بھائی اس ہستی کے ہیں جو کردار وعمل اس بی بی کو نصیب ہوا وہ کسی اور کے حصے میں کیسے آسکتا ہے۔امام کی بیٹی رسول اللہ کی نواسی، سیدہ النساء کی شہزادی امام کی پھوپھی شہادت وامامت کے حصار میں مقام نزول وحی کے ماحول کی پروردہ بی بی یہ فضل وکرم خاص اور یہ لقب اسی بی بی کیلئے مخصوص ہے۔صدیقہ صغریٰ: شہزادی کونین کی صاحبزادی زینبؑ عالیہ کا ایک لقب صدیقہ صغری بھی ہے یعنی مباہلہ میں جناب سیدہ مطاہرہ معیار صداقت مختصر قافلہ میں شامل تھیں اور دربار یزید میں کلمہ حق وصداقت بلند کرنے والی یہ بی بی جس نے اموی سازشوں کا پردہ چاک کیا اور یزید کے چہرے سے خلافت کے نقاب کو نوچ لیا۔فاطمۃ الزہرا وصدیقہ الکبری ہیں اور جناب زینبؑ صدیقہ الصغریٰ ہیں۔ام المصائب: جناب زینبؑ عالیہ کی تمام زندگی مصائب وآلام سے پر ہیں، پانچ سال کی عمر میں نانا کا سایہ سر سے اٹھ گیا، 75 روز بعد ماں کی شفقت سے محروم ہوئیں۔خیبر شکن پدر گرامی کو 25 سال تک گوشہ نشینی وخاموشی اختیار کرنا پڑی، تخت خلافت قبول کرنے کے بعد بھی انہیں مصائب و مشکلات کا سامنا تھا کبھی جمل کبھی نہروان کبھی صفین اور آخر 21 رمضان 40ھ میں داغ یتیمی بھی مل گیا۔پھر بڑے بھائی امام حسن مجتبیٰ کو زہر سے شہید کیا گیا، پھر ظلم کی وہ انتہا ہوئی کہ خامس آل عبا امام حسینؑ بھی مدینہ سے عازم کربلا ہوئے، سائے کی طرح بہن ساتھ ساتھ ہے عاشورہ کے دن بھائیوں بھتیجوں بھانجوں بیٹوں کے خون میں تڑپتے لاشے بے گور وکفن دیکھے، اہل خاندان ویاروانصار کی شہادتیں اور سب سے بڑھ کر شام غریباں کے روح فرسا

ستم ظریفی، بے ردائی، بے حالی اور بیمار بھتیجے کے طوق و زنجیر میں جکڑے جانے کا غم، کوفہ و شام میں بازاروں اور درباروں کی تشہیر کے وہ مظالم بی بی پر گزرے کہ جس کا ذکر بھی مکمل طور پر ہم نہیں کر سکتے نہ درد محسوس کر سکتے ہیں یہ وہ واقعات ہیں کہ بجا طور پر کہا جا سکتا ہے کہ یہ بی بی درد اور دکھ و آلام و مصائب کی مکمل کتاب ہے اور یہی بی بی ام المصائب ہے۔ خطیبہ کربلا: کربلا کی شیر دل خاتون، یہی مطلب ہے اس لقب کا اور واقعی یہ لقب دنیا کی اور کسی بی بی کو نہیں دیا جا سکتا شہزادی کونین کی لاڈلی بیٹی نے رکن آپ بی بی نے جس طرح کوفہ و شام کے قید و بند کے دوران جس شجاعت و ہمت کے شامی کوفی اموی انسان نما حیوانوں کے مظالم کو برداشت کیا اور یزید جیسے کو جس طرح جرات و استقامت کے ساتھ بابا کے لہجے میں مخاطب کیا اور اپنی تقریروں اور خطبات سے صبر و حوصلے سے جس طرح بھائی کے مقصد اور شہادت کا پرچار کیا اقدام امام کو واضح کیا، امامت پر ہر حملے کا دفاع کیا بیمار امام کو تمام بیواؤں اور یتیموں کو جس طرح یزیدیوں شامیوں کوفیوں کے ظلم سے بچایا وہ کسی اور کے بس کا کام نہ تھا یہ شیر خدا کی شیر دل بیٹی کا ہی کام ہے اور کوئی بی بی کوئی خاتون اپنے حواس کھو بیٹھتی، علی اکبرؑ جیسے بھتیجے جس کو اٹھارہ سال تک ہاتھوں میں منتوں مرادوں سے پالا تھا اس کے جگر کا زخم دیکھ کر اپنے شہزادوں کی کمسنی میں شہادت دیکھ کر عباس جیسے بھائی کا پامال لاشہ دیکھ کر بھائی کا سر نیزے پر بلند دیکھ کر بھی علی کے لہجے میں خطبہ کہنا صرف زینبؑ عالیہ ہی کا خاصہ ہے اور یہ فضل یہ کرم یہ فضیلت یہ لقب ہی کیلئے مخصوص ہے واقعی علی کی علی بیٹی فاطمہ کی فاطمہ بیٹی ہی کہلائے جانے کی حقدار ہیں۔ جب دربار یزید لعین میں اہل حرم کا داخلہ ہوا تو یزید جس تخت پر بیٹھا تھا اور گرد خوشامدی موجود تھے سات سو کرسی تھیں سامنے بیٹھے تھے تکبر کے ساتھ حالت نشہ میں تھا اور فخریہ کفریہ اشعار پڑھ رہا تھا، کاش جنگ بدر میں مارے جانے والے میرے بزرگان نانا، ماموں وغیرہ قبیلہ خزرج کی نیزہ لگنے سے آہ و زاری دیکھتے تو خوشی سے مست ہوتے جھوم جاتے، ہاشمی خاندان نے سلطنت حاصل کرنے کیلئے ایک کھیل کھیلا تھا ورنہ نہ آسمان سے کوئی چیز آئی نہ وحی اتری میں خندف کی اولاد سے نہیں ہوں اگر میں محمد کی اولاد سے ان کے عمل کا انتقام نہ لوں، تحقیق میں نے اپنا انتقام لے لیا اور ان سے بلند مرتبہ پیشوا اور شجاع و بہادر مرد (حسینؑ) کو قتل کر دیا پھر یزید کے پاس امام عالی مقام کا سر اقدس طشت میں لا کر رکھا گیا اس ملعون نے چھڑی کے ساتھ لب حسینؑ سے گستاخی شروع کی یہ دیکھ کر اہل الحرم نے گریہ شروع کیا زینب عالیہ نے فریاد شروع کی نالہ و فغاں بلند ہوا ایسا جانگداز نالہ تھا کہ ہر شخص رونے پر مجبور ہو گیا اور فرمایا حمد اللہ کیلئے ہے جو پروردگار لائق حمد ہے، درود و سلام اس کے پیغمبر اور اس کی آل پر، خداوند تعالیٰ کا فرمان برحق ہے "جو برائیوں اور سیاہ کاریوں کے مرتکب ہوئے ہیں ان کا انجام یہ ہوا کہ انہوں نے آیات الٰہی کی تکذیب کی اور ان کا مذاق اڑانے لگے، اے یزید تو نے جو ہم پر زمین کو تنگ کر دیا جس کی وجہ سے ہمیں اس طرح کشاں کشاں ایک جگہ سے دوسری جگہ پھرایا جا رہا ہے جیسے قیدیوں کو پھرایا جاتا ہے تو یہ سمجھ رہا ہے کہ اللہ کے ہاں ہمارا مرتبہ کم ہو گیا اور تجھے عزت مل گئی اور تو اس کی بارگاہ میں معزز ہو گیا ہے اس لئے تو تکبر میں مبتلا ہو گیا ہے تمرد و خود پسندی کرنے لگا ہے دنیاوی حکومت اور معاملات کو اپنے حق میں مرتب و منظم دیکھ کر اور جو حق اقتدار ہمارا تھا اس پر تسلط کر کے خوشی میں آپے سے باہر ہو گیا ہے ہوش میں آ جا تو اللہ کے فرمان کو بھول گیا" کافر لوگ یہ نہ سمجھیں کہ ہم جو ان کو ڈھیل دے رہے ہیں ان کے حق میں اچھی چیز ہے بلکہ ہم تو اس لئے ڈھیل دے رہے ہیں کہ یہ زیادہ گناہ کر لیں اور ان کے لئے رسواء کن عذاب ہے کیا یہ انصاف ہے کہ تیری عورتیں اور کنیزیں تو پردے میں ہیں اور رسول اللہ کی اولاد کو بے ردا قیدی بنا کر چادریں چھین کر دربدر بازاروں میں تشہیر کر رہا ہے تنگ کر رہا ہے کہ لوگ ان کو دیکھیں قریب و دور کے رذیل و شریف انہیں گھوریں ان کے ساتھ نہ کوئی محافظ ہو نہ ناصر ہو لیکن اے جگر خوارہ کے پوتے جگر چبا کر تھوکنے والی کے پوتے سے خیال رکھنے کی توقع ہی نہیں جس کا خون شہیدوں کے خون سے بنا ہو اور جس کے دل میں بدر و احد کا کینہ بھرا ہوا ہے۔ تو بدر و احد کے مقتولوں کو یاد کر کے شعر پڑھ رہا ہے اور تو جوانان جنت کے سردار ابو عبداللہ (امام حسینؑ) کے دندان مبارک کو اپنی چھڑی سے مار رہا ہے اور یہ باتیں کر رہا ہے جبکہ تو نے ہمارے دلوں کو زخمی کر دیا ہماری جڑ کاٹ رہا ہے کہ اولاد رسولؐ اور جناب عبدالمطلب کی اولاد میں سے جو روئے زمین کے ستارے تھے ان کا خون بہایا ہے، بہت جلد تو ان کے پاس پہنچ جائیگا جن بزرگوں کو تو پکار رہا ہے اس وقت تو کہے گا کاش میں گونگا ہوتا میرے ہاتھ شل ہوتے کہ جو کچھ کیا ہے وہ نہ کرتا، خداوند ہمارا مواخذہ فرما۔ ہمارے حق کا مواخذہ فرما۔ جنہوں نے ہمارا خون بہایا ہے ان سے ہمارا انتقام لے ہمارے وفاداروں کو قتل کرنے والوں پر اپنا غضب نازل فرما، تاریخ گواہ ہے کہ فصاحت و بلاغت میں ڈوبا ہوا یہ خطبہ مظلوم حسینؑ اور ان کے رفقاء اور آل اور اولاد پر ڈھائے جانے والے مصائب کا حال سن کر تمام شامی بلند آواز میں گریہ کرنے لگے اہل حرم کا نالہ و فغاں بی بی کے بین اور شامیوں کے گریہ کی آوازیں بلند ہونے لگی یہ ہے وہ قادر الکلام بی بی جس نے قاتل کے محل میں قصر یزید میں حسینؑ کا ماتم کروایا، فاتح شام و کوفہ زینب فخر کربلا زینبؑ، شریکۃ الحسین زینبؑ، بے مثل لاثانی، مددگار آئمہ زینبؑ اجداد ثانی زہراؑ نعمت لاکھوں سلام کروڑوں درود آپ کے اجداد پر آپ کے خانوادے پر آپ کے شجرہ پاک پر۔

حسینؑ ابن علیؑ کا غم دل مضطر میں رہتا ہے

مولانا محمد مصطفیٰ جوہر اعلیٰ اللہ مقامہ

حسینؑ ابن علیؑ کا غم دل مضطر میں رہتا ہے
بہر عنوان جیسے گھر کا مالک گھر میں رہتا ہے
غم شبیرؑ اور حب علیؑ ہے زندگی اپنی
یہ جذبہ دل میں رہتا ہے، یہ سودا سر میں رہتا ہے
سنے گا پوچھنے والے طہارت دیدہ ترکی
یہ آنسو سیدہؑ کے گوشہ چادر میں رہتا ہے
کسی صورت علیؑ کے در پہ رہنے کی جگہ ملتی
یہ خورشید ضیاء گستر اسی چکر میں رہتا ہے
نکلتا ہی نہیں بغض علیؑ دشمن کے سینے سے
یہ مرحب دوسرا ہے جو اسی خیبر میں رہتا ہے
فراری سے نہ یہ پوچھو کہ آخر بھاگتا کیوں ہے!
یہ پوچھو بھاگنا طے ہے تو کیوں لشکر میں رہتا ہے
کبھی پہلو میں ڈھونڈ اور روتی ہیں ربابؑ اٹھ کر
یہ عالم رات بھر یاد علی اصغرؑ میں رہتا ہے
بیان معرفت میں صدق سے ہٹتا نہیں جوہر
دماغ اس کا خیال رفعت منبر میں رہتا ہے

نہج البلاغہ کے آئینے میں

آپؑ سے ایمان کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا کہ ایمان کے چار ستون ہیں، صبر، یقین، عدل اور جہاد۔ پھر صبر کے چار شعبے ہیں، شوق، خوف، زہد اور انتظار موت۔ پھر جس نے جنت کا اشتیاق پیدا کر لیا اس نے خواہشات کو بھلا دیا اور جسے جہنم کا خوف حاصل ہو گیا اس نے محرمات سے اجتناب کیا، دنیا میں زہد اختیار کرنے والا مصیبتوں کو ہلکا تصور کرتا ہے اور موت کا انتظار کرنے والا نیکیوں کی طرف سبقت کرتا ہے۔ یقین کے بھی چار شعبے ہیں: ہوشیاری کی بصیرت، حکمت کی حقیقت رسی، عبرت کی نصیحت اور سابق بزرگوں کی سنت، ہوشیاری میں بصیرت رکھنے والے پر حکمت روشن ہو جاتی ہے اور حکمت کی روشنی عبرت کو واضح کر دیتی ہے اور عبرت کی معرفت گویا سابق اقوام سے ملا دیتی ہے۔ عدل کے بھی چار شعبے ہیں: تہہ تک پہنچ جانے والی سمجھ، علم کی گہرائی، فیصلہ کی وضاحت اور عقل کی پائیداری۔ جس نے فہم کی نعمت پالی وہ علم کی گہرائی تک پہنچ گیا اور جس نے علم کی گہرائی کو پالیا وہ فیصلہ کے گھاٹ سے سیراب ہو کر باہر آیا اور جس نے عقل استعمال کر لی اس نے اپنے امر میں کوئی کوتاہی نہیں کی اور لوگوں کے درمیان تعریف زندگی گزار دی۔ جہاد کے بھی چار شعبے ہیں: امر بالمعروف، نہی عن المنکر، ہر مقام پر ثابت قدم اور فاسقوں سے نفرت و عداوت لہٰذا جس نے امر بالمعروف کیا اس نے مومنین کی کمر کو مضبوط کر دیا اور جس نے منکرات سے روکا اس نے کافروں کی ناک رگڑ دی، جس نے میدان قتال میں ثابت قدم کا مظاہرہ کیا وہ اپنے راستہ پر آگے بڑھ گیا اور جس نے فاسقوں سے نفرت و عداوت کا برتاؤ کیا، پروردگار اس کی خاطر اس کے دشمنوں سے غضب ناک ہوگا اور اسے روز قیامت خوش کر دیگا اور کفر کے بھی چار ستون ہیں بلا وجہ گہرائیوں میں جانا، آپس میں جھگڑا کرنا، کجی اور انحراف اور اختلاف اور عناد۔ جو بلا سبب گہرائی میں ڈوب جائے گا وہ پلٹ کر حق کی طرف نہیں آ سکتا ہے اور جو جہالت کی بناء پر جھگڑا کرتا رہتا ہے وہ حق کی طرف سے اندھا ہو جاتا ہے جو کجی کا شکار ہو جاتا ہے اسے نیکی برائی اور برائی نیکی نظر آنے لگتی ہے اور وہ گمراہی کے نشہ میں چور ہو جاتا ہے اور جو جھگڑے اور عناد میں مبتلا ہو جاتا ہے اس کے راستے دشوار، مسائل ناقابل حل اور بچ نکلنے کے طریقے تنگ ہو جاتے ہیں، اس کے بعد شک کے چار شعبے ہیں: کٹ حجتی، خوف، حیرانی اور باطل کے ہاتھوں سپردگی، ظاہر ہے کہ جو کٹ حجتی کو شعار بنالیگا اس کی رات کی صبح کبھی نہ ہوگی اور جو ہمیشہ سامنے کی چیزوں سے ڈرتا رہیگا وہ الٹے پاؤں پیچھے ہی ہٹتا رہیگا جو شک و شبہ میں حیران و سرگرداں رہیگا اسے شیاطین اپنے پیروں تلے روند ڈالیں گے اور جو اپنے آپ کو دنیا و آخرت کی ہلاکت کے سپرد کر دے گا وہ واقعا ہلاک ہو جائیگا۔

لوائے حمد کا بیان

تحقیق و ترجمہ: علامہ صائم چشتی

لوائے حمد ایک پرچم ہے جو حضور رسالت مآبؐ کیلئے مخصوص و مختص ہے اس پرچم کی بلندی ایک ہزار سال کے راستے کی مقدار ہے اس پرچم کا قبضہ سفید چاندی کا سنان یاقوت سرخ کا اور دستہ سبز زمرد کا ہے اس پرچم کے تین گوشے ہیں ایک گوشہ مشرق میں دوسرا مغرب میں اور تیسرا مکہ معظمہ میں ہے ایک گوشہ پر ایک سطر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھا ہوا ہے دوسرے پر ایک سطر میں الحمد للہ رب العالمین مرقوم ہے اور تیسرے گوشے پر ایک سطر میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تحریر کیا ہوا ہے۔

اس پرچم کو روز محشر میں لاکر منادی کی جائے گی کہ نبی رسول حرمین سید عربی خواجہ ہاشمی رہنمائے جہانی اور پیشوائے سید المرسلین خاتم الانبیاء محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہاں ہیں؟ حضور سید عالمؐ آگے بڑھ کر اس پرچم کو ہاتھ میں لے لیں گے بعد ازاں حضرت آدم سے لے کر حضرت عیسیٰ مع تمام شہیدوں صالحین اور اہل عرفان و ایمان مومنوں کے اس پرچم کے پاک سائے میں جمع ہو جائیں گے چنانچہ حضور رسالت مآبؐ کا ارشاد ہے، آدم و من دونہ تحت لوائی یوم القیامۃ یعنی حضرت آدم اور ان کے علاوہ تمام دوسرے قیامت کے دن ہمارے جھنڈے تلے ہونگے۔

آدم و من دو نہ تحت اللوا----- آمدہ چوں تو علم افراختہ

بعد ازاں نور کا تاج لا کر سلطان ثقلین کے فرق اقدس پر رکھا جائیگا اور آپؐ کو سبز رنگ کی ریشمی پوشاک پہنا کر آپ کی خدمت میں براق پیش کیا جائیگا تا کہ شہسوار میدان اسری بعہدہ اس پر سوار ہو جائیں، بعد ازاں ہر نبی کیلئے براق حلہ اور تاج لایا جائیگا، اور یہ سب لوگ سوار ہو کر جنت کو تشریف لے جائیں گے۔ جب حضور رسالت مآبؐ براق پر سوار ہوں گے تو پرچم حضرت علیؑ کے ہاتھ میں دے دیں گے اور جناب علیؑ آپؐ کے آگے آگے روانہ ہوں گے۔

امت مسلمہ کے مسائل کے ذمہ دار مسلم حکمران ہیں جنہیں اسلام کے بجائے اقتدار و استعمار عزیز ہیں: آقای موسوی

دہشتگردی اسلام کو بدنام کرنے کی سازش ہے، مسلم تنظیمیں مسلمانوں سے نبرد آزما ہونے کے بجائے استعمار سے پنجہ آزمائی کریں

ڈرون حملوں کا معاملہ عالمی عدالت انصاف میں اٹھانے کا مطالبہ، اعلیٰ سطحی اجلاس کے اختتام پر عالمی و قومی امور پر قراردادوں کی منظوری

راولپنڈی (الموسوی نیوز) تحریک نفاذ فقہ جعفریہ پاکستان کا دو روزہ اعلیٰ سطحی اجلاس جو قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی کی صدارت میں منعقد ہوا اہم عالمی و قومی امور کے بارے میں مختلف قراردادوں کی منظوری کے بعد ختم ہو گیا، اجلاس میں آمد محرم الحرام کے حوالے سے پالیسی کو حتمی شکل دی گئی جس کا اعلان قائد ملت جعفریہ بذریعہ پریس کانفرنس کرینگے، تحریک کے مرکزی

سیکرٹری اطلاعات سید قمر حیدر زیدی کے مطابق اجلاس میں منظور کردہ قرار دادوں میں عالم اسلام اور پاکستان کو درپیش مسائل پر تشویش کا اظہار کیا گیا، ایک قرارداد میں باور کرایا گیا کہ عالم اسلام پر جو کچھ بیت رہا ہے اس کے ذمہ دار مسلم حکمران ہیں جنہیں اسلام کے بجائے استعمار و اقتدار عزیز ہے، کشمیر و فلسطین کے مسائل اقوام متحدہ کی قراردادوں کے تحت حل نہ ہونے کی بنیادی وجہ بھی مسلم حکمرانوں کا دوہرا معیار ہے، یہ امر سوالیہ نشان ہے کہ بین الاقوامی مسلم تنظیموں نے عالم اسلام کیلئے کیا کیا ہے؟ نائن الیون کی تمام ذمہ داری مسلمانوں پر ڈالی گئی لیکن مسلم حکمران نہ صرف خاموش رہے بلکہ ان کا ساتھ دیا آج بھی عراق، لیبیا، یمن، مصر، تیونس اور اب شام میں جو کچھ کرایا جا رہا ہے اس میں بھی مسلم حکمران مکمل طور پر ملوث ہیں، ایک قرارداد میں ڈرون حملوں کا معاملہ وزیراعظم پاکستان کی جانب سے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں اٹھانے کے باوجود ڈرون حملوں کا جاری رہنا لمحہ فکریہ قرار دیا گیا جبکہ خود یو این او سیکرٹری جنرل بانکی مون بھی ان حملوں کی مذمت کر چکے ہیں اور مطالبہ کیا گیا کہ حکومت کو بین الاقوامی عدالت انصاف میں کیس دائر کرنا چاہیے اور اقوام متحدہ پر بھی زور دیا جائے کہ ڈرون حملے بند کرائے اور پاکستان و پاکستانیوں کے نقصانات کی تلافی کی جائے، ایک قرارداد میں پشاور چرچ سمیت ملک کے کوچہ قریہ میں ہونے والی دہشتگردی کو اسلام کو بدنام کرنے کی سازش قرار دیا گیا اور مسلم تنظیموں پر بھی زور دیا گیا کہ وہ مسلمانوں سے نبرد آزما ہونے کی بجائے استعمار سے پنجہ آزمائی کریں جو مسلمانوں کو باہم لڑا کر فلسطین کشمیر برما میں مسلمانوں پر توڑے جانے والے مظالم کو پس پشت ڈالنا چاہتا ہے قرارداد میں واضح کیا گیا کہ اگر مسلم حکمران عالم اسلام سے مخلص ہیں اور امت مسلمہ کو پستی کی گہرائیوں سے نکالنا چاہتے ہیں تو انہیں باہم متحد ہونا ہوگا، دنیائے کفر پر واضح کرنا ہوگا کہ کسی بھی مسلم ملک مسلک اور قبیلے پر حملہ پورے عالم اسلام پر حملہ سمجھا جائیگا، او آئی سی کو مضبوط بنانا ہوگا، سلامتی کونسل میں ویٹو پاور حاصل کرنا ہوگی، عالمی عدالت انصاف میں اسلامی شعائر کیخلاف ہونیوالے مغربی حملوں

کیخلاف کیس دائر کرنا ہوگا، مسلم حکمرانوں کو اپنے ممالک میں عوام کے حقوق کی ادائیگی کو بھی یقینی بنانا ہوگا، ایک قرارداد میں بنگلہ دیش میں پاکستان کی حمایت کے جرم میں رہنماؤں کو پھانسی دیے جانے کے فیصلوں پر اظہار تشویش کیا گیا اور اسے 71 کے بعد بھٹو مجیب معاہدے کی خلاف ورزی قرار دیتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ مسئلہ پر اپنی چپ توڑے، ایک قرارداد میں برما کے روہنگیا مسلمانوں پر بھارتی پشت پناہی سے عرصہ حیات تنگ کیے جانے اور بحرین میں اقلیت کی جانب سے اکثریت پر روا رکھے جانے والے مظالم کی مذمت کرتے ہوئے عالمی برادری سے نوٹس لینے کا مطالبہ کیا گیا قرارداد میں مظفر گڑھ یوپی میں مسلمانوں پر مظالم کی مذمت کی گئی اور اقوام متحدہ پر زور دیا گیا کہ بھارت کی درجنوں ریاستوں میں بھارتی سامراج سے آزادی کیلئے چلنے والی تحریکوں کا نوٹس لے اور عوام کو استصواب رائے کا حق دیا جائے، قرارداد میں پاکستانی حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ بلوچستان میں ہونے والی سورش کے پیچھے کارفرما بھارتی مداخلت کے ثبوت عالمی اداروں میں پیش کیے جائیں تاکہ افغانستان میں بھارتی قونصل خانوں کی صورت میں موجود دہشتگردی کے کیمپوں کو بند کرایا جا سکے، ایک قرارداد میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ اسلامائزیشن کیلئے بنائے گئے تمام ریاستی اداروں بشمول اسلامی نظریاتی کونسل، رویت ہلال کمیٹی، وفاقی شرعی عدالت کی سربراہی نوبت بہ نوبت تمام اسلامی مکاتب کو دی جائے، ایک قرارداد میں اس امر پر اظہار افسوس کیا گیا کہ الیکٹرانک و پرنٹ میڈیا مکتب تشیع کے نمائندہ تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کو مناسب کوریج دینے سے گریزاں ہے، کالعدم دہشتگرد جماعتوں کے پروگراموں کو اس انداز میں اجاگر کیا جاتا ہے جس سے ملک میں انارکی پھیلتی ہے اور بیرونی طاقتوں کے عزائم کو تقویت ملتی ہے، ایک قرارداد میں حکومت پر زور دیا گیا کہ وہ ملک میں قیام امن کیلئے عالمی استعمار سے جان چھڑا کر اپنی خارجہ پالیسی کو استعماری اثر سے آزاد کرائے، ایک قرارداد میں عوام سے اپیل کی گئی کہ موجودہ ملکی صورتحال کے پیش نظر عیدالاضحی کے موقع پر چوکنا رہیں اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ عیدالاضحی کے اجتماعات کی سیکیورٹی یقینی بنائے، اعلیٰ سطحی اجلاس کے شرکاء نے ایک متفقہ قرارداد کے ذریعے اس عہد کا اظہار کیا کہ قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی آمد محرم الحرام کے سلسلے میں جو بھی لائحہ عمل دیں گے اس پر بھرپور لبیک کہا جائیگا، اجلاس میں 5 ذوالحجہ یوم ابوذرؓ 7 ذوالحجہ یوم باقر العلوم، 9 ذوالحجہ یوم سفیر حسینیت، 16 ذوالحجہ یوم شریکۃ الحسین، 18 تا 24 ذوالحجہ عالمی ہفتہ ولایت 25 ذوالحجہ یوم نزول ھل اتیٰ منانے کا اعلان کیا گیا اجلاس سے تحریک کے مرکزی سیکرٹری جنرل مظہر علی شاہ ایڈووکیٹ، ایڈیشنل سیکرٹری شجاعت علی بخاری، بو علی مہدی، سید امجد حسین نقوی، سید عون عباس کاظمی، ایم ایچ جعفری، علامہ حیدر، سید آصف کاظمی، چوہدری ابو بیدار علی، صوبہ سندھ کے علامہ وقار حسن نقوی، علامہ فیروز عباس رضوی، عمار یاسر علوی، مدہوش بخش، جاوید حسین ستھانی، برکت علی جعفری، ڈاکٹر ثاقب کاظمی، مولانا بخش لسکانی، بدر علی ترمذی، مصطفیٰ شاہ رضوی، سہیل زیدی، بلوچستان کے محمد ہادی ہزارہ، صوبہ پنجاب کے علامہ حسین مقدسی، چوہدری لال خان کھنان، علامہ سید ابوالحسن تقی، چوہدری اکرم طاہر، ذوالفقار حیدر نقوی، علامہ رائے عزل حسین، صوبہ خیبر پختونخوا کے ذوالفقار حیدر جمیل، نذر حسین جدون، سید اسلم شاہ، آزاد کشمیر کے سید ساجد حسین کاظمی، سید عمران سبزواری، صوبہ گلگت بلتستان کے علامہ محسن علی شاہ ہمدان، وفاقی دارالحکومت اسلام آباد کے علامہ ساجد بشارت حسین امامی، علامہ اخلاق حسین کاظمی، علامہ منصور رضا عابد، سردار عبادت حسین شاہ، سید محسن علی شاہ، سید اخلاق حسین نقوی سمیت ذیلی شعبہ جات کے نمائندگان نے بھی اپنی سفارشات پیش کیں۔

حب ابوطالبؑ

وہ شخص کبھی صاحب دستار نہ ہوگا
جو عشق محمدؐ میں گرفتار نہ ہوگا
ہے جس کے لہو میں ابوطالبؑ کی محبت
فرار کی تہمت کا سزا وار نہ ہوگا

صوبہ خیبر پختونخوا کے حساس شہروں میں فوج تعینات کی جائے حیدر جمیل علوی

صوبائی حکومت فوری طور پر محرم کنٹرول روم (عزاداری سیل) قائم کرے

پشاور (الموسوی نیوز) تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کے صوبائی سیکرٹری جنرل حیدر جمیل علوی نے صوبائی سرپرست اعلیٰ آغا عباس علی کیانی، صوبائی صدر علی اصغر قزلباش جیو، کوہاٹ ریجن کے ناظم الامور جناب سید غضنفر علی شاہ اور ضلعی صدر ساجد حسن قزلباش نے ہمراہ محرم الحرام کے حوالے سے پریس کانفرنس

سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج ہم محرم الحرام ایسے حالات میں منا رہے ہیں کہ وطن عزیز کا کوئی حصہ دہشت گردوں کی دست برد سے محفوظ نہیں عالمی استعمار، یہود و ہنود کا حصار ہے، ڈرون حملوں کی بھر مار ہے، مذاکرات کا ڈول بھی ڈالا جا چکا ہے مگر دہشتگرد اپنی بہیمانہ کارروائیاں جاری رکھے ہوئے ہیں۔ گھر، محلے سے لے کر شہروں، صوبوں یہاں تک کہ دارالحکومت تک دہشتگردی کی زد میں ہیں، جی ایچ کیو، حساس فوجی تنصیبات اور ایئربیس بھی نشانہ بن چکے ہیں ٹارگٹ کلنگ اور خودکش حملوں میں اعلیٰ افسران سمیت سکیورٹی اہلکاروں کو نشانہ بنایا جا چکا ہے، مسجدیں، امامبارگاہیں، گرجا و مندر، بازار، سکول، درسگاہیں، غرضیکہ کوئی بھی دہشتگردی سے نہیں بچ سکا، جنازے تک نہیں بخشے گئے۔ دوسری جانب بھارتی فوج کنٹرول لائن پر اشتعال انگیزیوں میں مصروف ہے، ملک میں گومگو کی کیفیت جاری ہے، عوام پر خوف و ہراس طاری ہے، جرائم پیشہ افراد بھتہ خوروں، اغواء کاروں نے ملک کا سکون غارت کر رکھا ہے۔ انہوں نے سکیورٹی کے حوالے سے بات کرتے ہوئے کہا کہ صوبے کے حساس شہروں میں فوج تعینات کی جائے، اور سکیورٹی کے انتظامات کو فول پروف بنایا جائے، صوبائی حکومت فوری طور پر محرم کنٹرول روم (عزاداری سیل) قائم کرے جن سے قوم و ملک کے تحفظ، پاسداری، اور عزاداران امام حسینؑ کو آسانیاں فراہم ہوں۔ انہوں نے مزید کہا کہ مرکز مکتب تشیع کے ہیڈ کوارٹر سے قائد تحریک نفاذ جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی کی جانب سے جاری 16 نکاتی ضابطہ عزاداری پر بھرپور عمل کیا جائے گا۔

قطعہ

محشر میں بھی انمول عقیدے کے عوض ہم
بخشش نہ خریدیں تو گناہگار نہ کہنا
جنت میں بھی شبیرؑ تیرے غم کی قسم ہم
ماتم نہ کریں ہم تو عزادار نہ کہنا

کربلا کی خاک پر کیا آدمی سجدے میں ہے

افتخار عارف

کربلا کی خاک پر کیا آدمی سجدے میں ہے
موت رسوا ہو چکی ہے زندگی سجدے میں ہے

یہ جو موجیں سر پٹختی ہیں سر نہر فرات
ایسا لگتا ہے یہاں پیاسا کوئی سجدے میں ہے

نوک نیزہ پر بھی ہوتی ہے تلاوت بعد عصر
مصحف ناطق تہ خنجر ابھی سجدے میں ہے

وہ جو اک سجدہ علیؑ کا بچ رہا تھا وقت فجر
فاطمہؑ کا لال شاید اب اسی سجدے میں ہے

سنت پیغمبرؐ خاتم ہے سجدے کا یہ طول
کل نبیؐ سجدے میں تھے اب اک ولی سجدے میں ہے

وہ جو عاشورہ کی شب گل ہو گیا تھا اک چراغ
اب قیامت تک اسی کی روشنی سجدے میں ہے

حشر تک جس کی قسم کھاتے رہیں گے اہل حق
ایک نفس مطمئن اس دائمی سجدے میں ہے

اس پہ حیرت کیا لرز اٹھی زمین کربلا
راکب دوش پیمبرؐ آخری سجدے میں ہے

شعائر اللہ کی تعظیم واجب ہے اور تحفظ و پاسداری جزو تقویٰ ہے، ام لیلیٰ مشہدی

آمد محرم الحرام کے سلسلے میں قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی کے لائحہ عمل پر پوری قوم بھرپور لبیک کہے گی

اسلام آباد (الموسوی نیوز) ام البنین ڈبلیو ایف کی مشاورتی کونسل کا اہم اجلاس چیئرپرسن ام لیلیٰ مشہدی کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں اہم تنظیمی فیصلے کیے گئے، چیئرپرسن نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے تنظیم کی غرض و غایت پر روشنی ڈالی، ام لیلیٰ مشہدی نے کہا کہ شعائر اللہ کی تعظیم واجب جبکہ تحفظ و پاسداری جزو تقویٰ ہے لہذا بنی ہاشم کی حویلی کی نگہبان حضرت ام البنین کی تاسی میں قائم ہونے والی ہماری تنظیم دینی شعائر بالخصوص خواتین کی مجالس و محافل کی حفاظت کے فریضے کی انجام دہی کیلئے دن رات کوشاں ہیں، اس مقصد کیلئے ملک بھر میں تنظیم سازی کا کام تیزی کے ساتھ جاری ہے انہوں نے کہا کہ جس طرح دنیائے رجال میں متقی و پرہیزگار موجود ہیں اسی طرح طبقہ نسواں میں بھی بلند مرتبہ خواتین پائی جاتی ہیں جنہیں علم و فضل اور زہد و تقویٰ میں کمال حاصل تھا، انہی میں سے ایک ہستی حضرت ام البنینؑ ہیں آپؑ اہلبیتؑ شناس اور ان کی عظمت و حرمت کا عرفان رکھتی تھیں، آپؑ کی حسینؑ سے عقیدت و محبت و خلوص اور زہد و تقویٰ کا بین ثبوت ہے۔ انہوں نے کہا کہ حضرت ام البنینؑ علم و فضل کا پیکر اور عظمت اہلبیت کی عارفہ تھیں، اسی لئے آپؑ نے اپنے چاروں بیٹوں کو نواسہ رسول الثقلین حضرت امام حسینؑ کی بارگاہ اقدس میں قربانی کیلئے پیش کر دیا، مشیر اعلیٰ ام البنین ڈبلیو ایف سیدہ بنت الہدیٰ نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حضرت ام البنینؑ کی خواہش تھی کہ ان کے بیٹے قربان ہو جائے مگر کاش حسینؑ بچ جائے، انہوں نے کہا کہ حضرت ام البنین کا جذبہ ایثار و قربانی اجر رسالتؐ اور اظہار مودۃ کی دلیل ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج دنیائے انسانیت کو جن بحرانوں کا سامنا ہے ان کی سب سے بڑی وجہ عدل و انصاف کا فقدان ہے۔ انہوں نے کہا کہ آزادی و حریت کی تحریکوں میں ظالمین سے برسرپیکار اور وطن عزیز میں اپنے ہاتھوں پر شہادت کے تمغے سجانے والے عظیم سپوت ان عظیم ماؤں کے شیر کی تاثیر دکھا رہے ہیں جن میں حضرت ام البنینؑ سرفہرست ہیں اور انہی کی تاسی میں اپنے بیٹوں کو دین و وطن کی حرمت بچانے کیلئے قربان کرنے والی مائیں لائق صد تحسین ہیں، اس موقع پر ایک قرارداد کے ذریعے اس عہد کا اعادہ کیا گیا کہ آمد محرم الحرام کے سلسلے میں قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی جو بھی لائحہ عمل دینگے اس پر پوری قوم بھرپور لبیک کہے گی، قرارداد میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ دہشتگردی کے خاتمے کیلئے ٹھوس عملی اقدامات کرے اور کالعدم گروہوں کو کھلی چھٹی دینے کے بجائے انہیں آہنی شکنجے میں جکڑے، اجلاس سے سپریم کمانڈر ام البنین ڈبلیو ایف مسز شکیل نقوی، ڈپٹی سپریم کمانڈر طیبہ فاطمہ، پنجاب کی کمانڈر ارم نقوی، جنرل سیکرٹری زہرہ گل، ایڈیشنل جنرل سیکرٹری ڈاکٹر ارم ناز کیانی، سینئر ڈپٹی گرلز گائیڈ کاکات آصف کاظمی، کمانڈر وفاق اسلام آباد مسز مطلوب نقوی، کمانڈر خیبر پختونخوا قرۃ العین، ڈپٹی کمانڈر راولپنڈی کینٹ مسز تسلیم قاسم کربلائی، کمانڈر پنڈی گھیب حریم رضا، کمانڈر فیصل آباد شاکرہ منظور، کمانڈر شاہ پور ٹیکسلا فضہ عابد، کمانڈر واہ کینٹ 26 ایریا سیدہ کبریٰ فاطمہ، سینئر ڈپٹی نگران گرلز گائیڈ سکینہ جنریشن سیدہ عاصمہ ہمدانی، معاون مشاورتی کونسل سیدہ نادیہ زہرا، سیدہ نویدہ کاظمی، سیکرٹری نشر و اشاعت ڈاکٹر سمیرا عباس منتظم اعلیٰ مرکزی دفتر جامعہ المرتضیٰ ایمل فاطمہ کے علاوہ ذاکرہ سیدہ طاہرہ بلقیس بخاری، ذاکرہ سیدہ تہذیب زہرہ سیدہ قمر زہرا، مسز گلنار صادق، مسز حسین مقدی، مسز عبیدۃ الزہرا موسوی، مسز تسلیم بخاری، سیدہ خیر النساء موسوی، معاون منتظم اعلیٰ طاہرہ نسرین نے بھی خطاب کیا، اجلاس کا آغاز حمد و نعت سیدہ زینب علویہ نے کیا جبکہ نظامت کے فرائض مشیر اعلیٰ ام البنین ڈبلیو ایف سیدہ بنت الہدیٰ نے سر انجام دیے جبکہ سالانہ کارکردگی رپورٹ سائرہ جعفری نے پیش کی۔

خون مسلم پانی کی طرح بہایا جا رہا ہے حقوق انسانی کی تنظیمیں کہاں ہیں؟ ام البنین ڈبلیو ایف

تمام ریاستی اداروں کی سربراہی تمام مکاتب کو دی جائے، مشاورتی کونسل کی قرار دادیں

اسلام آباد (الموسوی نیوز) ام البنین ڈبلیو ایف سیکنڈ جنریشن اور گروپ کابینہ کی مشاورتی کونسل کے اہم اجلاس میں جو چیئرپرسن سیدہ ام لیلیٰ کی زیر صدارت مرکزی دفتر جامعہ المرتضیٰ جی نائن فور اسلام آباد میں منعقد ہوا اہم قرار دادیں متفقہ طور پر منظور کی گئیں۔ تنظیم کی ایڈیشنل سیکرٹری جنرل ڈاکٹر ارم ناز کیانی کی جانب سے پیش کردہ قرار داد میں عالم اسلام اور پاکستان کو درپیش مسائل اور ان پر جاری استعماری یلغار پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا گیا کہ کشمیر سے لے کر فلسطین اور افغانستان سے لے کر خون مسلم پانی کی طرح بہایا جا رہا ہے لیکن مسلمانان عالم کا کوئی پرسان حال نہیں، حقوق انسانی کی تنظیمیں مسلمانوں کے حقوق کے معاملے پر چپ سادھے بیٹھی ہیں اور انہیں بھارت، اسرائیل اور امریکہ کے مظالم کہیں نظر نہیں آتے تو اس کی بنیادی وجہ عالم اسلام کا جرم ضعیفی اور مسلم ممالک کے حکمرانوں کی استعماری کاسہ لیسی ہے۔ قرار داد میں باور کرایا گیا کہ مسلم حکمرانوں کو تخت اقتدار و استعمار عزیز ہیں انہیں اسلام یا عالم اسلام سے کوئی پیار اور سروکار نہیں، جب اپنوں کا یہ حال ہو تو غیروں نے کیا پرواہ کرنی ہے۔ قرار داد میں مسلم حکمرانوں سے مطالبہ کیا گیا کہ استعماری کیمپ سے باہر نکلیں، عالم اسلام کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کریں اور امت مسلمہ کے مسائل کیلئے یک زبان ہو کر آواز بلند کریں اگر مسلمان متحد ہو گئے تو دنیا کی کوئی طاقت کشمیر و فلسطین کو محکوم نہیں رکھ سکے گی۔ قرار داد میں کشمیر فلسطین، برما بھارت افغانستان میں مسلمانوں پر ہونیوالے مظالم کی بھرپور مذمت اور ڈرون حملوں کو پاکستان کی آزادی و خودمختاری پر حملہ قرار دیتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ اس مسئلے پر انٹرنیشنل کریمنل کورٹ اور عالمی عدالت انصاف میں کیس دائر کرے۔ قرار داد میں ملک کے کوچہ و بازار میں ہونیوالے دہشتگردی کے سانحات کی پرزور مذمت کی گئی بالخصوص پشاور چرچ پر حملے کو اسلام و پاکستان کیخلاف گہری سازش سے تعبیر کیا گیا۔ قرار داد میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ کالعدم دہشتگرد تنظیموں کیخلاف کارروائی کرے اور انہیں نئے ناموں سے کام کرنے پر روکے، یہ مقام افسوس ہے کہ حکومت ان تنظیموں کے کھالیں جمع کرنے پر تو پابندی کا اعلان کرتی ہے لیکن ان تنظیموں کے سرعام کام کرنے پر اسے کوئی تشویش نہیں، حکومت کے اسی رویے کی بدولت دہشتگردوں کے حوصلے بلند ہو چکے ہیں اور وہ جب چاہیں جہاں چاہیں بے گناہوں کو نشانہ بنا ڈالتے ہیں قرار داد میں دہشتگردی کے لاتعداد سانحات کے کسی ایک بھی مجرم کو سزا نہ ہونے اور ان سانحات میں گرفتار ہونیوالوں کی مسلسل رہائی پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا گیا کہ پاکستان کی تاریخ کے فعال ترین چیف جسٹس کا دہشتگردوں و دہشتگردی پر کوئی نوٹس نہ لینا ایک سوالیہ نشان ہے؟ قرار داد میں ملک میں بڑھتی ہوئی مغربیت پر بھی تشویش ظاہر کی گئی کہ پرائیویٹ ٹی وی چینلوں میگزینوں کو دیکھ کر یہ محسوس ہی نہیں ہوتا کہ یہ اسلام کے نام پر بننے والے ملک کے چینل اور میگزین ہیں یا کسی مغرب کے ملک کے؟ دشمن جو اہداف جنگوں اور جارحیت کے ذریعے حاصل نہیں کر سکا وہ اب اپنی ثقافتی یلغار کے ذریعے با آسانی حاصل کر رہا ہے لہٰذا ارباب اقتدار قوم کی نسلوں کو بچانے کیلئے اقدامات کریں قرار داد میں بلوچستان میں ہونیوالی شورش کے پیچھے کارفرما بھارتی مداخلت کے ثبوت عالمی اداروں میں پیش کرنے پر زور دیا گیا کہ افغانستان میں بھارتی قونصل خانوں کی صورت میں موجود دہشتگردی کے کیمپوں کو بند کرایا جا سکے۔ اجلاس کی مندوبین نے بڑھتی ہوئی مہنگائی اور حکومت کی جانب سے آئے روز عوام پر پٹرول بم، بجلی بم، ٹیکس بم گرانے کی پرزور مذمت کی اور اس امر پر تشویش کا اظہار کیا کہ حکمرانوں کی شاہ خرچیوں اور عیاشیوں میں دن بدن اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے لیکن وہ عوام سے روٹی کے دو نوالے بھی چھین لینا چاہتے ہیں، قرار داد میں میڈیا کی جانب سے مکتب تشیع کے ساتھ روا رکھے جانے والے امتیازی سلوک کی مذمت کرتے ہوئے حیرت کا اظہار کیا گیا کہ اقلیتوں کے تہواروں اور پروگراموں کو تو بھرپور کوریج ملتی ہے لیکن پاکستان کے حصول سے لے کر اسکے دفاع تک ناقابل فراموش قربانیاں دینے والے مکتب تشیع کے پروگراموں اور خبروں پر غیر اعلانیہ پابندی عائد ہے۔ اخبارات کے مذہبی ایڈیشنز کا بھی یہی حال ہے جنہیں دیکھ کر ایسا لگتا ہے کہ مکتب تشیع کا اس ملک میں کوئی وجود ہی نہیں۔ قرار داد میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ اسلامائزیشن کیلئے بنائے گئے ریاستی اداروں بشمول اسلامی نظریاتی کونسل، رویت ہلال کمیٹی، وفاقی شرعی عدالت کی سربراہی باری باری تمام مکاتب کو دی جائے۔ ام البنین ڈبلیو ایف کے اجلاس کے شرکاء نے اس عہد کا اظہار کیا کہ قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی آمدہ محرم الحرام کے سلسلے میں جو بھی لائحہ عمل دیں گے اس پر بھرپور لبیک کہا جائیگا۔

مفتی اعظم سعودیہ کا خطبہ حج لائق تحسین ہے، آغا حامد علی شاہ موسوی

سعودی عرب و پاکستان سمیت تمام مسلمان ممالک کو عمل کرنا چاہئے،

اگر رسول خداؐ کے خطبہ حجۃ الوداع پر عمل ہوتا تو مسلمان استعمار کے دست نگر نہ ہوتے، عالم اسلام کے وسائل مسلمانوں پر استعمال کیے جائیں

اسلام آباد (الموسوی نیوز) سرپرست اعلیٰ سپریم شیعہ علماء بورڈ قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی نے کہا ہے کہ مفتی اعظم سعودی عرب شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ آل شیخ کا خطبہ حج لائق تحسین ہے جس پر سعودی عرب و پاکستان سمیت تمام مسلمان ممالک کو عمل کرنا چاہیے، مصر میں جمہوری حکومت پر ڈاکہ زنی، شام میں استعماری مداخلت، بحرین میں عوام پر مظالم، افغانستان سے امریکی انخلاء، عراق پاکستان میں لاانتہائی دہشتگردی، ڈرون حملوں کیخلاف تمام مسلم ممالک ایک ہو جائیں، مفتی اعظم سعودی حکمرانوں کو پابند کریں کہ تمام مکاتب کو برابری کی سطح پر ان کے حقوق ادا کریں اور اپنے نظریات دوسروں پر مسلط نہ کریں سعودی عرب میں تمام مسالک کو اپنے عقائد کے مطابق عبادات بجالانے کی آزادی دی جائے مسلمانان عالم روضہ رسولؐ کی جالی چومنے سے بھی محروم ہیں، اگر رسول خدا محمد مصطفیٰؐ کے خطبہ حجۃ الوداع پر عمل ہوتا تو مسلمان تمام تر وسائل کے باوجود استعمار کے دست نگر نہ ہوتے عالم اسلام کے وسائل یہودی بینکوں اور امریکی اسلحہ خانوں کے بجائے مسلمانوں پر استعمال کیے جائیں، عیدالاضحی خلیل خدا حضرت ابراہیمؑ و اسماعیلؑ کی اللہ سے محبت اور خلت کا وہ عظیم مظاہرہ ہے جو ایثار و قربانی کرنے والوں کیلئے رہتی دنیا تک سبق آموز ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے عیدالاضحی کے موقع پر اپنے پیغام میں کیا۔ آغا سید حامد علی شاہ موسوی نے کہا کہ مسلمانوں کو قول و فعل کے تضاد نے کہیں کا نہیں چھوڑا اسلام اپنا نظریہ دوسروں پر مسلط کرنے کی اجازت نہیں دیتا، قرآن مجید میں خداوند عالم کی پالیسی لا اکراہ فی الدین ہے، امام کعبہ شیخ عبدالعزیز گزشتہ تین عشروں سے زائد عرصہ سے حج کا خطبہ دے رہے ہیں وہ جس ملک کے باسی ہیں وہ خود کو مسلمانوں کا محافظ کہلاتا ہے مملکت سعودیہ العربیہ سے ہمارا سوال ہے کہ نہ صرف وہاں کے باسیوں بلکہ عمرہ و حج بجا لانے والوں کو بھی اپنے نظریات کی آزادی کیوں نہیں؟ اور اگر وہ ایسا کریں تو انہیں سخت سزاؤں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، نجدی مسلک کے علاوہ کسی اور مکتب کی کتاب وہاں داخل نہیں ہو سکتی جبکہ مملکت سعودیہ العربیہ کی کتابیں دوسرے ممالک میں لاکھوں کی تعداد میں بھیجی جاتی ہیں اور حجاج کرام و زائرین عظام کو زبردستی دی جاتی ہیں، جن میں مسلمہ اسلامی فرقوں کیخلاف ہرزہ سرائی معمول کی بات ہے بلکہ عوام کو مخالف عقائد کے حامل افراد کیخلاف ابھارا جاتا ہے کیا اس طرح خون بہانا بند ہوگا؟ یا مزید بڑھے گا کیا سعودی حکمرانوں نے عوام کو آزادی دی ہے؟ وہاں اظہار رائے پر قدغن کیوں ہے؟ آغا سید حامد علی شاہ موسوی نے کہا کہ امام کعبہ کا کہنا صد در صد ٹھیک ہے کہ بے گناہ کا خون بہانا جرم ہے، جو اس حالت میں صبح و شام ایک کرکے کہ مسلمانوں کے امور کا اہتمام نہ کرے وہ مسلمان ہی نہیں لیکن امام کعبہ یہ بھی دیکھیں کہ مصر میں ڈکٹیٹر کی کس نے حمایت کی اور جمہوری حکومت کو کس نے رگڑا دیا؟ اور فوج کو مبارکباد اور امداد کا اعلان کس نے کیا، شام میں جنگجوؤں کے نام پر دہشتگردوں کو کس نے بھیجا؟ اجداد رسول، اہلبیت اطہارؑ اور صحابہ کبارؓ اور ازواج مطہراتؓ کے آثار و مزارات کو مٹانا کیا اپنا عقیدہ دوسروں پر مسلط کرنا نہیں؟ آغا سید حامد علی شاہ موسوی نے کہا کہ جبکہ انبیائے کرام کا کام بھی ابلاغ تھا زبردستی منوانا نہیں تھا اور قدرت نے اعلان کیا کہ ہم نے دونوں راستے دکھلا دیے ہیں تم شکر کرو یا کفر کرو لہذا سعودی جیلوں میں بند بے گناہ گرفتار شدگان کو رہا کریں، مزارات و آثار مٹانے کا سلسلہ بند کریں، لیبیا، یمن، مصر اور شام میں بزرگان دین، صحابہ کرام حضرت خالد بن ولید، حجر بن عدی، رسولؐ خدا کی نواسی اور دیگر مشاہیر کے مزارات کو نشانہ بنانے والوں کی پشت پناہی ترک کریں کیونکہ بیت اللہ اور مسجد نبویؐ مسلم امہ کا محور و مرکز ہیں۔ مفتی اعظم پہلے سعودی عرب میں وسعت قلبی پیدا کرکے جنت البقیع اور جنت المعلیٰ کے قبرستانوں کی تعمیر و تزئین کروائیں۔ حضور اکرمؐ کے روضہ مبارک کی زیارت کرنے والوں کو تنگ کرنے سے اجتناب کیا جائے اور حضورؐ کے مزار پر عالی شان ضریح نصب کرنے کی اجازت دی جائے جہاں شیخین کی قبریں موجود ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایک مسلم ملک میں جہاں روضہ جات منتقل ہیں اگر نجدی نظریہ مسلط نہ کیا جاتا اور اپنے علاوہ سب کو مسلمان سمجھا جاتا تو مسلم ریاستوں میں ظلم و بربریت نہ ہوتا لہذا پہلے گھر کو درست کریں کیونکہ او آئی سی اور عرب لیگ کے ذریعے مسلم ممالک کی رکنیت معطل کرائی جاتی ہے سارے مسائل بیت اللہ کے بجائے بیت ابیض کی طرف لے جائے جاتے ہیں کیا اسلام آمریت و ملوکیت کی اجازت دیتا ہے؟ اگر امام کعبہ سعودی عرب کی عملی طور پر اصلاح کروا دیں تو یہ دیگر

مسلم ممالک کیلئے سبق آموز ہوگا۔ مکہ و مدینہ کسی ایک گروہ کے نہیں بلکہ عالم اسلام کی میراث اور دنیائے انسانیت کیلئے سرچشمہ رشد و ہدایت ہیں، آغا سید حامد علی شاہ موسوی نے کہا کہ امام کعبہ کا یہ کہنا درست ہے کہ مسلم ممالک کو دشمن سے بچایا جائے لیکن حقیقت یہ ہے کہ مسلم حکمران خود استعمار کے آلہ کار ہیں سعودیہ، کویت اور متحدہ عرب امارات اس کے سب سے بڑے ایجنٹ ہیں جو اسی کیلئے کام کر رہے ہیں، اگر عالم اسلام کی حالت بہتر بنانی ہے تو او آئی سی کو فعال اور عرب و عجم کی تفریق کو ختم کرنا ہوگا، مسلم حکمرانوں نے عوام کو عالمی طاقتوں کے ہاتھوں فروخت کر دیا ہے، امام کعبہ کا خطاب سر آنکھوں پر لیکن اس پر عمل کون کریگا، اتھارٹی کس کے پاس ہے کیونکہ مسلم حکمرانوں کے قول و فعل میں تضاد اور عوام عدم برداشت کا شکار ہیں اگر سعودی حکمران امت مسلمہ کے مفاد کیلئے کچھ نہیں کر سکتے تو عالم اسلام کے مشترکہ اعلامیے مکہ و مدینہ کو بین الاقوامی شہر قرار دیا جائے، ہم ہر قسم کی عصبیتوں اور انہیں فروغ دینے والوں کی پرزور مذمت کرتے ہیں، مفتی اعظم اگر مخلص ترین ہیں تو سعودیہ میں جنت البقیع اور جنت المعلی کی عزت، حرمت بحال کروائیں، مسجد نبوی، بیت اللہ کی وسعت کے نام پر آثار مٹانے کا سلسلہ بند کروائیں اور کسی مسلمہ فرقے کے غیر مسلم کہنا قابل تعزیر جرم قرار دلوائیں، دنیا کی کوئی قوم و ملت ایسی نہیں جس نے وحدت و اخوت، اتحاد و یکجہتی کی اہمیت سے انکار کیا ہو، ہر شخص اس کی دعوت دیتا ہے واعظین، مبلغین اسکا ابلاغ بھی کرتے ہیں مگر تمام دعوت دینے والوں کا ایجنڈا الگ الگ ہے جو خود ساختہ ہونے کی وجہ سے اتحاد کے بجائے افتراق و انتشار کا موجب بنتا ہے، اتحاد کا وہی ایجنڈا کامیاب ہو سکتا ہے جو خدا و رسولؐ نے دیا ہے واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا، اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور ٹکڑے ٹکڑے نہ ہو، خدا کی رسی قرآن و اہلبیتؑ ہیں اسی لئے حضور اکرمؐ نے خطبہ حجۃ الوداع سے قوم کو آواز اور وصیت کی کہ میں تمہارے درمیان دو گرانقدر چیزیں قرآن و اہلبیت چھوڑ کر جا رہا ہوں ان کے دامن سے تمسک اختیار کرو گے تو تم گمراہ نہیں ہو گے حتی کہ یہ میرے پاس حوض کوثر پر پہنچ جائیں (متفق علیہ) قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی نے عوام سے اپیل کی کہ عید الاضحی انتہائی سادگی کے ساتھ منا کر گناہوں سے توبہ کریں، مظلوموں و محروموں کے دکھ درد بانٹیں، انکا خیال رکھیں اور مظلوم جہاں بھی ہیں ان کی مدد کریں۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں اپنی تمام تر توانائیاں دہشتگردی کے قلع قمع، محروموں، مظلوموں کی مدد اور اتحاد و یگانگت کے عملی مظاہرے پر صرف کرنی چاہئیں کیونکہ ہم امن و سکون کے پرچارک ہیں اور جنگ پر صلح، ظلم و بربریت پر عدل و انصاف اور لڑائی جھگڑوں پر افہام و تفہیم کو ترجیح دیتے ہیں اور اپنے دفاع کا مکمل حق بھی رکھتے ہیں۔

حضرت امام حسینؑ

از قلم: سید اسد رضوی

میں خوش نصیب ہوں مجھ پر کرم حسینؑ کا ہے
عطا کیا ہوا سارا بھرم حسینؑ کا ہے
میں معتبر ہوں جہاں میں حسینؑ کے صدقے
قسم علیؑ کی مرے دم میں دم حسینؑ کا ہے
یزیدیت کو ہوئے سرنگوں زمانہ ہوا
بلند آج بھی لیکن علم حسینؑ کا ہے
فلک کی آنکھوں سے گرتے ہیں آج بھی آنسو
فلک کے آج بھی سینے میں غم حسینؑ کا ہے
مقصرین، جہاں تک بھی جا سکے، پہنچے
جہاں میں نام مگر محترم حسینؑ کا ہے
یزیدیو! ذرا دیکھو تو نوک نیزہ پر
بلند اور ہوا سر بہم حسینؑ کا ہے
خدا نے دی ہے انہیں جنتوں کی سرداری
خدا بھی دیکھ اسد ہمقدم حسینؑ کا ہے

انتہا پسندی کا سبب ناخواندگی ہے نصاب تعلیم کو نظریہ پاکستان سے ہم آہنگ کیا جائے

عون کاظمی کو مختار سٹوڈنٹس آرگنائزیشن کا مرکزی صدر منتخب کر لیا گیا، اعلامیہ تنظیمی کنونشن مختار ایس او

نوجوان نسل کو بچانے کے لئے نعروں کی بجائے عملی اقدامات کی ضرورت ہے، یوعلی مہدی

راولپنڈی (الموسوی نیوز) وطن عزیز میں انتہا پسندی کے فروغ کا بڑا سبب ناخواندگی، جہالت اور بیروزگاری ہے حکومت پاکستان کے ہر شہری کو خواندہ بنانے کے لئے اقدامات کرے، تعلیمی بجٹ میں اضافہ کیا جائے، پڑھے لکھے جوانوں کو روزگار کی فراہمی یقینی بنائی جائے۔ آمدہ محرم الحرام کے دوران قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی کی جانب سے دیئے جانے والے لائحہ عمل پر بھرپور عمل درآمد کیا جائے گا اور حسینی جذبے پر عمل پیرا ہو کر دشمنان اسلام و پاکستان کی تمام سازشوں کو ناکام کر دیا جائے گا، اس امر کا اعلان مکتب تشیع کے طلباء کی نمائندہ تنظیم مختار سٹوڈنٹس آرگنائزیشن کے ملک گیر "عزم مختار تنظیمی کنونشن" کے اختتام پر جاری کردہ اعلامیے میں کیا گیا جس میں ملک بھر سے طلباء نمائندوں نے شرکت کی، کنونشن میں سید عون عباس کاظمی کو آمدہ سال کیلئے مختار سٹوڈنٹس آرگنائزیشن کا مرکزی صدر منتخب کر لیا گیا۔ مردان علی چنگیزی کی جانب سے پیش کردہ کنونشن کے اعلامیہ میں اس امر پر تشویش کا اظہار کیا گیا کہ ملک میں تہرا چوہرا نظام تعلیم رائج ہے جس میں ریاست کا کوئی عمل دخل نظر نہیں آتا، کہیں بانیان پاکستان قائداعظم علامہ اقبال کے مضامین درسی کتابوں سے نکال دیئے ہیں، تعلیمی نصاب سے مذہب کو مکمل خارج کر دیا گیا ہے تو کہیں مذہب کو استعمال کر کے تفرقوں اور عصبیتوں کو نرسریاں پروان چڑھ رہی ہیں جو قوم و ملک کیلئے لمحہ فکریہ ہے۔ لہذا ریاست اپنی ذمہ داریاں پوری کرتے ہوئے ملک میں یکساں نصاب و نظام تعلیم رائج کرے جو اسلام اور نظریہ پاکستان سے ہم آہنگ اور جدید تقاضوں کے مطابق ہو، اعلامیہ میں بجٹ میں تعلیم کیلئے رکھی گئی رقم کو مونگ پھلی کے مترادف قرار دیتے ہوئے قومی بجٹ کا 25 فیصد تعلیم کیلئے مختص کرنے کا مطالبہ کیا گیا، اعلامیہ میں ملک میں ہونے والی دہشت گردی کی پرزور مذمت کرتے ہوئے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا گیا کہ کالعدم جماعتیں کھلے بندوں کام کر رہی ہیں اور حکومت محض نوٹیفیکیشن جاری کر کے اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہو جاتی ہے، اعلامیہ میں مطالبہ کیا گیا کہ انسداد دہشت گردی ایکٹ پر صحیح معنوں میں عمل درآمد کیا جائے، اعلامیہ میں ملک میں بڑھتی ہوئی مہنگائی کو معاشی عدم استحکام کا شاخسانہ قرار دیتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ ورلڈ بینک آئی ایم ایف کی ڈکٹیشن پر عمل کرنے کی بجائے اسلامی تعلیمات کے مطابق معاشی نظام تشکیل دیا جائے، اعلامیہ میں مسئلہ کشمیر کے حل سے قبل بھارت کے ساتھ تعلقات کو شہدائے آزادی کے ساتھ غداری کے مترادف قرار دیا گیا، اعلامیہ میں اقوام متحدہ پر زور دیا گیا کہ کشمیر و فلسطین کی قراردادوں پر اسی طرح عمل درآمد کرائے جیسا مشرقی تیمور اور سوڈان کے حوالے سے کروا چکی ہے، اعلامیہ میں بحرین و یمن میں عوام پر ہونے والے مظالم کی مذمت کی گئی، اس موقع پر چیئرمین مختار سٹوڈنٹس آرگنائزیشن نے صدارتی خطاب کرتے ہوئے کہا کہ نوجوان نسل قوم و ملک کا سرمایہ ہے جسے ضائع ہونے سے بچانے کیلئے نعروں کی بجائے عملی اقدامات کی ضرورت ہے۔

تنظیم کے نومنتخب صدر سید عون عباس کاظمی نے کہا کہ اسلام و پاکستان کی سربلندی، مشن ولاء و عزاء اور طلباء حقوق کیلئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا جائے گا اور تنظیمی اہداف کے حصول کیلئے بھرپور کوشش کی جائے گی۔ کنونشن میں علامہ بشارت حسین امامی نے نوجوانوں کی ذمہ داریاں، علامہ قمر حیدر زیدی نے مختار سٹوڈنٹس کے قیام کی ضرورت اور الحاج سید حسن بدر ہمدانی نے تنظیم کے موضوع پر مقالہ جات پیش کئے اس کے علاوہ ایم ایس او اسلام آباد کے ماجد رضا، پنجاب سے روحان حیدر، سندھ سے اکبر حسین، بلوچستان سے محمد ہادی ہزارہ، آزاد کشمیر سے سلطین علی، گلگت بلتستان سے حامد علی، مختار جنریشن کے ذیشان نقوی، ابراہیم سکاوٹس کے شہید الحسینی، آصف حسین کاظمی، ڈاکٹر این ایچ نقوی اور ایم ایچ جعفری نے بھی خطاب کیا۔

ضروری ہے

شاعر اہلبیت: ریحان احمد

بشر کے واسطے جیسے ہوا ضروری ہے
اسی طرح ہمیں فرش عزاء ضروری ہے

نصیریوں نے علی کو سمجھ لیا ہے خدا
کہا تھا مولا نے ان سے خدا ضروری ہے

نصیب حر کی طرح کا سبھی کو مل جائے
مگر بتول کے دل کی دعا ضروری ہے

یہ راز کون بتائے کہ خلد جانے کو
نجف سے نکلا ہوا راستہ ضروری ہے

علم کو غازی کے تم تو اٹھا نہیں سکتے
حسینی عشق بحد وفا ضروری ہے

علی کے در سے بلا مانگے علم ملتا ہے
یہ کہیں نے کہہ دیا در پہ صدا ضروری ہے

خدا تو پیدا نہ کرتا کبھی کوئی مشکل
اگر نہ سوچتا مشکل کشا ضروری ہے

پرانے در سے تو کعبے میں بت ہوئے داخل
علی کی ماں کے لئے در نیا ضروری ہے

خدا کسی کو بھلا ذوالفقار کیوں دیتا؟
نہ صرف ہاتھ، یہاں حوصلہ ضروری ہے

پتہ چلاتا ہو جس کو ہے کون ایمان کون؟
عقیدہ قول نبی پر بڑا ضروری ہے

علی کو مولا بنا کر رسول کہتے تھے
کھلا کہ کار رسالت میں کیا ضروری ہے

بدن پہ خاک در بوتراب مل کے چلو
لحد میں ہوگا اندھیرا، دیا ضروری ہے

مرض ہے موت کا لاحق تو کچھ دوا کر لے
شفا کے واسطے خاک شفا ضروری ہے

ہر اک سوال کا سیدھا جواب ناد علی
نبی کانسخہ رد بلا ضروری ہے

ریحان اجر رسالت ہے جب اہلبیت
یہ قرض وہ ہ جو کرنا ادا ضروری ہے

محرم الحرام میں موسوی ضابطہ عزاداری پر بھرپور عمل درآمد کیا جائیگا مختار ایس او

تکمیل دین اور اسلام کی فتح مبین کی یادگار غدیر و مباہلہ کو اجاگر کر کے دنیا سے دہشتگردی اور فساد کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے

راولپنڈی (الموسوی نیوز) قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی کے اعلان کردہ عالمگیر ہفتہ ولایت کے سلسلے میں مختار سٹوڈنٹس آرگنائزیشن ضلع راولپنڈی کے زیر اہتمام مرکزی امام بارگاہ قدیم حسینی محاذ راولپنڈی میں منعقد غدیر و مباہلہ کا مرکزی جلسہ عام منعقد ہوا جس کی صدارت تنظیم کے چیئرمین سید بو علی مہدی اور (سابق) مرکزی صدر سلیم [illegible] نے کی۔ چیئرمین نے اپنے صدارتی خطاب میں کہا کہ تکمیل دین اور اسلام کی فتح مبین کی یادگار غدیر و مباہلہ کو اجاگر کر کے دنیا سے دہشتگردی اور فساد کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے جبکہ انہوں نے مرکز تشیع سے شعبان حیدر کرار کے حقوق اور پاکیزہ اہداف ولاء و عزاء کیلئے کی جانے والی کوششوں کو سپاس تحسین پیش کیا اور اس عہد کا اعادہ کیا کہ آمدہ محرم الحرام کے سلسلہ میں قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی کے ضابطہ عزاداری پر عمل درآمد کیلئے مختار ایس او ہراول دستے کا کردار ادا کرے گی۔ نو منتخب مرکزی صدر سید عون عباس کاظمی نے جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے تنظیمی اہداف کے حصول کیلئے اپنی تمام تر توانائیوں کو بروئے کار لانے اور ہر قسم کی قربانی پیش کرنے کے عہد کا اظہار کیا۔ خطیب اعصر علامہ ناصر عباس آف ملتان نے اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے یاد کرایا کہ نبی و رسول دین و شریعت کا مبلغ اور امام اس کا پاسدار و پاسبان کہلاتا ہے اسی بناء پر شریعت کے مبلغ و پاسبان و پاسدار کا تعین جانب اللہ ہونا لازم ہے۔ انہوں نے کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیر خم میں علیؑ کو اپنے ہاتھوں پر بلند کر کے فرمایا جس کا میں مولا ہوں اس کا علیؑ مولا ہے لہذا ولایت علیؑ وہ الٰہی قلعہ ہے جو اسلام کی اساس، تکمیل دین کی سنہری سند اور عالم بشریت کے تحفظ کی ضمانت ہے۔ انہوں نے کہا کہ عید مباہلہ نصارائے نجران کے مقابلے میں اسلام کی فتح مبین کی یادگار ہے جو پنجتن پاک کی مرہون منت ہے۔ علامہ ناصر نے یہ بات زور دے کر کہی کہ دنیائے عیسائیت کو نصارائے نجران کی تاسی کرنی چاہیے جنہوں نے اہلبیت علیہم السلام کے سامنے سر تسلیم خم کر کے ان سے مباہلہ کرنے کی بجائے جزیہ دینا قبول کر لیا۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ پر آشوب دور میں دنیائے شیطنت کے چنگل سے چھٹکارے، آزادی کی تحریکوں کو کامیابی سے ہمکنار کرنے، دہشتگردی، قتل و غارت گری اور ہر قسم کے جبر و استبداد کے خاتمہ کیلئے خانوادہ عصمت و صداقت کے دامن سے عملی وابستگی ضروری ہے۔ ٹی این ایف جے کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات علامہ سید قمر حیدر زیدی نے جلسے سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حضرت علی ابن ابی طالب اہل بیت رسولؐ میں سے عظیم ترین ہستی ہیں، وہ اہل بیت علیہم السلام جنہیں عزت و رفعت و عصمت و شرافت کی خلعت سے آراستہ کیا گیا جنکا کائنات میں کسی اور کے قد و قامت پر راست نہ آ سکی یہ دلیل ہے کہ ذات الٰہی نے اہل بیت علیہم السلام کو تمام کائنات پر فضیلت و برتری عطا فرمائی۔ انہوں نے کہا کہ اقوام عالم اپنے تہواروں کی عزت و احترام کے ساتھ مناتی ہیں جب کہ امت مسلمہ نے جہاں احکام خداوندی اور فرامین مصطفوی اور پاکیزہ صحابہ کرام سے گریز کیا وہاں انہوں نے عید غدیر و عید مباہلہ جو تکمیل دین اور عیسائیت کے مقابلے میں اسلام کی فتح مبین ہے کو فراموش کر دیا جس کے نتائج مسلمان آج بھی بھگت رہے ہیں۔ جلسے سے ڈاکٹر جعفر مہدی، علامہ شیخ اعجاز حسین مدنی، علامہ ارشد امیر عابدی، علامہ مطلوب حسین نقوی، علامہ اظہر عباس حیدری، مفتی باسم زاہری، مولانا ساجد محمود مدنی، مولانا ملک اجلال حیدر الحیدری، مولانا وقار حسین نقوی، علامہ سید اخلاق حسین، ذاکر تکمیل حسین، [illegible]، سید جان علی شہدی اور [illegible] نے بھی خطاب کیا۔ جلسے کے اختتام پر ایم ایس او ضلع راولپنڈی کی جانب سے جشن غدیر و مباہلہ کا کیک کاٹا گیا۔ [illegible] عباس، آصف کاظمی، [illegible] نے نقابت کے فرائض سرانجام دیئے۔

قائد ملت جعفریہ کے ضابطہ عزاداری پر بھرپور عمل درآمد کیا جائے گا، ہیثم عباس

ایام عزا کے دوران سکیورٹی کے انتظامات فول پروف بنائے جائیں، بجلی، گیس کی لوڈشیڈنگ سے اجتناب کیا جائے

پشاور (الموسوی نیوز) انجمن ذوالفقار حیدری پشاور کا اجلاس تنظیم کے صدر جناب ہیثم عباس کی زیر صدارت ہوا۔ اجلاس میں آمدہ محرم الحرام کے حوالے سے خطاب کرتے ہوئے ہیثم عباس نے قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ الموسوی [illegible] کے اعلان کردہ ضابطہ عزاداری کی بھرپور حمایت کرتے ہوئے کہا کہ یکم محرم الحرام تا 8 ربیع الاول اس پر بھرپور عمل درآمد کیا جائے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ اسلام ہر قسم کی عصبیتوں کو ختم کرتا ہے۔ اسلام کے نظریہ اساسی کا تقاضا ہے کہ یہاں آباد تمام مکاتب کے ساتھ عدل و انصاف برتا جائے۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ ایام عزاء کے دوران سکیورٹی کے فول پروف انتظامات کو یقینی بنایا جائے اور بجلی و گیس کی لوڈشیڈنگ سے اجتناب کیا جائے۔ آخر میں تمام شرکاء اجلاس نے قائد ملت جعفریہ کی بصیرت افروز قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے مکتب تشیع کے ہیڈ کوارٹر علی مسجد سے جاری ہونے والے ہر حکم پر لبیک کا عہد کیا۔

مرکزی وصوبائی کنٹرول روم محرم کمیٹی عزاداری سیل تحریک نفاذ فقہ جعفریہ پاکستان

مرکزی کنٹرول روم

سید شجاعت علی بخاری، علاحیدر، بوعلی مہدی،، قاسم الحسینی، حاجی حسن بدر ہمدانی، اجمل حسن نقوی، محمد عباس بلوچ، مالک اشتر، اختر رضا کیانی، ڈاکٹر این ایچ نقوی
ملک علی فرقانی ثمر الحسن نقوی، آصف کاظمی، راجہ ذوالکفل مہدی، افتخار حسین مشہدی، عون عباس کاظمی، مردان علی، ایم ایچ جعفری، سید امجد نقوی، ایم ڈی حیدری،
عابد حسین شاہ، نصر کاظمی، سید اسد علی حسنی، علی ابوذر چوہان، جون علی مشہدی، محسن رضا بلالی، ذوالقرنین حیدر، حسین کاظمی، علی مہدی، راجہ توقیر، سید علی زین، راجہ حسنین

051-4410180/4840625/5876402/0345-5291412

کنٹرول روم فیڈرل ایریا اسلام آباد

علامہ بشارت امامی	0333-5188388	علامہ گفتار حسین صادقی	0321-5014512
راجہ ابوایقان	0300-5589654	جی اے حیدری	0333-5210570
سید محمد علی بخاری	0300-9542710	علامہ سید اخلاق حسین کاظمی	0300-5135639

کنٹرول روم صوبہ پنجاب

علامہ سید حسین مقدسی	0307-5141272	علامہ رائے مزمل حسین	0300-4742996	سید ظفر عباس نقوی	0300-6789044
علامہ قمر عباس موسوی	0300-6163934	ضمیر جاوید ایڈووکیٹ	0333-6841602	چوہدری لعل خان	0321-6203828
میثم تمار جعفری	0300-5278984	سید وجیہ الحسن کاظمی	0321-4005818	شہزادہ غلام حسن بھٹی	0322-4870270

کنٹرول روم صوبہ سندھ

علامہ وقار حسن تقوی	0300-2561305	عمار یاسر	0300-9245379	زوار جاوید علی مٹھانی	0300-3244110
سید لطف اللہ شاہ لکیاری	0307-3480925	سید ابوالحسنین زیدی	0345-3866106	گوہر جارچوی	0300-2273516
ڈاکٹر ثاقب کاظمی	0333-2976202	زوار برکت علی جعفری	0300-3414101	زوار صائم علی جعفری	0345-3622114

کنٹرول روم صوبہ خیبر پختونخوا

زیڈ اے جمیل	0347-9146582	میر ابوغضنفر	0333-9161412	سردار علی اصغر جی	091-2562496
سید اسلم شاہ	0332-0683339	ذوالفقار کیانی	0300-8594489	غضنفر علی شاہ	0333-9625314
سید طاہری شاہ	0301-5616487	نذر حسین جدون	0321-5850083	صدا حسین شاہ	0300-9094002

مولانا اجلال حیدری (ٹانک) 0333-5347413 مولانا ابرار حسین طوری (پارا چنار) 0302-9372805

کنٹرول روم صوبہ بلوچستان

سردار طارق احمد جعفری	0300-2141272/0322-8141272	محمد ہادی	0344-7736988
فدا حسین	0300-3883224	غلام مصطفی کمال	0312-8017572
حاجی منور حسین	0300-3885225	کاظم علی ہزارہ	0345-8370064

کنٹرول روم آزاد کشمیر

ساجد حسین کاظمی	0300-8947552	خواجہ غلام حر انصاری	0334-3166199	ارشاد نقوی	0321-9682611
خان اصغر خان الحسینی	0346-5161272	عمران سبزواری	0334-5350939	ڈاکٹر ذاکر کاظمی	0345-5304754

مختار زیدی 0301-5534389

کنٹرول روم گلگت و بلتستان

علامہ کاظم ترابی 0300-7446352 آغا سید علی موسوی اسکندر آبادی 05831-2514 اخوند غلام محمد اموئی 5831-54601-0355-5277411

بیرون ملک نمائندگان

امریکہ طاہری شاہ، تسنیم عباس، کرار حیدر نقوی، چوہدری عباس، انگلینڈ ڈاکٹر ایس زیڈ نقوی، ناصر عباس جعفری، آغا بہشتی، فواد علی، سید ناصر نقوی، عارف جعفری،
سید منور کاظمی، مجتبیٰ کاظمی، عمران مٹھانی، فرانس رحمت علی شاہ، متحدہ عرب امارات مختار علی، شاہد حسین، قطر سید مصور نقوی، اٹلی ضیغم عباس،
عارف بدری، قمر عباس میر، غضنفر عباس میر، جرمنی الطاف حسین، ناروے محمد شریف، فن لینڈ محمد جاوید

نوٹ : ان نمائندگان کے ایڈریس اور رابطہ نمبر ٹی این ایف جے کی ویب سائٹ سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

قارئین کرام کی خصوصی توجہ کیلئے

ماہنامہ "الموسوی" پشاور کا محرم نمبر 1435ھ پیشِ خدمت ہے، براہ کرم اسے وصول فرما کر اپنی آراء سے مستفید فرمائیں۔ عالیجاہ! عرض خدمت ہے کہ اس موجودہ کمر توڑ اور منہ زور مہنگائی کے عالم میں جب کہ ہر چیز مہنگی ہوتی جارہی ہے، بلکہ ڈاک کے ریٹ بھی چار گنا بڑھا دیئے گئے ہیں ان حالات میں کسی مذہبی پرچہ کو نکالنا اور چلانا انتہائی مشکل ترین کام ہے، بہر تو ادارہ "الموسوی" اس کو خالصتاً عبادت اور دینی فریضہ سمجھتے ہوئے ہر ماہ باقاعدگی سے شائع کر رہا ہے، لہذا اس ضمن میں اپنے سرپرست حضرات اور معاونین سے التماس ہے کہ آپ اس جریدہ کو اپنے حلقۂ احباب میں متعارف کرائیں، نیز اپنا مذہبی اور دینی فریضہ سمجھتے ہوئے اس کا نیا خریدار بھی بنائیں، تا کہ ادارہ بہتر سے بہتر انداز میں اس کی اشاعت جاری رکھ سکے۔ "الموسوی" کا سالانہ چندہ مبلغ -/300 روپے ہے، خداوند متعال بطفیل محمدؐ و آلِ محمدؐ آپ کی توفیقات میں اضافہ فرمائے (آمین)

مینجنگ ایڈیٹر

ماہنامہ الموسوی پشاور

نمائندگان

1)	شفقت علی ترابی۔۔۔۔۔۔راولپنڈی	0302-5345736
2)	سید اخلاق حسین نقوی۔۔۔۔۔۔ جہلم	0300-5412131
3)	ضمیر عادل موسوی۔۔۔۔۔۔چکوال	0333-5921260
4)	ضمیر جاوید خان ایڈووکیٹ۔۔۔۔۔۔بھکر	0333-6841602
5)	خورشید جعفری۔۔۔۔۔۔کراچی	0300-3495871
6)	برکت علی جعفری۔۔۔۔۔۔لاڑکانہ	0331-3933340
7)	رانا نذر علی۔۔۔۔۔۔فیصل آباد	0333-6782405

ماہنامہ الموسوی پشاور رجسٹرڈ نمبر 443

پبلشر و ایڈیٹر

آغا عباس علی کیانی

فون + فیکس 091-2562710 Email:almoosavi.news@gmail.com

پبلشر آغا عباس علی کیانی نے زمان پریس سے چھپوا کر دفتر ماہنامہ الموسوی محمد علی جوہر روڈ پشاور سے شائع کیا۔

قوم کا سرمایہ افتخار

قومی، تعلیمی، فلاحی، سماجی، دینی، مذہبی و ملی خدمات کا حامل منفرد ٹرسٹ

حیدریہ ٹرسٹ (رجسٹرڈ) پشاور

شعبہ جات و خدمات

(سٹڈی سنٹر) کمپیوٹر لرننگ انسٹیٹیوٹ
کمپیوٹر ٹائپنگ، شارٹ ہینڈ، اکاؤنٹینسی کلاسز

رجسٹرڈ انگلش میڈیم ابوطالبؑ ماڈل سکول
نرسری تا جماعت ہشتم

مدرسہ تدریس القرآن
قرآنی و دینی تعلیمات

شعبہ خدمت
مفت کتب، یونیفارم، تعلیم، مفت راشن سکیم، مفت علاج
معالجہ فراہمی جہیز، معاونت سادات وغیرہ سادات

انجمن خدام عزاء
خدمت عزاداری امام مظلومؑ

انجمن حدیث کساء
فروغ ذکر محمدؐ و آل محمدؐ

یہ سب کچھ آپ کے تعاون و سرپرستی سے ممکن ہو رہا ہے اور آپ کی مزید معاونت اور رہنمائی سے جلد مزید "اہداف خدمت" پایہ تکمیل تک پہنچ پائیں گے، لہذا آپ خود، اپنے دوست واحباب اور رشتہ داروں کے ذریعے ہر ممکن حد تک سرپرستی فرماتے ہوئے "حیدریہ ٹرسٹ" کو اپنے عطیات، صدقات اور سہم امامؑ سے نوازیں۔

بینکرز
حبیب بینک قصہ خوانی برانچ پشاور شہر اکاؤنٹ نمبر 44-2093
عسکری کمرشل بینک چوک یادگار برانچ پشاور شہر اکاؤنٹ نمبر (ASDA)2-125

حیدریہ ٹرسٹ (رجسٹرڈ) پشاور

شعبہ نشرواشاعت

کوچہ رسالدار قصہ خوانی بازار پشاور شہر فون: 2551256 فیکس: 2566071
E-mail: htpp_org_pk@yahoo.com , Web:http://www.haideriatrust.org

یکم محرم تا ۸ ربیع الاول ۱۴۳۵ ہجری ۲۰۱۳ / ۲۰۱۴

یا حسین

مجالس عزاء

برائے خواتین

بوقت: 10:00 بجے صبح

(پابندی وقت کا خیال رکھا جائے)

بمقام مرکزی مسجد و امامبارگاہ جامعۃ المرتضیٰ G- 9/4 اسلام آباد

ذاکرہ
طاہرہ بلقیس بخاری

خطیبہ
سیدہ کرن عابدی

خطیبہ آل نبی
سیدہ بنت علی موسوی

ڈاکٹر
فرزانہ نقوی

خطیبہ
نزہت نقوی

خانم قمر زہرا نقوی
(فاضلہ قم)

پروفیسر
پروین زیدی

خطیبہ روبینہ مظہر، ذاکرہ درخشندہ عباس (کاظمی)، مسز قرۃ العین، خطیبہ تحسین بری، خطیبہ و مترجم آپا سیدہ حسین، خطیبہ تاجیہ نجف (ایران)، خطیبہ سیدہ ندا (بخاری)، خطیبہ نیلوفر زوار، خطیبہ گوہر فاطمہ، مسز بلقیس

سوز و سلام

خانم زہرا ورگل (گولڈ میڈلسٹ، ترجمان سابق ایرانی سفیر)، شاعرہ اختر نقوی (ٹیکسلا)، سیدہ تہذیب زہرا، ذاکرہ شیلا خاتون، ذاکرہ ملائکہ غفار و خواہران، عیلہ کاظمی، دختران ہاشمی، فرحت فاطمہ، شگفتہ بخش و ہمنوا، عابدہ نقوی و خواہران، صائمہ، سدرہ نقوی، سارہ نصرت نایاب، تبسم زہرا، شائستہ قمر، سیدہ ساجدہ بخاری، ام فروہ سعید (پشاور)، انجم نگہت، سارہ جبین، سیدہ ام رباب، ثانیہ نقوی و ہمنوا (دریچہ)، ذاکرہ حنا ثانیہ، ذاکرہ فاطمہ نذیر، تسنیم بانو ہمدانی، کرن رباب

تلاوت: رئیسۃ الحفاظ زینب علویہ، عمدۃ الحفاظ سیدہ بنت موسیٰ موسوی، سیدہ شہربانو نقوی، قاریہ منہاج علی

فرائض نظامت: رباج فاطمہ موسوی، لواء زینب کاظمی، ابتہاج زینب کاظمی، پروفیسر غلام صغریٰ، طاہرہ نسرین، ایمل فاطمہ، مسز مطلوب نقوی، مسز شہناز کوثر، والدہ حسنین، نسیم خلیل، مسز ناہید شاکر، مسز مشتاق علی، سلمیٰ نقوی، تسکین کربلائی، فاطمہ بنت عقیل، سیدہ زیب النساء، زرین امبر منظور، فروہ نسرین، سدرہ نقوی، مسز عاصمہ ہمدانی، آصفہ خلیل، سیدہ تبسم کاظمی، مسز آصف کائنات کاظمی، آمنہ خلیل، سیدہ فروہ نقوی، ڈاکٹر صبیرا عباس، سدرہ منشور، نازیہ زیدی، ابریز فاطمہ، حنا ثنا نقوی، عائشہ ذوالکفل، فروہ صادقی

برآمدئ تبرکات

دعوت شمولیت: لبیک لبیک یا ہشام الحرین

شعائر اللہ اور دین و شرعی کے تحفظ و پاسداری کیلئے خواتین اور بچیاں ام البنین ڈبلیو ایف، سکینہ جنریشن و گرلز گائیڈ میں شمولیت اختیار کر کے دینی و ملی بیداری کا ثبوت دیں

6 ربیع الاول سالانہ پرسہ داری (مردانہ، تمی احتجاج) باب فضہ بمقام جامعۃ المرتضیٰ اسلام آباد

زیر انتظام: ام البنین ڈبلیو ایف پی، سکینہ جنریشن و گرلز گائیڈ، انجمن دختران اسلام

مرکزی مسجد و امامبارگاہ جامعۃ المرتضیٰ G- 9/4 اسلام آباد فون نمبرز: 0335-5129992، 0300-5205370، 0301-8808058، 0333-5515592

www.uwf.org.pk

مفت قانونی مشورہ کیلئے رابطہ: موسویان لاء ایسوسی ایٹس F-8 مرکز اسلام آباد 0300-8351472، 0300-9887212 ای میل moosviyan@gmail.com